الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۳ مئی ۱۹۹۶ء شمارہ ۱۸

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔

"جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے۔ راتوں کو اور دنوں کو خوب سوچ کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شئے ہے اور اس کے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ایک آنکھ ہی پر نظر کرو کہ کس قدر باریک عضو ہے اگر ایک ذرا پتھر آ لگے تو فوراً نابینا ہو جاوے۔ پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے۔ کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے ضرور بینا ہی رکھے گا اور اسی پر سب قویٰ کا قیاس کرو کہ اگر آج کسی میں فرق آ جاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضکہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک دینی نظر سے انکو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈال کر دیکھے کہ کیا خدا تعالیٰ کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے؟ اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا تعالیٰ ہی کی ذات کی بڑی ضرورت ہے اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالیٰ کو تو اس بات کی مطلق پرواہ نہیں ہے کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربی لو لا دعاؤکم کہ اگر اس کی طرف رجوع رکھوگے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جس قدر اپنے وجود کو مفید اور کارآمد ثابت کرے گا اسی قدر اس کے انعامات کو حاصل کرے گا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آوے گا نہ گاڑی میں جتے گا، نہ زراعت کرے گا، نہ کنوئیں میں لگے گا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آوے گا۔ ایک نہ ایک دن مالک اسے قصاب کے حوالہ کردے گا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اس کے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آسکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نمبر ۷، مطبوعہ لندن، صفحہ ۲۸۷ تا ۲۸۹)

محمدؐ رسول اللہ کے دین اور آپ کی سنت کا غلبہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہوگا

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۹ اپریل ۱۹۹۶ء)

لندن [۱۹ اپریل]: سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے گزشتہ خطبہ کے مضمون کو آگے بڑھایا۔ حضور نے فرمایا کہ لعب ولہو سے ہر قسم کی دنیاداری کا آغاز ہوتا ہے لیکن جوں جوں جوان ہونے کے ساتھ ساتھ کھیل کود انسانی مزاج پر غلبہ پانے لگتی ہے تو ان کے اندر گناہوں کی آمیزش ہونے لگتی ہے اور لعب ولہو اسے اعلیٰ مقاصد سے غافل کر کے توجہات کو تمام تر اپنی طرف کھینچنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہی زندگی کا مقصد بن جاتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ یہ چیزیں زینت و تفاخر میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جو قوم اپنے رہن سہن کو سادہ بنا لے، جن کو دکھاوے کے لئے کسی سے قرض لینے کی ضرورت نہیں، ایسی قوم ہی ہے جو درحقیقت دنیا میں آزادی کا سانس لے سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جرائم اخلاقی کمزوریوں سے وابستہ ہیں۔ جس قوم کی اخلاقی حالت درست ہو جائے جرائم وہاں پنپ نہیں سکتے۔

حضور نے فرمایا کہ دنیا کے وہ تمام ممالک جن سے امن اٹھ چکا ہے وہاں دولت نے سیاست سے سمجھوتہ کر لیا ہے۔ یا تو دولت، سیاست کو غلام بنائے ہوئے ہے یا سیاست، دولت کمانے کے لئے استعمال ہونے لگی ہے۔ ہر قسم کے جرائم وہاں تیزی سے پرورش پاتے ہیں۔ پس تکاثر فی الاموال والاولاد یعنی پیسہ بڑھانے یا سیاسی غلبہ میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں انہماک ایک ایسی بیماری ہے جو از خود اپنے آپ سے ضرب کھاتی رہتی ہے۔ قرآن کریم نے دوسری جگہ اس مضمون کو یوں بیان فرمایا ہے کہ "الھٰکم التکاثر حتی زرتم المقابر" یعنی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے جنون نے تمہیں اپنے مفادات سے بالکل غافل کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ تم قبروں کی زیارت کرنے لگے۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

کینیڈا نے یہ اعزاز حاصل کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کی مجلس مشاورت سے براہ راست ایم ٹی اے پر خطاب فرمائیں تو دوسرے ممالک اس دوڑ میں کیسے پیچھے رہ سکتے ہیں۔ فوراً ہی ناروے اور جاپان کی طرف سے بھی اسی قسم کی درخواستیں آگئیں جن کو حضور انور نے ازراہ شفقت منظور فرمالیا اور ۱۳ اپریل بروز ہفتہ لندن وقت کے مطابق صبح دس بجے ان دونوں ممالک کی مجالس شوریٰ سے براہ راست خطاب فرمایا۔ مجلس شوریٰ کی اہمیت اور عظمت کے بارہ میں حضور انور کا ایک گھنٹہ کا یہ خطاب بہت ہی گہرے اور پر معارف تفسیری نکات پر مشتمل تھا۔ جو مضامین حضور نے اس روز بیان فرمائے یہ اس سے پہلے سننے میں نہیں آئے۔ یہ خطاب خاص توجہ سے سننے کے لائق ہے۔

ناروے اور باقی دنیا میں یہ خطاب ایم ٹی اے کے ذریعہ دیکھا اور سنا گیا جبکہ جاپان میں ٹیلی فون کے رابطہ کے ذریعہ اراکین شوریٰ نے یہ خطاب براہ راست سنا۔

گزشتہ ہفتہ کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری درج ذیل ہے:۔

ہفتہ، ۱۳ر اپریل ۱۹۹۶ء:

پروگرام کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی کلاس لی جو تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ گزشتہ ہفتہ کچھ بچوں نے ایم ٹی اے کے بارہ میں انگریزی میں نظمیں لکھی تھیں وہ پڑھ کر سنائیں تھیں۔ جن بچوں نے اس مقابلہ میں Positions لیں آج انہیں حضور ایدہ اللہ نے اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔ اس کے بعد کچھ تقاریر اور نظمیں بچوں نے پیش کیں۔ ایک بچے نے منارۃ المسیح کے بارہ میں تقریر کی اور آخر میں بچوں کو دعوت دی کہ وہ منارۃ المسیح کی ڈرائنگ کریں۔ چنانچہ چند بچوں نے ڈرائنگ میں حصہ لیا۔

اتوار، ۱۴ر اپریل ۱۹۹۶ء:

انگریزی دان احباب کے ساتھ حضور انور کی مجلس سوال و جواب ہوئی۔ جس میں حضور ایدہ اللہ نے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے:

☆ کسی شخص کے بارہ میں یہ کیسے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ واقعی سچ بول رہا ہے یا یہ کہ فلاں کتاب یقیناً سچائی پر مبنی ہے؟

☆ سائنسی طور پر خدا تعالیٰ کی ہستی کا کیا ثبوت دیا جا سکتا ہے؟

☆ شمالی آئرلینڈ کی صورت حال کے بارہ میں حضور کی رائے کیا ہے؟

☆ میرا خیال ہے کہ نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا کیونکہ اسے سب علم خدا تعالیٰ کی طرف سے سکھایا جاتا ہے۔ اس پس منظر میں سوال ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے بعض اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ اس کی کیا وضاحت ہے؟

☆ جو لوگ بہشتی مقبرہ یا قطعہ موصیان میں دفن ہوتے ہیں ان کے متعلق لوگوں کا خیال ہے کہ سیدھے جنت میں جاتے ہیں۔ حضور انور کا اس بارہ میں کیا خیال ہے؟

☆ میرا یہ یقین ہے ہر نبی کی آمد کے وقت دو قسم کی تجلیات کا ظہور ہوتا ہے۔ جیسے حضرت عیسیٰؑ اور ایلیاءؑ وغیرہ۔ کیا حضرت مسیح موعودؑ کے وقت میں بھی ایسا ہوا؟

☆ اگر انسان کی تقدیر پہلے سے بنی بنائی اور طے شدہ ہے تو پھر نماز روزہ وغیرہ عبادات کی کیا ضرورت اور فائدہ ہے؟

☆ جب انسان سویا ہوا ہوتا ہے تو اس حالت میں اللہ تعالیٰ اسے کیسے پیغامات دیتا ہے؟

☆ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مذہب کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ میں میرا تصور یہ ہے کہ دنیا میں کوئی غیر معمولی انقلاب ہونا چاہئے جس سے مسائل حل ہوں اور بنی نوع انسان کو ایک زبان اور مشترکہ اقدار پر جمع کیا جائے۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

سوموار اور منگل، ۱۵ر اور ۱۶/ اپریل ۱۹۹۶ء:

ان دو دنوں میں حضور ایدہ اللہ نے ترجمۃ القرآن کلاسز نمبر ۱۲۵ اور ۱۲۶ لیں جن میں علی الترتیب سورہ یوسف کی آیت ۸۱ تا ۱۰۵ اور دوسرے دن آیت ۱۰۶ تا ۱۱۲ (آخر سورہ) نیز سورہ رعد کی آیت ۱ تا ۵ کا ترجمہ اور اس کے ساتھ اس کی ضروری تشریح بھی بیان فرمائی۔

بدھ اور جمعرات، ۱۷ر اور ۱۸ر اپریل ۱۹۹۶ء.

معمول کے مطابق ان دو دنوں میں حضور انور ایدہ اللہ نے ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۱۵۲ اور ۱۵۳ لیں۔ ان کلاسز میں حضور نے دانت درد کی مختلف دوائیوں کے بارہ میں بتایا۔

جمعتہ المبارک، ۱۹ر اپریل ۱۹۹۶ء.

اردو بولنے والے احباب جماعت کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں درج ذیل سوالات کئے گئے:۔

☆ عیدالاضحیہ کے موقعہ پر مختلف رفاہی تنظیمیں اس غرض سے رقوم جمع کر رہی ہیں کہ یہ رقم ان غریب لوگوں کو دی جا سکے جو بنیادی ضروریات زندگی سے محروم ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس طریق پر غریبوں کی مدد کرنے کو قربانی کا بدل قرار دیا جاسکتا ہے؟

☆ مناسک حج میں تین شیطانوں کو کنکریاں مارنا بھی شامل ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے؟

☆ آیت "واعلموا ان اللہ یحول بین المرء و قلبہ" میں "قلب" کو "المرء" سے الگ کیسے کیا گیا ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اس نے دنیا کے ہر ملک و قوم میں انبیاء بھیجے ہیں۔ کیا امریکہ اور یورپ میں بھی کوئی ایسی ریسرچ ہوئی ہے جس سے ثابت ہو کہ وہاں بھی انبیاء آئے تھے؟

☆ حضور نے سربوں کے بوزنین پر مظالم کے سلسلہ میں فرمایا تھا کہ "رحمتہ للعالمین" کی امت ظلموں میں بہت آگے نہیں بڑھ سکتی۔ آج کل پاکستان میں جو مظالم ہو رہے ہیں وہ بہت بڑھ چکے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

☆ بائبل میں ہے "اور خدا نے کہا کہ روشنی ہو جا اور روشنی ہو گئی اور خدا نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے اور خدا نے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا۔ اور خدا نے روشنی کو تو دن کہا اور تاریکی کو رات۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی سو پہلا دن ہوا" (پیدائش باب ۱ آیات ۴، ۵)۔ بائبل کے مطابق خدا نے روشنی کو پہلے بنایا اور سورج کو بعد میں مگر یہ ممکن نہیں اور موجودہ دور میں تو یہ بات ایک لطیفے سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ لیکن اگر اس جگہ روشنی سے مراد ظاہری روشنی کی بجائے خدا کا نور لیا جائے تو کیا یہ درست ہو گا اور کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ بائبل میں بھی خدا نے شروع میں یہی کہا کہ "اللہ نور السماوات والارض"۔

☆ سورہ الفاتحہ میں "رب العالمین" آیا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی "رحمتہ للعالمین" کہا گیا ہے۔ کیا ان دونوں "عالمین" کے Scope میں کوئی فرق ہے؟

☆ اس دعا "نعوذ باللہ من شرور انفسنا" کے تحت حضور ایدہ اللہ نے تاریکیوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ان شرور کی نشان دہی کر کے دعا کرنی چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ طبعی بات ہے کہ اگر انسان کی تعریف کی جائے تو اس کا حوصلہ بڑھتا ہے اور مزید کام کی ہمت بڑھتی ہے تو کیا یہ بھی اندھیرا ہے؟

☆ حضرت باوا گورو نانکؒ کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ مسلمان تھے۔ کیا انہوں نے خود بھی کبھی اپنی زبان سے اس کا اقرار کیا تھا؟

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت عیسیٰؑ کا مثیل قرار دیا گیا ہے تو کیا مظالم کی تاریخ میں بھی احمدیت کے ساتھ عیسائیت والا سلوک ہی ہو گا؟

☆ حال ہی میں ریڈرز ڈائجسٹ میں ایک مضمون چھپا ہے جس میں لکھا ہے کہ اب تک جتنی بھی اینٹی بائیوٹک دریافت ہوئی ہیں آہستہ آہستہ ان سب کا اثر ختم ہو رہا ہے جس کی وجہ سے تشویش ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے خیال میں اس کا کیا حل ہے؟

☆ ایک ریسرچ شائع ہوئی ہے کہ بچوں کے مونہہ میں جو ڈمی (Dumy) یا چسنی دی جاتی ہے اس سے ان کی عقل میں فرق پڑتا ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

(ع ۔ م ۔ ر)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

اس میں دونوں معنے پائے جاتے ہیں کہ تم اپنے اموال و اولاد، سیاست اور اقتصادیات کو ترقی دینے کی خاطر اتنے گر چکے ہو کہ قبروں سے بھی مانگنا پڑے تو نہیں رکو گے اور قبروں سے بھی مانگو گے۔ ان معنوں میں بعینہ یہی بات تیسری دنیا میں عام ہو چکی ہے۔ دوسرا معنی جو بہت پرجلال ہے یہ ہے کہ تم قبروں کے کنارے تک جا پہنچے ہو، تمہارے سامنے مقبرے پھیلے پڑے ہیں۔ تم سے پہلے ایسے ہی لوگ تھے جن کو اس ظلم نے مقبروں تک پہنچا دیا اور وہ زیر زمین دفن ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ وہ نسلیں جو دیکھ رہی ہیں کہ ہمارے ماں باپ میں زینت و تفاخر ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ ان چیزوں کو اپناتے ہوئے بڑے نہ ہوں۔ حضور نے فرمایا آپ نے جس طرح اپنے بچوں کو پالا ہے۔ بچپن سے جس طرح بچے آپ کی اداؤں کو دیکھتے ہیں، آپ کے رجحانات کو دیکھتے ہیں، آپ کے رجحانات کو پڑھتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ خدا اور رسول کے ذکر میں آپ کو مزا آ رہا ہے یا بیہودہ باتوں میں۔ ایسے لوگ اپنے بچوں کی تقدیر خود بنا دیتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آج دنیا کی تقدیر جماعت احمدیہ سے وابستہ ہو چکی ہے۔ محمدؐ رسول اللہ کے دین اور آپؐ کی سنت کا غلبہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہو گا۔ پس اپنے دل کو ہر قسم کی ظلمات سے پاک صاف کریں تاکہ محمدؐ مصطفیٰ کا نور جو آپ نے تمام تر خدا سے پایا ہے وہ ہمارے سینوں کو روشن اور منور کر دے اور ہمیشہ کے لئے وہاں اپنی جگہ بنا لے تاکہ ظلمات پھر وہاں جھانک بھی نہ سکیں۔

☆

اے عزیز اپنے لئے بخت رسا پیدا کر
تو بنے جان جہاں ایسی فضا پیدا کر
سامنے تیرے ہے میدان عمل کی وسعت
عزم شہباز دکھا بال ہما پیدا کر
نوجوانوں کی امنگوں میں ہو اسلام نہاں
ولولوں میں کشش فضل خدا پیدا کر
آرزوں میں تیری روح ہو قربانی کی
اپنے ارمانوں میں تو ذوق وفا پیدا کر
بارگاہ صمدیت میں جگہ حاصل ہو
اس لئے سوز دل و جوش دعا پیدا کر
تیرے سینہ میں ہو، تا نور خدائی داخل
دل کو آئینہ بنا صدق و صفا پیدا کر
جلوہ یار حقیقی کا ہو ادراک تجھے
نکتہ چین آنکھ میں وہ نور حیا پیدا کر
خود پرستی میں گرفتار ہیں اہل عالم
یہ گرفتار ہوں تیرے ایسی ادا پیدا کر
نام لیوا جو خدا کے تھے خدا کھو بیٹھے
ان کے سینوں میں نیا نور خدا پیدا کر
تیری آواز سے زندہ ہو یہ مردہ دنیا
ایسی آواز بنا ایسی صدا پیدا کر
خدمت دین محمدؐ میں فنا ہوکر تو
زندگی ابدی اور بقاء پیدا کر
پرورش پائی ہے جب دار شفاء میں تو نے
جا ہر اک ملک میں اک دار شفاء پیدا کر
اٹھ کہ ہے سعی و عمل ہی میں حیات جاوید
رہبری کرکے نئے راہ نما پیدا کر
زندگی جو فقط اپنے لئے ہو بیکار ہے وہ
تو سر قافلہ بن بانگ درا پیدا کر
قوت حق وہ دکھا فتح مقدر ہو نصیب
روس کے زار کا موعود عصا پیدا کر
زور ایماں سے مٹا دیر و کلیسا کا جہاں
تو زمیں اپنی بنا اپنا سماء پیدا کر
پھنس گئی ظلمت الحاد میں ساری دنیا
گمرہوں کے لئے پھر راہ ہدیٰ پیدا کر
گوہر خستہ ہے اک بندہ مسکین و ضعیف
مشکل آساں ہو یا رب وہ قضاء پیدا کر

(حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہرؓ)

پردہ کیا ہے؟ پردے کا مقصد کیا ہے؟ پردہ کس قسم کا ہونا چاہئے؟ کیا پردہ عورتوں پر ظلم اور انکی حق تلفی کا موجب ہے؟

ان سب سوالات کے جوابات معلوم کرنے کے لئے الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ شمارے ملاحظہ فرمائیں جن میں عنقریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس موضوع پر دو نہایت اہم خطابات سلسلہ وار شائع کئے جائیں گے۔ ان خطابات میں حضور ایدہ اللہ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلامی پردہ کی روح اور اس کی غرض و غایت کو نہایت مؤثر انداز میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ (مدیر)

(اٹھارھویں قسط)

مسیحیت

ایک سفر حقائق سے فسانہ تک

Christianity —— A journey from facts to fiction

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ
کی معرکہ آراء انگریزی تصنیف کا اردو ترجمہ

[یہ اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال جرمنی) نے کیا ہے جسے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے - مدیر]

باب ششم

تثلیث

اب تک ہم نے درپردہ اثرانداز ہونے والی ان مجبوریوں کا جائزہ لیا ہے جو قصوں، کہانیوں اور اساطیر کے رنگ میں مسیح کو خدا کا درجہ دینے پر منتج ہوئیں۔ اور یہی مجبوریاں موجب بنیں خدا کے بیٹے کی حیثیت سے تثلیث میں مسیح کے نام نہاد کردار اور عمل دخل کو متعین کرنے کا۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو مسیحیت کے عقیدہ تثلیث کا ایک پہلو اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب اور انوکھا و نرالا ہے۔ وہ پہلو یہ ہے کہ مسیح کو تو خدا کے بیٹے کی حیثیت دے کر خدا کی الوہیت میں شامل کیا گیا لیکن روح القدس کو کس مجبوری یا مصلحت کے تحت یہ درجہ دیا گیا۔ آخر کس بناء پر اسے تیسرے اقنوم کی حیثیت دے کر تثلیث میں شرکت کا حق دار ٹھہرایا گیا۔ اس کی یہ حیثیت اور ہستی بھی اپنی جگہ ایک معمہ یا چیستاں سے کم نہیں ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ "باپ، بیٹے" کی حیثیت سے "ایک میں دو" کا نظریہ کیوں ناکافی تھا؟ الوہیت کے بارہ میں مسیحیت کے بنیادی عقیدہ میں ایک تیسری ہستی کو بھی متعارف کرانے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ دوسری کی طرح اس عقیدے میں ایک تیسری ہستی کے آ داخل ہونے اور اس میں اپنا مقام بنانے کا بھی کوئی منطقی جواز نہیں بنتا۔ اس نظریہ یا عقیدہ کے ایک تبصرہ نگار ہارنیک (Harnack) کے نزدیک تو شروع شروع میں جب عقائد میں جدت کے عمل دخل کا آغاز ہوا تو مسیحیت خدا اور مسیح کے باہمی اشتراک یا ان کی دو عملی سے ہی عبارت تھی۔ اس چکر یا گرداب میں کلیسیا بعد میں پڑا کہ روح القدس کو بھی الہٰی صفات کا حامل قرار دے کر الوہیت کو تثلیث کی شکل دی جائے۔ خطرہ یہ تھا کہ ایسا نہ کیا گیا تو بہت سے معتقدوں کے نزدیک وہ بھی اپنی جگہ ایک لایعنی اور مجہول قسم کی الوہیت کا حامل بنے بغیر نہ رہے گا۔ ایسا لگتا ہے کہ یہودیوں سے اپنے آپ کو الگ اور ممتاز کرنے کے لئے تثلیث کو ایک امتیازی عقیدہ کے طور پر اختیار کیا گیا اور ان کے مقابلہ کے لئے اسے ایک ہتھیار سمجھ لیا گیا۔

(Harnack 'Constitution and 'Law of the Church' E.T P.264)

جہاں تک تثلیث کے عقیدے کی بنیاد کا تعلق ہے اس کے بارہ میں ایک مسیحی مقالہ نگار ریورنڈ کے۔ ای۔ کرک (Rev. K.E.Kirk) "عقیدہ تثلیث" کے زیر عنوان اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

"قدرتی طور پر ہم اس زمانہ (یعنی جس زمانہ میں عقیدہ تثلیث نے معین شکل اختیار کی) کے لکھنے والوں اور ان کی تحریرات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تاکہ معلوم کر سکیں کہ وہ اپنے عقیدہ کی بنیاد اور وجوہات کیا بیان کرتے ہیں۔ ہم حیران ہوئے بغیر نہیں رہتے اور ہمارے لئے یہ تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں رہتا کہ ان کے ہاں نہ اس عقیدہ کی بنیاد کا کوئی پتہ ملتا ہے اور نہ استدلال کے رنگ میں اس کی وجوہات کا بیان کہیں نظر آتا ہے۔ وہ جس سوال سے دوچار ہوئے وہ یہ نہیں تھا کہ تین اقنوم کیوں ہوں؟ بلکہ سوال درپیش صرف یہ تھا کہ تین اقنوم کیوں نہ ہوں؟"۔

ریورنڈ کرک نے اپنے اس مضمون میں اس امر کی بطور خاص نشان دہی کی ہے کہ مسیحی دینیات اپنے عقیدہ تثلیث کا منطقی جواز پیش کرنے میں قطعی ناکام نظر آتی ہے۔ مسیحیت کی سہ رکنی الوہیت کے بارہ میں کہا جا سکتا ہے کہ اصل میں تو یہ دو رکنی الوہیت ہی تھی۔ اس میں بعد ازاں ایک اور ہی نوعیت کی ہستی کو بھی تزئین یا آرائش کے طور پر ٹانک دیا گیا تاکہ تصویر یا یوں کہہ لیں کہ تصور کے مکمل ہونے کا احساس ابھر سکے۔

(Essays on TRINITY and Incarnation by A.E.J.Rawlinson Longmans, London ,1923)

ہمیں یقین ہے کہ تیسرے اقنوم کے تصور نے نشوونما ان ملحدانہ فلسفوں اور قصوں کہانیوں سے پائی جو سلطنت روما میں عام پھیلے ہوئے تھے۔ ان ملحدانہ فلسفوں کے زیر اثر رفتہ رفتہ اس تیسرے اقنوم نے عقیدہ تثلیث میں جگہ پائی۔ اس زمانہ میں دوسروں کے ساتھ تبادلہ خیالات نے مسیحی ماہرین دینیات کو اس طرف مائل کیا ہوگا کہ وہ بھی تیسرے اقنوم کی حیثیت سے تثلیث میں روح القدس کا مقام متعین کریں۔ چونکہ اس زمانہ میں ایسے عقیدوں اور مسلکوں کی موجودگی کے کافی ثبوت ملتے ہیں جن کی رو سے خدا کو تین علیحدہ علیحدہ ہستیوں پر مشتمل ایک ہستی تصور کیا جاتا تھا اس لئے کسی قدر کھوج لگا کر مسیحی عقیدہ تثلیث کے اصل منبع و ماخذ تک پہنچنا چنداں مشکل نہیں ہے۔ بہرحال جب ازروئے عقیدہ دو وجود باہم مل کر ایک ہو سکتے تھے اور ایک وجود کو فی ذاتہ دو متصور کیا جا سکتا تھا تو دوسروں کے زیر اثر "تین" کو بھی "ایک" تصور کرنے میں کیا قباحت ہو سکتی تھی۔ یہ تو خیر محققین کا کام ہے کہ وہ تحقیق کر کے حتمی طور پر پتہ لگائیں کہ مسیحی دیومالائی عقیدے کے طور پر الوہیت کے تصور میں تیسرے اقنوم نے کب اور کس طرح جڑ پکڑی اور پھر یہ جڑ کیسے مضبوطی اختیار کرتی چلی گئی۔ اس سارے معاملے کا پتہ لگانا ہماری موجودہ بحث کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ ہم فی الوقت صرف ایسے دعاوی اور عقائد کی نامعقولیت کا جائزہ لینا چاہتے ہیں جو انسانی فہم و فراست اور ادراک سے کوئی علاقہ نہیں رکھتے کیونکہ انسانی فطرت ایسے خیالات و نظریات کو جو خود اپنی ذات میں باہم متناقض و متبائن ہوں یکسر مسترد کر دیتی ہے۔

تثلیث کے عناصر ترکیبی کے باہمی رشتہ کی نوعیت

جب ہم مسیحی خدا اور اس کی الوہیت کے تین عناصر ترکیبی یا اقانیم (باپ، بیٹا اور روح القدس) کے باہمی تعلق کو تصور میں لانے کی کوشش کرتے ہیں تو احوال کی جو ممکنہ صورتیں یا منظرنامے ابھر کر سامنے آتے ہیں وہ یہ ہیں:

(ا) وہ تینوں عناصر ایک ہی ہستی کی مرحلہ وار رونما ہونے والی حالتوں اور حیثیتوں یا اس کے مختلف پہلوؤں کے آئینہ دار تھے۔

(ب) وہ تین مختلف ہستیاں تھیں جو باہمی طور پر ابدیت میں دائمی طور پر شریک تھیں۔

(ج) وہ تین ہستیاں تھیں اور انفرادی حیثیت میں اپنی اپنی بعض امتیازی صفات یا خصوصیات رکھتی تھیں اور باہم ایک دوسرے کی صفات و خصوصیات میں شریک نہیں تھیں۔

(د) وہ تھیں تو تین ہی ہستیاں لیکن وہ تینوں ایک ہی ہستی میں سمائی ہوئی تھیں۔ وہ مکمل طور پر ایک ہی نوعیت کی صفات و خصوصیات اور ایک ہی نوعیت کی یکساں طاقتوں اور قدرتوں اور اختیارات کی مالک تھیں۔ اور وہ ایک دوسرے میں اس طرح پیوست و مدغم تھیں کہ ان کے علیحدہ علیحدہ کاموں کی تخصیص ممکن نہ تھی۔

اب ہم مندرجہ بالا چاروں امکانی صورتوں یا منظر ناموں کو سلسلہ وار باری باری اسی ترتیب سے زیر غور لاتے ہیں۔

ایک ہی یعنی اکیلی ہستی کی مختلف حیثیتیں یا مختلف پہلو

جہاں تک امکان مندرجہ عنوان بالا کا تعلق ہے اس پر لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں کیونکہ آج کے زمانہ میں شاید ہی کوئی عیسائی ایسا ہو جو مسیح کو ایک علیحدہ شخصیت کا مالک سمجھنے کی بجائے اس کی ہستی کو خدا کے کسی ایک پہلو یا کسی ایک حالت و حیثیت کا آئینہ دار یقین کرتا ہو۔ تثلیث پر ایمان رکھنے والے تین مختلف شخصیتوں کے علیحدہ علیحدہ وجود پر اصرار کرتے ہیں جو باہم مدغم ہو کر ایک ہستی میں بھی ڈھلی ہوئی تھیں۔

جس لحہ بھی ایک انسان اس صورت احوال یا منظر نامہ کو تسلیم کرتا ہے کہ ہستی تو ایک ہی تھی پر اس کے مختلف پہلو بیک وقت ظاہر ہو کر اپنا جلوہ دکھا رہے تھے اسی لحہ تثلیث یعنی "ایک میں تین" علیحدہ علیحدہ خداؤں کے موجود ہونے کا تصور دھواں بن کر ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے اور تثلیث سرے سے باقی ہی نہیں رہتی۔ ایک ہی ہستی کے مختلف پہلوؤں کی ایک ساتھ جلوہ گری کی ممکنہ صورت میں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ ایک یا اکیلا ہی "باپ خدا" تھا جس کا جذبہ رحم جوش میں آیا اور خدا ہوتے ہوئے اس نے انسانی گناہوں کی پاداش میں خود ہی موت کو گلے لگا لیا اور مر کر خس کم جہاں پاک ہوا۔ اس صورت میں اس اکیلی ہستی کا یہ فعل ایک عارضی مرحلہ یا دور کے مترادف ہوگا جو آیا اور گزر گیا۔ کسی ایک وجود کے مختلف پہلو خود اپنی ذات میں علیحدہ وجودوں کی حیثیت نہیں رکھتے۔ مختلف پہلو تو ادلتے بدلتے اور آتے جاتے رہتے ہیں۔ اسی طرح مختلف حیثیتیں یا مرحلہ وار ظاہر ہونے والے ادوار اپنی اپنی جگہ علیحدہ علیحدہ وجودوں کی حیثیت نہیں رکھتے۔ وہ ظاہر ہوتے ہیں اور گزر جاتے ہیں۔ کوئی بھی انسان دو یا تین علیحدہ علیحدہ شخصیتوں میں تقسیم ہوئے بغیر لاتعداد مزاجی کیفیتوں اور ان گنت پہلو دار حالتوں میں سے گزر سکتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر خدا نے گناہوں میں ملوث انسانیت کی نجات کی خاطر مرنے کا فیصلہ کیا تو اس کا بجز اس کے اور کوئی مطلب نہیں ہو سکتا کہ خود خدا نے موت کو قبول کیا نہ کہ اس کے کسی ایک پہلو یا حیثیت نے ایسا کیا۔

سو جہاں تک زیر نظر معاملہ کا تعلق ہے اس کی رو سے اگر خدا کے ایک پہلو نے گناہگار انسانیت کو گناہ کی آلودگی سے نجات دلانے کے لئے اہم کردار ادا کیا تو اس کا ایک ہی مطلب لیا جا سکتا ہے کہ خدا کی صفات میں سے ایک صفت یعنی صفت رحم کا ظہور عمل میں آیا اور اس کا ظہور انسانیت کی نجات پر منتج ہوا لیکن اگر خدا کے ایک پہلو یا اس کی ایک صفت یعنی صفت رحم کو ایک مجسم شخصیت قرار دے کر اس کا نام یسوع مسیح رکھ دیا جائے اور کہا یہ جائے کہ اس نے جان کی قربانی دے کر گناہ گار انسانیت کو نجات دلائی تو جان دینے کے نتیجہ میں موت وارد ہوگی خود خدا کی صفت رحم پر۔ کیسا عجیب تضاد ہے یہ کہ خدا کے رحم نے گناہ گار انسانیت پر اچھا ترس کھایا کہ اس ترس کھانے کے نتیجہ میں خودکشی کا ارتکاب کر ڈالا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تین رات تک (یعنی جب تک مسیح مرا رہا) خدا میں کوئی رحم باقی نہ رہا تھا۔

یہ امر یاد رہے کہ اس منظرنامہ میں یسوع کو ایک جداگانہ آزاد شخصیت کے طور پر پیش نہیں کیا جا رہا بلکہ اسے پیش کیا جا رہا ہے خدا کے ایک پہلو یا اس کی ایک صفت کے طور پر۔ اس لحاظ سے اس منظرنامہ میں وہ ایک مجسم رحم کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے یعنی یہ کہ خدا کی صفت رحم نے یسوع کی شکل میں تجسم اختیار کر لیا۔ خدا کی صفت رحم کے تجسم اختیار کرنے کی وجہ سے وہ شخص بنا رہا خدا کی ایک اور اکیلی غیر منقسم ہستی۔ سو اس ترس کھانے اور قربانی دینے کے نتیجہ میں اگر کسی کی جان گئی تو خود خدا کی اپنی ہستی کی گئی یا کم از کم اس کی صفت رحم کی گئی جس نے کہ اس سارے معاملہ میں بنیادی اہمیت کا کردار ادا کیا۔ پس ان دو باتوں میں سے ایک بات پر ایمان لائے بغیر چارہ نہیں رہتا کہ یا تو

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

جستہ جستہ

ذیل میں ہم حضرت مولوی محمد الیاس خان صاحب مرحوم کے حالات زندگی پر مشتمل کتاب "حیات الیاس" سے بعض دلچسپ اور ایمان افروز واقعات پیش کر رہے ہیں۔ مکرم عبدالسلام خان صاحب مرحوم یہ ذکر کرتے ہوئے کہ جب حضرت مولوی صاحب نے احمدیت قبول کی تو آپ کے علاقہ میں شدید مخالفت ہوئی اور آپ کی اہلیہ محترمہ (والدہ مکرم عبدالسلام خان صاحب) پر بھی شدید دباؤ ڈالا گیا۔ مگر انہوں نے غیر معمولی استقامت دکھائی۔ لکھتے ہیں کہ:

"مولوی لوگ عورتوں کو اماں جی کے پاس بھیجتے کہ محمد الیاس قادیانی کافر ہو گیا ہے۔ اب تمہارا نکاح محمد الیاس سے ٹوٹ گیا ہے۔ تم اپنی والدہ کے گھر چلی جاؤ۔ (والد صاحب پہلے ہی فوت ہو گئے تھے) ہم تمہارا دوسرا نکاح کسی اور شخص سے کروا دیں گے۔ والدہ فرماتی تھیں کہ میں ان عورتوں سے کہتی "یہ کیسا کافر ہے؟ جو نمازیں پڑھتا ہے، تہجد کی نماز میں روتا ہے اور قرآن پاک ہر وقت پڑھتا رہتا ہے۔ اگر یہ کافر ہے تو میں بھی کافرہ ہوں۔ مجھے ایسا ہی کافر خاوند چاہئے، جو مجھ سے بہترین سلوک کرتا۔ بہت نیک، پرہیزگار اور نمازی ہو"۔

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ ان شورشوں کے دنوں میں جب کہ ملاؤں نے دف کے ذریعہ اعلان کیا کہ آج رات ہم محمد الیاس کے گھر کو آگ لگا دیں گے اور سب گھر کو مع افراد خانہ جلا دیں گے، تو دوسرے دن ڈی۔ ایس۔ پی۔ آدھی رات کے وقت ہمارے گھر آئے اور دستک دی۔ حضرت مولوی صاحب باہر نکلے تو ڈی۔ ایس۔ پی صاحب نے کہا کہ آپ غم نہ کریں، بے فکر سوئیں۔ ہماری موجودگی میں کوئی آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ حضرت مولوی صاحب نے ڈی۔ ایس۔ پی۔ صاحب کو جواب دیا "تمہاری بہادری تو اس سے ظاہر ہے کہ تم لوگوں سے چھپ کر آدھی رات کو مجھ سے ملنے آئے ہو۔ دن کے وقت آنے کی تمہیں جرات نہ ہوئی مجھے تمہاری حفاظت کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے میری اور میرے گھر کی حفاظت کر رہے ہیں۔ ڈی ایس پی اپنا سا منہ لے کر واپس چلا گیا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت مولوی صاحب کے ان الفاظ سے بڑی ڈھارس بندھی۔ ورنہ پہلے میں بہت گھبرا رہی تھی۔ لوگ ہمارے گھر کے قریب آنے سے گھبراتے تھے کہ محمد الیاس کے پاس بڑا اسلحہ ہے۔ حالانکہ مولوی صاحب کے پاس کوئی اسلحہ نہ تھا۔ یہ محض الٰہی نصرت تھی کہ وہ لوگ اتنے مرعوب تھے"۔

(حیات الیاس ص ۳۰، ۳۱)

والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ باوجود ان پڑھ ہونے کے اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت استقامت دی اور میری بہترین رہنمائی فرمائی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ میری والدہ اکثر مجھے کہتیں کہ محمد الیاس پکا مسلمان ہے۔ ملاؤں کی باتوں میں ہرگز مت آنا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ کئی بار ایسا ہوا کہ دن کے وقت ہمارے گھر کے سامنے دف بجا بجا کر اعلان کیا جاتا کہ رات محمد الیاس کے گھر کو آگ لگا دی جائے گی۔ ہم اس کی بیوی کو ہوشیار کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کو لے کر باہر نکل جائے اور ایک کافر کے چنگل سے باہر آ جائے ورنہ اسے بھی کافر کے ساتھ ہی جلا دیا جائے گا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی استقامت دی اور اتنا مضبوط دل دیا کہ میں ان اعلانات کو کوئی وقعت نہ دیتی اور آرام سے سو جاتی۔

ایک دفعہ ہم ریل میں سفر کر رہے تھے۔ مستونگ سے سبی جا رہے تھے۔ سخت سردی تھی۔ دسمبر کا مہینہ تھا۔ ریل کے ڈبہ میں چند غریب عورتیں تھیں، جن کے بچوں کے بدن پر صرف ایک ایک کرتہ تھا۔ آپ نے اسی وقت ہم بھائیوں کے کچھ گرم کپڑے اتار کر ان بچوں کو پہنائے اور جو روٹی ہم ساتھ لائے تھے وہ بھی ان بچوں کو دے دی اور ہم سب کو بھوکا رکھا۔ اور ہم ساری رات سردی سے ٹھٹھرتے رہے۔ والدہ صاحبہ خوش خوراک تھیں اور گھر پر لذیذ کھانا بناتی تھیں اور ہر نیا ڈش پکانے کے لئے کوشاں رہتی تھیں۔

مستونگ میں ہمارے محلہ میں ایک محرر کی بیوی رہتی تھی جو والدہ اکرام کے نام سے مشہور تھیں۔ اکرام کی والدہ ہر روز گھر کی دیوار کے ساتھ چارپائی لگا کر کھڑی ہو جاتی اور باتیں کرتی۔ والدہ صاحبہ ہر روز اکرام کی والدہ سے پوچھتیں کہ اکرام کی والدہ آج تم نے کیا پکایا ہے؟ وہ کہتی "اماں جی اچار نال کھایا ڈنگ لنگایا"۔ دو تین دن جب اکرام کی والدہ نے ایسا ہی کیا تو والدہ صاحبہ نے بچیوں سے کہا آج جب اکرام کی والدہ چارپائی پر کھڑی ہوں تو اس سے پوچھو کہ یہ "ڈنگ لنگایا" کیسے پکایا جاتا ہے۔ جب اکرام کی والدہ سے پوچھا گیا تو وہ بہت ہنسی اور کہا اماں جی یہ پنجابی کا محاورہ ہے۔ اچار کے ساتھ روٹی کھائی اور وقت گزار دیا۔ والدہ صاحبہ کو پنجابی نہیں آتی تھی اور اردو بہت معمولی بول لیتی تھیں ....۔

سلسلہ اور خلفائے سلسلہ سے بہت محبت تھی۔ حضرت والد صاحب کا یہ دستور تھا کہ وہ شام کے وقت اخبار الفضل یا دیگر رسائل کا پشتو میں ترجمہ کر کے والدہ صاحبہ کو سناتے۔ اس طرح سے حضرت والدہ صاحبہ کو کافی مسائل کا علم ہو گیا تھا اور جماعت کے روزانہ مسائل کا بھی علم ہوتا تھا۔ ایک دفعہ قادیان میں مستریوں نے بہت اودھم مچایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پر غلط قسم کے الزامات لگانے لگے اور لاہور کے غیر مبایعین جن کو پیغامی اور لاہوری بھی کہتے ہیں اس گند کو اچھالنے میں پیش پیش تھے۔

حضرت والد صاحب اخبار الفضل سے جو اس وقت ہفتہ میں تین بار نکلتا تھا غیر مبایعین کے مکروہ عمل کا تذکرہ کرتے کہ آج لاہوریوں نے یہ کہا وہ کہا وغیرہ۔ ایک دن لاہور کے رہنے والے چند بھکاریوں نے بھیک مانگنے کے لئے دروازہ پر دستک دی۔ والدہ صاحبہ نے پس پردہ ان سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ تو انہوں نے کہا ہم لاہور سے آئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے ان سے کہا کہ اچھا وہ بدذات لاہوری تم ہو جو ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح کو گالیاں دیتے ہو۔ بھلا بتاؤ تو سہی انہوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ تم کیوں اتنے ظالم بن گئے ہو کہ ایک معصوم اور بے ضرر انسان کو دکھ دیتے اور جھوٹے الزامات لگاتے ہو؟ ان بھکاریوں نے کہا اماں جی خدا کی قسم ہم تمہارے خلیفہ کو نہیں جانتے اور نہ ہم نے کبھی ان کو گالی دی ہے۔ والدہ صاحبہ نے ان کو خیرات تو دے دی مگر کہا خبردار اگر پھر کبھی تم نے ہمارے خلیفہ کو برا بھلا کہا۔ شام کو والدہ صاحبہ نے یہ تمام ماجرا حضرت والد صاحب سے بیان کر دیا تو حضرت والد صاحب ہنس پڑے اور کہا نیک بخت ہر لاہور کا رہنے والا خلیفہ وقت کو گالیاں نہیں دیتا۔ یہ ایک خاص گروہ ہے جس کو لاہوری کہتے ہیں۔ اس کے بعد والد صاحب نے غیر مبایعین کو گھر میں لاہوری کہنا چھوڑ دیا اور صرف غیر مبایعین کہتے۔ تاکہ پھر اس قسم کی غلطی سرزد نہ ہو۔

والدہ صاحبہ کو احمدی مستورات سے بہت محبت تھی جب کبھی کسی احمدی خاتون سے ملتیں تو بہت خوش ہوتیں اور ان کی خوب مہمان نوازی کرتیں اور اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو میں ان سے کلام کرتیں۔ تمام نمازوں اور خاص کر نماز تہجد کی سختی سے پابند تھیں۔ بہت دعاگو تھیں۔ ان کو عربی دعائیں نہیں آتی تھیں کیونکہ ان پڑھ تھیں۔ مگر حضرت والد صاحب نے ان کو عربی دعاؤں کا ترجمہ پشتو زبان میں سکھا دیا تھا اور والدہ صاحبہ یہ دعائیں نہایت تضرع سے کرتی تھیں"۔

(حیات الیاس ص ۴۰ تا ۴۲)

دنیائے مذاہب

بدلتے ہوئے عیسائی نظریات

آسٹریلیا [نمائندہ الفضل]: حال ہی میں ایک سروے کیا گیا ہے جس سے پتہ لگا ہے کہ ۸۲ فیصد آسٹریلوی عیسائی خدا کے وجود کو مانتے ہیں۔ ۶۳ فیصد جنت پر اور ۳۷ فیصد دوزخ کے وجود میں اعتقاد رکھتے ہیں۔ گویا نسبتاً بہت تھوڑی تعداد گناہ کی سزا پر یقین رکھتی ہے۔ علاوہ ازیں جہنم ایک دائمی سزا کی جگہ یقین کی جاتی ہے جس سے کبھی چھٹکارا نہیں ہوگا۔ لیکن اب یہ نظریات ناقابل قبول ہونے کی وجہ سے تبدیل کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں چرچ آف انگلینڈ نے ایک برٹش اینگلیکن رپورٹ The Mystery of Salvation کے نام سے شائع کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ دوزخ کا تصور اس طرح پیش کیا جاتا ہے جیسے دوسروں کے دکھ میں خوشی محسوس کی جاتی ہے۔ یہ رپورٹ لوگوں کو تسلی دیتی ہے کہ جہنم دائمی سزا کی جگہ نہیں۔

"Hell is not eternal torment . . . . Instead, hell is just the final and irrevocable choosing of that which is opposed to God. . . . . the only end is total non-being . . . . No-one can be complulsorily installed in Heaven. The possibility remains for each human being of a final rejection of God. Final judgement therefore remains a reality."

یعنی جہنم دائمی سزا نہیں۔ بلکہ جہنم اس آخری ناقابل رجوع حالت کا نام ہے جو انسان خدا کی مخالفت میں خود منتخب کرتا ہے جس کا واحد انجام عدم وجود ہے۔ کسی کو زبردستی جنت میں مسند نشین نہیں کیا جا سکتا اس لئے اس امر کا امکان رہتا ہے کہ انسان اپنے اعمال کے آخری نتیجہ کے طور پر خدا کی تکذیب کر سکے۔ لہذا آخری فیصلہ بطور ایک حقیقت کے قائم رہتا ہے۔

برطانیہ کی بائبل سوسائٹی نے بائبل کا ایک نیا ترجمہ شائع کیا ہے جس میں بائبل کی مخصوص اصطلاحات کی زبان کی بجائے عام فہم زبان استعمال کی گئی ہے لیکن اس پردہ میں پرانے نظریات کی تبدیلی بھی جھلکتی نظر آتی ہے۔ مثلاً خدا کو نیک (Righteous) لکھنے کی بجائے "حقیقتاً مہربان" (Really Kind) لکھا گیا ہے۔ "تم زنا نہیں کرو گے" (Thou Shalt not commit adultery) کی بجائے "شادی میں وفادار رہو" (Be Faithful in Marriage) کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (کیا اس سے غیر شادی شدوں کی آزاد روی پر پردہ ڈالنا مقصود ہے؟) عیسیٰؑ کو صلیب پر نہیں مارا گیا بلکہ صلیب پر کیل ٹھونکے گئے (Nailed to Cross - instead of Crucified) "روز کی روٹی روز" مانگنے کی بجائے "ہمیں آج کا کھانا دے" لکھا گیا ہے۔ (Give us our food for today - instaed of Give us this day our daily bread) - (شاید روٹی کی بجائے کیک، پیسٹری، پائی، یا کسی کو بھی دعا میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے؟)۔ کشتی نوح (Ark) کو صرف Boat لکھا گیا ہے۔ بعض جگہ گناہ (Sin) کو ظلم و زیادتی (Wrong Doing) کا چھوٹا درجہ دیا گیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کو لوگوں کے بدلتے ہوئے مزاج سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

☆☆

سڈنی کے یہود کی عید فسح

تین اپریل ۱۹۹۶ء کو سڈنی کے یہودیوں کا آٹھ روزہ تہوار جسے "عید (فسح)" (Passover) کا نام دیتے ہیں شروع ہوا۔ آرتھوڈاکس یہودی اس روز قربانی دیتے ہیں۔ گزشتہ واقعات کو یاد کرتے ہیں، گھروں کی خوب صفائی کرتے ہیں۔ یہ تہوار جسے "سیدر" (Seder) کہتے ہیں سورج غروب ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ان آٹھ دنوں میں خمیری روٹی نہیں کھائی جاتی اور باورچی خانوں کی صفائی کر کے انہیں چاندی کے ورق یا پلاسٹک وغیرہ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ یہودیوں کی تنظیم نے کچن کی ہر چیز کی صفائی

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

CANADIAN IMMIGRATION
A GOLDEN OPPURTUNITY
Colin R Singer and Associates/ Canadian Barristers and Solicitors can assist you to immigrate to Canada under the following categories a) Independent b) Business c) Investor Independent categories: Computer Science and Technology, Engineering, Business Administration, Accountant, Financial Experts, Pharmacist, System Analyst, Computer Programmer, Social Worker, Tool Maker, Machine Fitter, Printing Instruments and Industrial Machine Mechanic, Minimum one year experience.
For Further Details contact:
DR H KHAN , 5 YORK STREET, BATLEY, W. YORKS, WF17 0LG
Tel: (01924) 479251
Fax: (01924) 472846

خطبہ جمعہ

ہر اندھیرے کے متقابل ایک نور ہے۔ جب تک یہ اندھیرے موجود رہیں گے نور داخل نہیں ہوگا۔

(مختلف نفسانی اندھیروں کی نشاندہی اور ان سے بچنے کی نصیحت)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۵ مارچ ۱۹۹۶ء مطابق ۱۵ امان ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّـجِّيٍّ يَّغْشٰـىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝

(سورۃ النور: ۴۰ و ۴۱)

یہ جو دو آیات ہیں ان سے متعلق میں نے گزشتہ خطبے میں یہ بیان کیا تھا کہ ان دونوں کا تعلق دراصل اندھیروں ہی سے ہے اگرچہ پہلی آیت میں بظاہر روشنی کا منظر کھینچا گیا ہے۔ مگر ایسی روشنی جو روشنی کے فائدے سے محروم رکھے بلکہ الٹا اندھیروں والا نقصان پہنچادے وہ اندھیروں سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ اندھیرے میں تو انسان جانتا ہے کہ میں اندھیرے میں ہوں، ٹٹول ٹٹول کر چلتا ہے، احتیاط سے قدم اٹھاتا ہے، کوشش ضرور کرتا ہے کہ اندھیرے کے نقصان سے بچ سکوں مگر جسے روشنی ہی روشنی دکھائی دے رہی ہو اس کا دھوکہ سب سے بڑا دھوکہ ہے۔ پس قرآن کریم نے پہلی مثال اس روشنی کی دی ہے جو دراصل اندھیروں سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور اب دیکھنا یہ ہے کہ اس روشنی کی مثال میں کس قسم کے اندھیرے ہیں۔

ان دونوں آیات کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پہلی آیت میں نفس کے اندھیروں کی طرف زیادہ اشارہ ملتا ہے جو اپنے نفس سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور دوسری آیت میں بیرونی اثرات کے اندھیرے ہیں جو بیرونی عوامل کے نتیجے میں انسان کو نور یا بصیرت سے محروم کر دیتے ہیں۔ مثلاً بادل ہے وہ نفس سے نہیں اٹھتا باہر کی چیز ہے اس کے نیچے بھی ایک اندھیرا ہوتا ہے۔ موج ایک بیرونی چیز ہے جو بادل کے نیچے ہو تو اور بھی اس کا اندھیرا گہرا ہو جائے گا۔ اس کے نیچے ایک اور موج ہو وہ اور بھی زیادہ گہری ہو جائے گی۔ تو اگلی مثال میں تین اندھیرے جو بیان فرمائے وہ تینوں بیرونی محرکات سے یا وجوہات سے تعلق رکھتے ہیں۔ پہلا اندھیرا جو ہے وہ نفس سے تعلق رکھتا ہے مگر وہ بھی ایک اندھیرا نہیں ہے اس میں بھی کئی اندھیرے ہیں اور قرآن کریم کی ہر آیت پر کوئی نہ کوئی دوسری آیت روشنی ڈال رہی ہے اور اس طرح آیات کے بھی جوڑے جوڑے ہیں۔ پس اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ پہلی آیت کی مثال قرآن کریم میں کہاں، کس آیت میں ملتی ہے تو اس مضمون پر مزید روشنی پڑ جائے گی اور معین ہو جائے گا کہ کون کون سے خطرات نفس سے وابستہ ہیں جو اٹھ کر اندر سے پیدا ہوتے ہیں اور انسان کو اندھیروں میں غرق کر دیتے ہیں اور انسان سمجھتا یہی ہے کہ میں اچھی چیزوں کی پیروی کر رہا ہوں۔ دیکھ رہا ہوں اور جو دیکھ رہا ہوں وہ میرے فائدے میں ہے اور اس کے باوجود وہ چیز ضرور اس کے نقصان میں ہوتی ہے۔

یہ مضمون ہے جو اس پہلی آیت میں بیان ہوا۔ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے کفر کیا ایک ایسے سراب کی سی ہے جو ایک بہت بڑے وسیع چٹیل میدان میں واقع ہو، اسے پیاسا پانی سمجھتا ہے لیکن جب وہ وہاں پہنچتا ہے جہاں سمجھتا تھا کہ پانی ہے اس کی پیاس بجھانے کے لئے کوئی چیز وہاں نہیں ملتی ہاں اس کے گناہوں کی سزا دینے کے لئے خدا وہاں ملتا ہے جو اس کا حساب چکا دیتا ہے۔ اس سے ملتی جلتی دوسری آیت جس میں ان نفسانی اندھیروں کی تفصیل بیان ہوئی ہے وہ یہ ہے

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

(سورۃ الحدید: ۲۱)

یہ پانی کی بجائے یا سراب کی بجائے ایک اور مثال پیش فرمائی گئی مگر دونوں کا نتیجہ بعینہٖ وہی نکلتا ہے اور آخری خلاصہ یہ ہے "ماالحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور" دنیا کی زندگی دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ جس طرح سراب ایک دھوکہ ہے اس میں پیاس بجھانے کی کوئی طاقت نہیں اور زندگی بخشنے کی کوئی طاقت نہیں۔ اسی طرح دنیا کی زندگی کی اور بھی ایسی چیزیں ہیں جو محض ایک دھوکہ ہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ ان میں تمہارے لئے بقاء کے سامان ہیں لذتیں ہیں مگر جب تم ان کو پاتے ہو تو اس سے پہلے پہلے خدا تعالیٰ بسااوقات ان کو ایسا ضائع کر دیتا ہے کہ جو کچھ تمہاری محنتیں ہیں سب اکارت جاتی ہیں۔ جن چیزوں کی تمہیں تلاش تھی وہ وہاں نہیں ملتیں۔ پس وہی مضمون ہے جو سراب والا مضمون ہے مگر اس میں زیادہ تفصیل سے ان اندھیروں کا ذکر فرمایا گیا تاکہ انسان ان کو پہچان لے اور ان سے بچنے کی کوشش کرے۔

دنیا کی زندگی کی مثال "جان لو" سے شروع ہوتی ہے۔ آیت "اعلموا انما الحیوۃ الدنیا"۔ جان لو کہ دنیا کی زندگی کی مثال "لعب و لھو" کھیل اور تماشا، محض ایک کھیل اور دل بہلاوا ہے۔ یہ ایک جوڑا ہے۔ اصل میں، ایک ہی مضمون سے تعلق رکھنے والا۔ "و زینۃ و تفاخر بینکم" اور زینت، سجنا دھجنا اور پھر اس زینت کو ایک دوسرے سے مقابلے کے لئے استعمال کرنا تاکہ تم ایک دوسرے پر فخر کر سکو کہ دیکھو ہماری چیز اتنی خوبصورت اور اس کی ایسی بےکار اور مقابل پر بھدی دکھائی دینے والی۔ یہ دوسری ظلمت ہے جس کا ذکر فرمایا۔ تیسرا ہے "و تکاثر فی الاموال والاولاد"۔ تکاثر کے نیچے دو باتیں ہیں جو ایک اور قسم کے اندھیرے سے تعلق رکھتی ہیں اور پہلا جو اندھیرا ہے وہ بھی جوڑے میں بیان فرمایا "لعب و لھو"۔

پس دوسری آیت میں جو پہلے میں نے تلاوت کی تھی اس میں بھی تین ظلمات کا ذکر ہے اور جو اندرونی اندھیرے ہوتے ہیں ان کی بھی دراصل تین ہی قسمیں ہیں۔ تین قسموں کے اندھیرے ہیں جو انسانی نفس سے وابستہ ہیں اس سے پیدا ہوتے ہیں اور انسان کو دھوکے میں مبتلا کرتے ہیں اور آخری نتیجہ یہی ہے کہ یہ دنیا کی زندگی ایک دھوکے کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس کی مثال فرمائی "کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ" اس کی مثال ایسی بارش کی سی ہے جو کھیتی اگاتی ہے تو وہ کھیتی کفار کو بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہے "ثم یھیج" پھر وہ لہلہاتی ہے مگر پھر "فتراہ مصفراً" پھر وہ زرد ہو جاتی ہے "ثم یکون حطاماً" پھر وہ خشک ہو کر چورا چورا ہو جاتی ہے۔ ہیجان کہتے ہیں لہلہانے کو اور حرکت کو تو "یھیج" کا مطلب ہے وہ خوب نشو و نما دکھاتا ہوا کے ساتھ لہلہانے لگتی ہے لیکن بالآخر زرد پڑ جاتی ہے اور "یکون حطاماً" وہ خشک ہو جاتی ہے "و فی الآخرۃ عذاب شدید" اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے جو اس سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔ دنیا کی ناکامی اور نامرادی جن کاموں میں محنت کی تھی وہ دراصل نیک انجام کو نہ پہنچیں اور انسان کو جو توقعات وابستہ تھیں وہ توقعات پوری نہ ہوں یہ اس کھیتی کی سی مثال ہے جو شروع میں بہت اچھی لگتی ہے مگر بالآخر انجام اس کا ناقص اور خراب ہے۔

فرمایا "فی الآخرۃ عذاب شدید" آخرت میں شدید عذاب بھی ہے مگر "و مغفرۃ من اللہ و رضوان" مغفرت بھی ہے اور رضوان بھی۔ مغفرت اور رضوان کے لئے کوئی الگ بنیاد قائم نہیں فرمائی، کوئی ایسا مضمون نہیں فرمایا کہ یہ تو عذاب والا مضمون تھا اب مغفرت اور رضوان والا مضمون یہ ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہی دنیا کی زندگی مغفرت اور رضوان کا موجب بھی بن سکتی ہے اور وہی دنیا کی زندگی سزا اور عذاب کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ جو خدا سے دور ہیں ان کو دنیا کی زندگی فائدہ نہیں پہنچاتی اور بسااوقات بدانجام مرتے ہیں اور اپنی محنتوں کے لطف نہیں اٹھاسکتے۔ اگر اسی دنیا کی زندگی کو ان تین بلاؤں سے محفوظ رکھو جو اندھیروں کی بلائیں ہیں جن کا پہلے ذکر فرما دیا گیا تو پھر وہی دنیا کی زندگی مغفرت کا موجب بھی بن سکتی ہے اور اللہ کے رضوان کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ کیونکہ نتیجۃً وہی باتیں بنیادی ایک نتیجہ بھی نکال سکتی تھیں دوسرا بھی نکال سکتی تھیں اس لئے الگ

مضمون باندھنے کی بجائے اسی پہلے مضمون کے آخر پر دو نتیجے رکھ دیئے۔ ایک آخرت میں عذاب شدید کا نتیجہ دوسرا مغفرت اور رضوان کا نتیجہ۔

اب آپ اس پر غور کریں تو آپ کو سمجھ آئے گی کہ وہ تمام چیزیں ہیں جو انسانی نفس سے تعلق رکھتی ہیں، باہر سے نہیں آئیں۔ جو ہم یہ کہتے ہیں "نعوذبک من شرور انفسنا و من سیئٰت اعمالنا" تو اس دعا میں یہی اندھیرے ہیں، یہی برائیاں ہیں جن سے بچنے کے لئے ہم خدا سے التجا کرتے ہیں کہ اے خدا ہم تیری پناہ میں آتے ہیں۔ "من شرور انفسنا" ان شرور سے جو ہمارے اندر پھوٹ رہے ہیں اور ان برائیوں سے جو ہمارے اعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔ تو دیکھیں بیرونی کوئی چیز نہیں ہے تمام اندھیرے اس آیت سے تعلق رکھنے والے اور اس سے پہلی آیت سے تعلق رکھنے والے نفس کے اندھیرے ہیں اور نفس کے اندھیرے روشنی کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں سب سے بڑی مصیبت یہ ہے۔ جو نفس سے چیز اٹھتی ہے وہ خوبصورت بن کے دکھائی دیتی ہے اور انسان پہچان نہیں سکتا کہ یہ ظلمت ہے یا روشنی ہے۔

قرآن کریم میں دنیا کی زندگی کا جو خلاصہ نکالا گیا ہے یہی ہے جس کے دائرے میں دنیا کی زندگی محدود ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ تمام دنیا میں جو قوموں کی ایک دوسرے سے برتری کی دوڑ ہو رہی ہے اقتصادی جنگیں ہیں یا سیاسی جنگیں ہیں یا اور معاشرتی مقابلے ہو رہے ہیں ان کا یہ آیت مکمل احاطہ کئے ہوئے ہے کچھ بھی اس سے باہر نہیں۔ پس اس زندگی میں جس کا ہم خصوصیت سے آج کل، اس زمانے میں مشاہدہ کر رہے ہیں اس سے بہتر خلاصہ نکالا جا ہی نہیں سکتا، ہو ہی نہیں سکتا، کوئی پہلو باقی نہیں چھوڑا۔ پہلا پہلو "لعب و لھو"۔ کھیل کود اور دل بہلاوا جوں جوں یہ زمانہ ہلاکت کی طرف بڑھ رہا ہے لعب اور لھو کو زیادہ اہمیت ہوتی چلی جارہی ہے اور زندگی کی اہم چیزوں کو نسبتاً کم اہمیت دی جارہی ہے یہاں تک کہ اکثر دنیا کی امیر قوموں کا پیسہ زیادہ لھو و لعب پر خرچ ہو رہا ہے اور ایک معمولی حصہ ہے جو ان کی روز مرہ کی زندگی کی ضرورتیں پوری کرنے پر خرچ ہوتا ہے۔ جو روزمرہ کی زندگی کی ضرورتوں پر انسان خرچ کرتا ہے وہ تو بنیادی طور پر اتنا تھوڑا ہے کہ امیر قومیں اگر صرف اسی پہ راضی رہیں تو ان کو سمجھ نہ آئے کہ ہم اس دولت کو کہاں پھینکیں کیونکہ ایک ملک کے اکثر نہیں، تمام انسانوں کی تمام تر ضرورتیں جہاں تک امیر ملکوں کا تعلق ہے ان کی کل آمد کے سودیں حصے سے پوری ہو سکتی ہیں، باقی صرف عیاشی کے ذریعے ہیں عیش و عشرت کے سامان، مکانوں کی دوڑ، جائیدادوں کی دوڑ۔ مگر پہلے لہو و لعب کی بات کرتے ہیں کھیل تماشہ، تھئیٹر سینما اور عیاشی کے اڈے یہ وہ جگہیں ہیں جہاں پر ملک کی اکثر دولت خرچ کردی جاتی ہے اور اسی کے مقابلے کے نتیجے میں پھر اندھیروں کے بطن سے اور اندھیرے پیدا ہوتے ہیں، جرائم پھیلتے ہیں اور اکثر جرائم پھیلنے کی وجہ لہو و لعب کی تلاش اور ان کی جستجو ہے اور ان کا تتبع، ان کے پیچھے چلنا ہے۔ اکثر آدمی غریب ہیں یعنی دنیا کے اکثر آدمی غریب ہیں امیر ملکوں میں غربت کا معیار بدل جائے گا مگر غریب وہاں بھی ہیں اور اکثر غریب ہی ہیں انگلستان میں بھی اکثر غریب ہیں امریکہ میں بھی اکثر غریب ہیں جرمنی میں بھی، کوئی دنیا کا ترقی یافتہ ایسا ملک نہیں جہاں آپ یہ کہہ سکیں کہ اکثر امیر ہیں تو اکثریت غریبوں کی ہے اور لہو و لعب کا معیار امیرانہ بن جاتا ہے۔ لہو و لعب میں غریبانہ لہو و لعب کوئی چیز ہی نہیں رہتی جو بھی لہو و لعب ہیں وہ امیرانہ ٹھاٹھ ہیں اور وہ ٹیلی ویژن پر دکھائی جاتی ہے وہ اخبارات میں اشتہاروں کے طور پر دی جاتی ہے وہ ریڈیو پر سنائی جاتی ہے کبھی گانوں کی صورت میں، کبھی یہ بتا کر کہ یہ نئی قسم کا ایک البم نکلا ہے تو اس میں فلاں گانے والے حصہ لے رہے ہیں اس پر روپیہ خرچ کرو۔ اور اسی طرح عیش و عشرت کے دوسرے سامان ہیں میوزک کا دلدادہ انسان کو بناکر ایک قسم کی DRUG ADICTION پیدا کردی جاتی ہے اور یہ تمام باتیں لہو و لعب سے تعلق رکھتی ہیں۔

اب دیکھیں پہلا عنوان خدا نے یہ لگایا ہے دنیا کی زندگی تو لہو و لعب ہے۔ اور لہو و لعب کی اگر تم پیروی کروگے تو تمہیں سوائے ناکامی، نامرادی اور بالآخر تکلیف اٹھانے کے اور کچھ میسر نہیں آسکتا کیونکہ لہو و لعب کی پیروی ہی خود کئی قسم کے جرائم پیدا کرتی ہے۔ اور وہ لوگ جو غریب ہیں ان کا دل بھی تو چاہتا ہے کہ وہ بھی امریکہ کے ہالی وڈ طریقے پر ویسی ہی زندگی بسر کریں اور وہ میوزک خریدیں جو دوسرے امیر لوگ خریدتے ہیں ویسے وہ DECK خریدیں جن پر THREE DIMENSIONAL اثر پیدا کرنے والی میوزک پیدا ہوتی ہے۔ وہ جب یہ چیزیں خرید نہیں سکتے تو پھر چاقو لے کر نکلتے ہیں یا رات کو کسی گھر کے دروازے توڑتے ہیں۔ انہوں نے پیسے تو حاصل کرنے ہیں کیونکہ لہو و لعب کے رسیا بن جاتے ہیں اور پھر لہو و لعب کا رسیا انسان دوسرے انسانوں کی ہمدردی سے دن بدن محروم ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس کو لہو و لعب کی عادت پڑ جائے اس کی بلا سے کوئی غریب فاقے مر رہا ہے یا نہیں مر رہا۔ اپنے ملک کے غریبوں کی اس کو ہوش نہیں رہتی کجا یہ کہ افریقہ کے غریبوں کی فکر کرے یا اور دوسرے دنیا کے فاقہ کشوں کی فکر اس کو لاحق ہو جائے پس سوال ہی اس کا پیدا نہیں ہوتا۔ اپنے گھر کے، اپنے بھائی اور بہن کی ضرورتوں کی فکر سے بھی وہ مستثنیٰ اور آزاد ہو جاتا ہے۔ لہو و لعب کا رسیا تو بعض دفعہ اپنے بچوں کی فکروں سے بھی آزاد ہو جاتا ہے صرف اپنی فکر لگی رہتی ہے۔ چنانچہ کئی دفعہ بعض خواتین کے ایسے معاملات سامنے آتے ہیں کہ خاوند نے جتنا بھی کمایا وہ اپنے عیش و عشرت پر خرچ کرتا ہے اتنا تھوڑا بیوی بچوں کے لئے بچاتا ہے کہ اس سے ان کی بمشکل روزمرہ کی ضرورتیں بھی پوری نہیں ہوتیں۔ وہ غریبانہ زندگی بسر کرتے ہیں جب کہ باپ ٹھاٹھ سے رہ رہا ہے۔ ماں سارا دن محنت کرتی ہے اور مرتی ہے گھر میں اور خاوند آتا ہے اور اپنے حکم جتا کر اور کچھ سختیوں کے احکامات دے کر کچھ تھوڑے سے پیسے پکڑاتے اور باہر جاکر ہوٹلوں میں کھانا کھاتا، اپنے دوستوں کے ساتھ عیش و عشرت کرتا یا اور لہو و لعب کے سامان ڈھونڈتا پھرتا ہے۔

تو لہو و لعب ایک بہت ہی اہم چیز ہے جس کا انسانی زندگی کے سدھارنے یا بگاڑنے سے گہرا تعلق ہے اور یہ اندھیرا نفس سے پیدا ہوتا ہے جہاں انسان سمجھتا ہے کہ میرے اس میں مزے ہیں۔ اور لہو و لعب ایسی چیز ہے جو عمر کے ساتھ ساتھ از خود دور ہونے لگتی ہے یعنی لہو و لعب کی تمنا خود ڈھلنے لگتی ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ ایک انسان اس دور کو نہ پہنچے سوائے اس کے کہ جوانی میں مر جائے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "فتراہ مصفراً ثم یکون حطاماً" ایسے بڈھے ملیں گے جن کی گناہوں کی حسرتیں پوری ہی نہیں ہوئیں اور گناہوں کی طاقتیں ختم ہوگئیں۔ چلنے پھرنے کی طاقت باقی نہیں رہی، جوڑ جوڑ دکھنے لگے لیکن گناہوں کی حرص مٹی نہیں۔ غالب نے جس طرح کہا ہے کہ ؎

دریائے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک
میرا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا

عجیب حال ہے میرا گناہوں کا دریا تو اپنے جوش و خروش میں اور لہریں مار مار کے اس تیزی سے بہہ گیا کہ اب وہ خالی برتن رہ گیا ہے دریا کا اس میں کچھ بھی نہیں رہا سب پانی بہہ گیا۔ اور

"میرا سر دامن بھی ابھی تر نہ ہوا تھا"۔

میرے تو دامن کا کنارہ بھی ابھی پوری طرح بھیگا نہیں تھا جو میری گناہوں کی حسرت ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے جتنا میں کرسکا ہوں یا کر سکتا ہوں اور بعینہٖ یہی انسانی زندگی کی صورت ہے۔

حقیقت میں ہر انسان پر سوائے اس کے کہ اللہ اسے بچالے یہی مضمون صادق آتا ہے۔ ہر انسان خواہ کتنا ہی گنہگار ہو اس کے گناہوں کی حسرت اس کے گناہوں کی حد سے ہمیشہ آگے بھاگ رہی ہوتی ہے سو قدم آگے چلتی ہے۔ اور تلاش جو ہے وہ پھر بھی جاری ہے پیاس پھر بھی باقی ہے۔ پس عملاً دیکھا جائے تو ہر قدم ہی وہ قدم ہے جہاں خدا تعالیٰ اس کا حساب چکانے کے لئے کھڑا ہے مگر جو اندھا ہو جو نفس کا اندھا ہو وہ بظاہر روشنی میں قدم اٹھا رہا ہے مگر وہ ہر چیز کی حقیقت جاننے سے عاری ہے۔ اس میں یہ صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی کہ وہ دیکھے وہ کیا کر رہا ہے اور یہ صلاحیتیں انفرادی طور پہ بھی ظاہر ہوجاتی ہیں قومی طور پر بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اب بسااوقات مسائل سامنے آتے ہیں قومیں کہتی ہیں ہمارے ان مسائل کا کیا حل ہے، چوریوں کا کیا حل ہے، ڈاکوں کا کیا حل ہے اور وہ جو سکولوں میں ظلم ہو رہے ہیں بچے اٹھتے ہیں بغاوت کرتے ہیں اور اپنے پرنسپل کو قتل کر دیتے ہیں اور کوئی پرسان حال نہیں دن بدن یہ باغیانہ رویہ بڑھتا چلا جارہا ہے وہ یہ سوچتے نہیں کہ جو بنیادی وجوہات ہیں وہ فطرت کے اندر ہیں انسانی فطرت کے اندر ان کی تلاش کرو اور ان کا وہاں علاج کرو جہاں سے وہ سر اٹھا رہی ہیں۔ اور قرآن کریم نے اس تجزیے میں ہر چیز کو کھول دیا ہے کہ تمہارے اندر جو لہو و لعب کی جاہلانہ، پاگلوں والی تمنا ہے وہ تمہیں لے ڈوبے گی اور بالآخر تمہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔ دوڑو جتنا مرضی دوڑنا ہے۔ ایک مثال میں فرمایا پیاسے کی طرح تم سراب کی پیروی کر رہے ہو آگے پہنچو گے تو حسرت کے سوا تمہیں کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ یہ جو پاگل پن ہیں یہ بھی اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ لہو و لعب کی تمنا زیادہ ہو اسے پانے کی توفیق کم ہو ہر وقت بے چینی میں ایک انسان جلتا رہے وہ نفسیاتی امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ ابھی حال ہی میں جو سکاٹ لینڈ میں نہائت دردناک واقعہ ہوا ہے یہ قوم ساری سوچ رہی ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ایک پاگل اتنے معصوم بچوں کو اٹھ کر ذبح کردے اور قتل کرے، گولیوں سے بھون دے۔ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے جنکے اوپر کوئی جانور بھی شاید حملہ نہ کرے، بسااوقات جانور بھی چھوٹے بچوں کو چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ جو شکار کے مضمون پر مستند کتابیں ہیں وہ بتاتی ہیں کہ شیر اگر بکری کا لیلا وہاں کھڑا رہ جائے اور باقی سارے دوڑنے والے جانور بھاگ چکے ہوں یا ہرن کا بچہ رہ جائے تو اس کھڑے بچے کو شیر کبھی کچھ نہیں کہے گا، بھوکا بھی ہو تو کچھ نہیں کہے گا۔ انسانی فطرت میں خدا تعالیٰ نے یہ بات رکھ دی ہے کہ جو معصوم بے سہارا ہو جس کو اپنے دفاع کی طاقت نہ ہو اس پر جانور بھی رحم کرتے ہیں لیکن اس بدبخت نے کوئی رحم نہیں کیا۔ یہ سوچ رہے ہیں کہ آخر کیا وجہ ہوئی ہے کیوں ایسا ہوا۔ آؤ ہم ان وجوہات کی تلاش کریں قانون بدلیں فلاں بات کریں۔ مگر جو مرضی قانون بدلیں جب تک قرآن کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق فطرت میں اتر کر جائزہ نہیں لیں گے اس وقت تک ان کو کوئی سمجھ نہیں آئے گی۔ جس معاشرے میں عیش و عشرت کی طرف توجہ دلانے کے لئے تمام ذرائع اختیار کئے جارہے ہوں اور عیش و عشرت سے منہ پھیرنے کے لئے کوئی ذریعہ اختیار نہ کیا جائے، جہاں کھلی دعوت ہو بے حیائی کی، جہاں لہو و لعب اس طرح پلیں اور پنپیں جیسے ماں کے دودھ پر بچہ پلتا ہے اس قوم میں محرومیاں تو لازماً ہوں گی۔ یہ ناممکن ہے کہ تمنائیں اونچی ہو جائیں اور حصول کی طاقتیں کم ہوں اور محرومیاں پیدا نہ ہوں۔ تمناؤں اور حسرتوں کا ایک طبعی تعلق ہے ایک چولی دامن کا ساتھ ہے۔ پس یہ حسرتیں ہیں جو پاگل کرتی ہیں لوگوں کو اور یہ حسرتیں کئی قسم کی ہیں۔ کئی ایسی حسرتیں ہیں جن کا اپنے بچپن کی حسرتوں سے تعلق ہے اور بچپن میں ایک انتقامی جذبہ پیدا ہوا ہے جو دب گیا ہے اس وقت۔ جب وہ پاگل پن دوبارہ کودا ہے تو بچوں پر ظلم کی صورت میں وہ جذبہ اٹھا ہے اور اس نے وہ بہیمانہ ظلم کیا جو جانور بھی نہیں کرتا۔ تو کہاں کہاں روکیں گے قانون سے۔ قانون کے ذریعے جرائم کو نہیں روکا

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

جاسکتا۔ قانون کے ذریعے اگر بڑھتے ہوئے اونچے ہوتے ہوئے جرائم کے سیلاب کو روکنے کی کوشش کریں گے تو بسااوقات وہ دوسرے رستے نکال لے گا مگر سیلاب روکا نہیں جاسکتا، بند ٹوٹ جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسا وقت بھی آیا یہاں کہ جب ڈرگ کو روکنے کی ہر کوشش ناکام ہوگئی تو انہوں نے یہ آواز اٹھانی شروع کی کہ اب ڈرگ کو جائز ہی قرار دے دو جھگڑا ہی ختم کرو چنانچہ ایک بندھن ٹوٹتا ہے تو دوسرا بندھن آگے کھڑا کر دیا جاتا ہے وہ بھی ٹوٹ جاتا ہے تو پھر تیسرا۔ مگر جو سیلاب ہیں جو اندر سے قوت سے اٹھتے ہیں ان کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی کیونکہ وہ قوانین قدرت کے تابع اٹھتے ہیں اور قوانین قدرت میں ان کی وجوہات کی تلاش کرو اور قوانین قدرت کو سمجھنے کے بعد وہاں روک پیدا کرو جہاں ان کے اٹھنے کی جگہ ہے تب ممکن ہوگا۔ پس یہ وہ جگہ ہے جہاں اس واقعہ کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے لہو و لعب یا لعب و لہو۔ جب ساری سوسائٹی لعب اور لہو کی مریض بن جائے اس میں تو یہ چیزیں از خود ہوں گی کوئی روک سکتا ہی نہیں ہے۔ اب لعب اور لہو جتنا آگے بڑھے گی اتنا ہی کئی قسم کے بھیانک جرم از خود ان کے پیٹ سے پھوٹیں گے۔ بعض جگہ محض لعب ہے جو پاگل پن پیدا کردیتی ہے، بعض جگہ لہو ہے جو پاگل پیدا کرتی ہے بعض جگہ دونوں مل کر پھر ایک دوسرے کے ساتھ کھل کھیلتی ہیں اور عجیب و غریب نتیجے نکالتی ہیں۔

تفاخر کی خاطر قرض اٹھانے، تفاخر کی خاطر اپنی حیثیت سے بڑھ کر چھلانگ لگانا یہ ایک ایسی مصیبت ہے جو انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور اس کے نتیجے میں گناہ بھی پیدا ہوتے ہیں اور معاشرہ دکھوں سے بھر جاتا ہے۔

اب کرکٹ کا میچ ہوا ہے اور اس کا ایک بخار چڑھا ہوا ہے قوموں کو اور حیرت کی بات ہے لعب ہے صرف، لہو نہیں ہے۔ وہ اکیلی لعب، کھیل اور وہ لوگ جن کا کوئی دور سے تعلق ہی نہیں ہے وہ دوسرے ملکوں میں بیٹھے خودکشیاں کر رہے ہیں کہ ٹیم ہار گئی۔ جنہوں نے کبھی کرکٹ کے بلے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا ان کا حال یہ ہے کہ وہ CRITICIZE کر رہے ہیں کہ کیپٹن نے یہ غلطی کی، آئیں سہی ہم اس کا سر پھوڑیں گے۔ اب یہ کھیل ہے کہ پاگل پن ہے۔ یہ وہی پاگل پن ہے جس کے اندھیرے کی طرف ذکر فرمایا ہے کہ لعب و لہو کو اگر تم نے کھلی چھٹی دے دی تو جان لو کہ متاع غرور کے سوا یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ تم نے ایک دھوکے کی بات کھڑی کرلی ہے تمہارے نفس نے دھوکے کے مزے پیدا کرلئے ہیں ان میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔

اب پاکستان جیسا ملک جہاں اسلامی معاشرہ اور اسلامی اقدار کی باتیں ہو رہی ہیں ایک صاحب اٹھے جب پاکستان ہارا ہے تو پہلے ٹیلی ویژن کو اپنی گولیوں سے بھون دیا پھر خودکشی کرلی خود گولیاں مار کے۔ پیچھے اس کے بیوی بچے یا جو بھی عزیز تھے ان کو کس قدر دردناک تکلیف میں مبتلا کر گیا اور قوم کا منہ کالا کر گیا۔ لیکن لعب بھی جب سر پہ سوار ہو جائے تو جنون بن جاتی ہے اور جنون ہی اندھیرا ہے بالکل پاگل کر دیتی ہے مخبوط الحواس کر دیتی ہے۔ کھیلوں کی لڑائیوں میں بڑے قتل ہوئے ہیں ہندوستان میں بھی اب۔ اس بنا پر کہ ہندوستان کو سری لنکا نے ہرا دیا سری لنکا کی ایمبیسی پر حملہ ہوگیا ہے۔ اگر حملہ کرنا ہے تو اپنے فارن آفس یا ہوم آفس پہ حملہ کرو تم ہارے ہو۔ سری لنکا کا کیا قصور ہے جس نے تمہیں ہرایا ہے۔ قصور تمہارا ہے جو تم ہارے ہو لیکن انہوں نے ایک دوسرے کو بھی کاٹا ہے کئی قتل ہوئے ہیں اس غصے میں آکے۔ اور پاکستان میں ایک نانی نے اپنے نواسے کی ٹانگ توڑ دی غصے میں۔ یہ اندھیرے ہیں اور دکھائی روشنی دے رہی ہے۔ دن دہاڑے کرکٹ کے میچ دیکھے جا رہے ہیں، آگیں لگ رہی ہیں، قتل عام ہو رہے ہیں، گندی گالیاں دی جا رہی ہیں۔ اب ہمارے ملک میں بھی پاگل پن، انڈیا میں بھی پاگل پن دونوں جگہ پاگل پن لیکن لعب کا پاگل پن ہے۔ پاکستان میں یہ پاگل پن کہ اپنے کھلاڑیوں کو گالیاں دے رہے ہیں کہ آؤ تو سہی ہم تمہاری ٹانگیں توڑیں گے، تمہیں قتل کردیں گے تم کیوں ہارے ہو۔ اور جھوٹے الزام سراسر کہ تم پیسے لے کے ہار گئے ہو۔ یہ الزام اب دیکھیں ایک اندھیرے کی پیداوار ہے ایک اندھیرا ہے۔ جس قوم میں رشوت ستانی عام ہو جس قوم میں بک جانا عام بات ہو جس قوم کے ممبرز آف پارلیمنٹ کے متعلق اس گروہ کے آدمی بھی دوسرے گروہ کے آدمی بھی جو خود بھی ممبر پارلیمنٹ ہیں اخباروں میں کھلم کھلا بیان دیں کہ یہ سارے بکاؤ ہیں، ہارس ٹریڈنگ ہو رہی ہے۔ ہماری ڈیماکریسی اور ہارس ٹریڈنگ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ یعنی گھوڑوں کی منڈی ہے جو زیادہ پیسے دے آکے وہ گھوڑا خرید کے لے جائے یہ حال ہو جہاں وہاں اپنے کھلاڑیوں بےچاروں پہ انہوں نے کون سا احسان کرنا تھا۔ ساری عمر انہوں نے محنتیں کیں تکلیفیں اٹھائیں ورزشیں کیں ڈسپلن کئے بال پکڑ پکڑ کے ہاتھ کی انگلیاں توڑیں اور آخر پر یہ ان کو بدلہ ملا ہے کہ تم ضرور پیسے کھا گئے ہو جو ہار گئے، اس پر بعض کھلاڑیوں نے استعفیٰ دے دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہماری توبہ جو اب کبھی ہم اپنی قوم کے لئے کھیل گئے۔ اور لعب کو آپ کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ قرآن کریم کہہ رہا ہے بہت بڑی چیز ہے جو قوم لعب کی غلام بن جائے گی وہی پاگل ہو جائے گی وہ بھی اندھیرے پیدا کرے گی اور جو قوم لہو کی غلام ہو جائے گی وہ تو اور بھی زیادہ پاگل ہو جاتی ہے اور یہ دونوں چیزیں اگر اکٹھی ہو جائیں تو ساری قوم کا دماغ بالکل مختل ہو جاتا ہے وہ اندھیروں میں مبتلا ہوتی ہے جو اس کے نفس سے اٹھ رہے ہیں۔ اب یہ دیکھیں یہ مضمون کس طرح سب دنیا کے اوپر کس صفائی کے ساتھ پورا آ رہا ہے مگر دیکھا اس لئے نہیں جاتا کہ نفس کا اندھیرا ہے اور نظر ہی نہیں آتا۔ اپنا نفس انسان کو دکھائی نہیں دیتا یہ بھی بڑی مصیبت ہے اور اس کے اندھیرا کہلانے میں ایک یہ بھی حکمت ہے اپنا قصور نہیں نظر آ رہا اپنی آنکھ کا تنکا بھی دکھائی نہیں دیتا جب کہ دوسرے کی آنکھ کا تنکا شہتیر بن کے دکھائی دے رہا ہے (اور "اپنی آنکھ کا شہتیر" ــ غلط کہہ گیا اس لئے دماغ میں شہتیر نہیں آتا کہ آنکھ میں شہتیر آ ہی نہیں سکتا مگر محاورے میں ہے بہرحال، تو تنکا دماغ میں آیا مگر بہرحال محاورہ یہ ہے کہ "اپنی آنکھ کا شہتیر بھی دکھائی نہیں دیتا دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی دکھائی دے دیتا ہے") مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ بھی اندھیرے ہیں جو نفس کے اندر سے پیدا ہوتے ہیں اور تہہ بہ تہہ اندھیرے ہیں جن کی تقسیم اگر کی جائے تو ایک قسم یہ ہے لعب اور لہو۔

جو تقویٰ کی سچی زینت ہے وہ تفاخر میں تبدیل نہیں ہوسکتی اس کے قدم وہیں رک جاتے ہیں۔

تو جہاں قرآن کریم نے اندھیرے بیان فرمائے وہاں ایسے بھی اندھیرے بیان فرمائے جو تمہیں روشنی دکھائی دیتے ہیں بظاہر ان میں کوئی بھی اندھیرے کا پہلو نظر نہیں آتا۔ بچے بھی کھیلتے ہیں بڑے بھی کھیلتے ہیں اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس میں آنکھ کوئی اندھیرا نہیں دیکھتی۔ لیکن قرآن توجہ دلا رہا ہے کہ جہاں بھی تم نے توازن کھو دیا وہاں یہی طبعی حالتیں اندھیروں میں تبدیل ہو جایا کرتی ہیں اس لئے ان اندھیروں سے بچو جو تمہیں اندھیرے دکھائی نہیں دیں گے۔ ایک بچہ کھیلتا بھی ہے پڑھتا بھی ہے اس کی اس حالت کو اندھیرا نہیں کہا جاسکتا۔ اس کا کھیلنا اس کی پڑھائی کو طاقت بخشتا ہے اور اس کی صحت کو بحال رکھتا ہے اور بسا اوقات وہ دونوں میدانوں میں کامیابیاں حاصل کرتا ہے اور زیادہ تسکین پاتا ہے۔ ایک بچہ ہے جو پڑھائی کی قربانی دے کر کھیل میں وقت خرچ کر دیتا ہے۔ ایک بڑا ہے جو عیش و عشرت کی خاطر اپنی زندگی کے فرائض سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اب ان دونوں قسموں کی مثالیں دراصل اندھیروں میں پلنے والوں کی سی ہیں مگر اگر دنیا کی لذتیں اس حد تک رکھی جائیں جس حد تک فرائض پر اثر انداز نہ ہوں تو اس صورت میں اس بچے کی طرح جو کھیلتا بھی ہے اور پڑھتا بھی ہے ایک انسان جائز حد تک اپنی خواہشات کو بھی پورا کرلے جو طبعی ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فرمان کی حدود کو نہ پھلانگے تو یہی دو چیزیں جو ایک جگہ ہلاکت کا موجب بنتی ہیں ایک جگہ مغفرت اور رضا کا موجب بن جاتی ہیں۔

متناسب کھیل، متناسب پڑھائی اور دونوں کے درمیان توازن رکھنا دنیا کی نعمتیں بھی عطا کرتا ہے اور دین کی نعمتیں بھی عطا کرتا ہے اگر دین دار ہو انسان، ورنہ کھیل کی کامیابیاں بھی بخشتا ہے اور علم کی کامیابیاں بھی بخشتا ہے۔ تو مغفرت اور رضا کا یہ تعلق ہے ان باتوں سے کہ لعب تو وہی رہے گی لہو بھی وہی ہوگی لیکن کسی حد تک اگر خدا کی رضا کے تابع تم لعب سے بھی تعلق رکھو گے اور لہو سے بھی تعلق رکھو گے تو وہ بدی والی لہو نہیں رہے گی، وہ بدی والی لعب نہیں رہے گی۔ چنانچہ قرآن کریم نے انسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے، ہر خواہش کو پورا کرنے کے لئے ایک جائز طریق بھی بیان فرما دیا ہے۔ اس جائز طریق کی حدود میں رہ کر وہ باتیں جو دوسری طرح لہو دکھائی دیں گی وہاں لہو نہیں رہتیں۔ میاں بیوی کے تعلقات ہیں، دوسرے اور ایسے سیرگاہوں پہ جانا ہے، تفریحات سے استفادہ کرنا ہے، کھیلنا ہے، یہ سب چیزیں وہی ہیں جن کا انسانی فطرت کے طبعی تقاضوں سے تعلق ہے اور خدا تعالیٰ نے ہر جگہ ان کی محدود اجازت دے کر یہ نہیں فرمایا کہ تمہیں ہم نے طاقت تو بخشی ہے مگر اس طاقت سے فائدہ نہیں اٹھانا۔ فرمایا طاقت تو بخشی ہے مگر اس حد تک فائدہ اٹھانا ہے اس سے آگے نہیں جانا۔ یہ بات لوگ بھول جاتے ہیں کہ جس حد تک خدا نے فائدے کی اجازت فرمائی ہے لذت وہیں ختم ہو جاتی ہے۔ پوری لذت زیادہ سے زیادہ تسکین وہیں پاتی ہے اس سے آگے بڑھیں تو پھر وہی لذت اور وہی تسکین تکلیف کا سامان بن جاتی ہے۔ مثلاً کھانے کے متعلق فرمایا "کلو واشربوا و لا تسرفوا" کھاؤ پیئو مگر اسراف نہ کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کھانا کھانے کا صحیح طریق یہ ہے کہ ابھی بھوک ہو تو ہاتھ کھینچ لو۔ اب لذت ایسے شخص کو بھی ملتی ہے مگر ایسے شخص کی لذت نقصان سے پاک ہے۔ اس لذت کے بعد کوئی بدی اس

محمد صادق جیولرز

MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائینوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

کی لذت میں رخنہ نہیں ڈالتی۔ مگر وہ شخص جو ہاتھ نہیں کھینچتا وہ سمجھتا ہے میں زیادہ لذت اٹھا رہا ہوں۔ وہ کھاتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ پیٹ تن جاتا ہے اور اس وقت جبکہ جس نے ہاتھ کھینچ لیا تھا وہ آرام کی نیند سویا ہوا ہے، مزے لے رہا ہے، کھانے کا مزہ بھی باقی ہے، اس کے بعد جو غنودگی ہے اس نے بھی لطف دیا ایک سایہ تسکین کا پیدا ہوا اور کوئی تکلیف نہیں اور جو لگتا تھا کہ بھوک رہ گئی ہے بھوک خود بخود مٹ جاتی ہے۔ کیونکہ اس بات کو ڈاکٹر جانتے ہیں کہ انسان جب بھوک مٹائے تو اصل میں ضرورت سے زیادہ کھا چکا ہوتا ہے ابھی بھوک کچھ باقی ہو اور چھوڑ دے تو تھوڑی دیر میں ہی وہ کھانا میٹھے میں تبدیل ہو کر خون میں گھلتا ہے تو بھوک مٹا دیتا ہے تو جتنا کھانا بھوک مٹانے کے لئے کافی ہے وہ بھوک مٹنے سے پہلے کافی ہوتا ہے۔ جب مٹتی ہے بھوک اس وقت ضرورت سے زیادہ کھایا جاتا ہے تو دیکھیں جو قرآن کریم نے فرمایا اور حدیث نے جس پر روشنی ڈالی وہی مضمون ہے جس میں تسکین بھی ہے اور لذت بھی ہے۔

لہو و لعب کی اگر تم پیروی کروگے تو تمہیں سوائے ناکامی، نامرادی اور بالآخر تکلیف اٹھانے کے اور کچھ میسر نہیں آسکتا کیونکہ لہو و لعب کی پیروی ہی خود کئی قسم کے جرائم پیدا کرتی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ آپ کو لذتوں سے محروم نہیں کرتا۔ یہ فرماتا ہے کہ اگر ہمارے کہنے میں آؤ ہماری ہدایت کے مطابق لذتوں کی پیروی کرو تو ان میں کوئی بھی نقصان کا پہلو نہیں ہوگا کوئی حسرتیں اس کے بعد تمہارا دامن نہیں پکڑیں گی۔ اگر تم خود بخود بھاگے پھروگے تو لذت ایک حد کے بعد حاصل ہونا ویسے ہی بند ہو جاتی ہے۔ جو لوگ بھوک کے ساتھ کھانا کھانے کا مزہ جانتے ہیں ان کو پتہ ہے جوں جوں بھوک مٹنے کے قریب پہنچ رہے ہوتے ہیں وہی کھانا جو پہلے بہت زیادہ مزیدار لگ رہا تھا آہستہ آہستہ کم مزیدار ہوتا چلا جاتا ہے اور آخری لقمے جو وہ لوگ زبردستی زہرمار کرتے ہیں ان میں مزہ وزہ کوئی خاص نہیں ہوتا صرف ایک لالچ ہی ہے۔ بھوک میں ہی مزہ ہے طلب میں مزہ ہے طلب نہ رہے تو مزہ بھی مٹ جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے طلب بھی پیدا فرمائی ہے اور مزے لوٹنے کا SCIENTIFIC طریق بھی بیان فرمایا ہے۔ فرمایا اس کی حد کے اندر رہنا ورنہ نہ مزہ رہے گا نہ تسکین رہے گی اور مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے اس کے بعد جو اس کے عوارض ہیں وہ جھیلتے جھیلتے ہی عمر کٹ جائے گی۔ چنانچہ جتنے بھی عیاشی کے ذریعے ہیں ان سب سے کچھ عوارض کا تعلق ہے۔ جو ویسے گناہ نہیں کرتے مگر کھانے میں بےاعتدالیاں کرتے ہیں ان کے اپنے عوارض ایک باقاعدہ پورا سیٹ ہے۔ ایک فہرست میں بیان کئے جاسکتے ہیں کہ یہ کھاؤ پیئو لوگوں کے عوارض ہیں اور وہ تھوڑی سی زندگی عیش کرگئے۔ باقی زندگی کھانا سامنے ہے دکھائی دے رہا ہے کھایا ہی نہیں جاتا۔ کسی کو شوگر لگ گئی کسی کو اور مصیبت واقع ہوگئی آنکھوں کے سامنے ہے اور کچھ نہیں حاصل کرسکتے کہ نہیں چلو جی بس منہ میں طاقت نہیں ہے۔ کہتے ہیں ہم تو دودھ پینے سے بھی گئے ہم تو روٹی چکھنے سے بھی محروم ہوگئے تو پہلے حرکتیں کیوں کی تھیں۔ تو جتنی لذت مقدر ہے اس سے آپ ویسے بھی نہیں بچ سکتے جو مرضی کرلیں۔ پنجابی میں خوب کہا ہے کہ اس کے "دانے مک گئے" وہ پنجابی محاورہ ہے وہ ختم ہوگیا ہے اس کے دانے مک گئے ہر انسان کے دانے مقرر ہیں اس سے زیادہ کھا ہی نہیں سکتا جو جلدی کھالے گا اس کی باقی عمر کم کھانے پہ مجبور کرے گی اس کو اور زیادہ توفیق ہی نہیں ہوگی تو یہ بھی بےوقوفوں والی بات ہے کہ ہم بےپناہ، بےحد لذت حاصل کرسکتے ہیں۔ ہم تو محض مجبور لوگ ہیں جتنا خدا نے تقدیر میں مزے لکھے ہیں ان سے آگے بڑھ ہی نہیں سکتے۔ جب بڑھیں گے تو اول تو وہ مزے کرکرے سے ہوں گے اور دوسرے وہ سزا دیں گے پھر۔ پھر چوری کے مزے ہوں گے اور چوری کی سزا ملے گی ڈاکے کے مزے ہوں گے تو ڈاکے کی سزا ملے گی۔ پس ہر قسم کے گنہگار اپنے گناہوں کی شامت اعمال اس دنیا میں بھی دیکھ لیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کھیتیاں ان کے سامنے زرد ہو جاتی ہیں ان میں کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور حسرتیں باقی رہ جاتی ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ کچھ حاصل ہو مگر کچھ حاصل ہو نہیں سکتا۔ اس کی بجائے وہ کیوں نہیں کرتے کہ جس کے نتیجے میں مزے بھی زیادہ اور پھر مغفرت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کا مضمون اس تھوڑی سی بھوک کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جو آپ نے خدا کے حکم کے تابع برداشت کی۔ اور آپ سمجھتے ہیں کہ بھوک برداشت ہوئی فوراً پتہ چل گیا اس کے بعد کہ یہ تو یونہی دھوکہ تھا۔ اصل میں تو کچھ بھی نہیں تھا مجھے تو جتنا کھانا تھا سب مل گیا ہے مزہ بھی پورا ہوگیا بعد کی تسکین بھی مل گئی۔ لیکن وہ تھوڑا سا ٹکڑا ایک آزمائش کا ہلکا سا دور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں اختیار کیا گیا، طوعی طور پر اختیار کیا گیا تو اس کے نتیجے میں پھر لامتناہی مغفرت کا مضمون ہے جو آئندہ دنیا میں پیش آئے گا پھر "و رضوان من اللہ"۔ تو بدیوں کو چھوڑنا اور نیکیوں کی حدود میں محدود رہنا بظاہر ایک قربانی ہے اور بظاہر حدبندی ہے لیکن اگر اس میں رہنے کی عادت ڈالو پھر آنکھیں کھلتی ہیں اور سمجھ آتی ہے کہ کتنی مصیبتوں سے نجات ملی ہے۔ اور نفس کے اندھیرے سے بڑا اور کوئی اندھیرا نہیں کیونکہ انسان سمجھ رہا ہوتا ہے کہ مجھے اس میں فائدہ ہے اور فائدہ وائدہ کچھ نہیں۔

دوسرا پہلو بیان یہ فرما رہا ہے "و زینۃ و تفاخر بینکم" زینت اور تفاخر کا جو مزا ہے اس کے مقابل پر محض ایک تصور ہے اور ٹھوس چیز نہیں ہے۔ کھیل میں ایک ٹھوس چیز ہے جس کا بدن سے تعلق ہے انسان کچھ لذت پاتا بھی ہے پھر کچھ نہیں بھی پاتا۔ لہو کا بھی یہی حال ہے کچھ لذت تو پاتا ہے پھر بعد میں کچھ محروم بھی ہو جاتے ہیں بعد میں وہی لذت سزا بھی بن جاتی ہے۔ مگر زینت جو ہے وہ صرف دکھاوا ہے۔ یعنی وہ زینت مراد نہیں جس کو قرآن کریم زینت قرار دے رہا ہے۔ یہاں منفی معنوں میں زینت کا ذکر پہلے آئے گا جس کو اندھیرا ہم کہتے ہیں وہ زینت ہے کہ صرف دکھاوے کا ہی شوق ہو۔ اور یہ زینت بھی بڑے اندھیرے اپنے اندر رکھتی ہے کیونکہ اس زینت کے ساتھ تفاخر بھی وابستہ ہے۔ بعض زینتیں ہیں جو انسان کی اپنی ذات سے وابستہ ہیں۔ ایک انسان کو اچھا پہننے کا شوق ہے خوبصورت بننے کا شوق ہے وہ اچھے کپڑوں پر خرچ کر دے گا اور کچھ کریمیں لگائے گا چاہے رنگ سفید ہو یا نہ ہو مگر کوشش تو ضرور کرے گا کہ کچھ رنگ میں سیاہی میں کمی واقع ہو جائے۔ یہ جو کوششیں ہیں زینت کی یہ نسبتاً معصوم ہیں۔ اپنی ذات میں بےچارہ کرتا رہتا ہے۔ کسی کو اچھا لگے نہ لگے کم سے کم اپنے آپ کو تو اچھا لگتا ہے مگر جو تفاخر ہے وہ اسی کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور اصل ہلاکت جو ہے وہ تفاخر میں ہے۔

قانون کے ذریعہ جرائم کو نہیں روکا جاسکتا

تفاخر کا مطلب یہ ہے کہ زینت اس غرض سے کی جائے کہ دنیا کو دکھایا جائے اور اپنے بھائیوں یا بہنوں کو نیچا دکھایا جائے۔ دنیا کو یہ بتایا جائے کہ ہم زیادہ رکھتے ہیں اور دل میں یہ شوق ہو کہ ہمارا بھائی یا بہن ہم سے نیچے اور چھوٹے دکھائی دیں اور اس مقابلے کا مزہ ہم دیکھیں کہ ہم اونچے ہوگئے۔ یہ زینت کے پاگلوں والے شوق کا طبعی نتیجہ ہے ورنہ انبیاء بھی زینت کا خیال رکھتے ہیں۔ اور قرآن کریم فرماتا ہے "قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبٰت من الرزق" (الاعراف:۳۳)۔ کون ہے جس نے اللہ کی زینت کو حرام کردیا ہے وہ زینتیں یا وہ طیبات جو رزق سے پیدا کئے ہیں۔ کون ہے جس نے حرام کیا ہے۔ یہ تو خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ اور دوسروں کے لئے بھی وہ بھی فائدہ اٹھاتے ہیں مگر آخرت میں ان زینتوں سے، ان طیبات سے دوسرے محروم رہ جائیں گے اور خدا کے نیک بندے یہاں بھی فائدہ اٹھائیں گے وہاں بھی فائدہ اٹھائیں گے۔

تو زینت کی بھی دو قسمیں ہیں جیسے لعب و لہو کے متعلق میں نے بیان کیا ہے ان کی بھی دو قسمیں ہیں زینت میں ایک زینت ہے جو انسان اس لئے اختیار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نزہت، صفائی کو پسند فرماتا ہے نزاکت کو پسند فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے بندے صاف ستھرے، اچھے ہو کر نکلیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم بھی اپنی زینت کا خیال رکھتے تھے اس زینت میں کوئی اندھیرا نہیں ہے کیونکہ یہ نفس سے نہیں پیدا ہوئی یہ تعلق باللہ سے پیدا ہوئی ہے یہ خدا کی رضا کے تابع رہنے کے نتیجے میں اس طرف دیکھنے کے نتیجے میں پیدا ہوئی ہے اور زینت کا دیکھنے سے ضرور تعلق ہے ورنہ اپنی ذات میں زینت کوئی چیز نہیں۔ اندھیرے میں بیٹھا ہوا کسی کی بلا سے، وہ اچھا دکھائی دے رہا ہے یا برا دکھائی دے رہا ہے دکھائی ہی نہیں دے رہا اس کو اس سے کیا غرض۔ عورتیں جو گھر میں بیٹھی ہوتی ہیں پتہ نہیں ہوتا

سب کچھ تیری عطا ہے
گھر سے تو کچھ نہ لائے

باعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں
آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے
عمرہ یا حج
جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو
نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں
پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت
بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۲۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری و غیرسرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon
Daud Travels
Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main
Direkt vor dem, Intercity Hotel
Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59
MOBILE: 01716221046

کہ کوئی آئے گا تو اپنے حال میں اسی طرح رہتی ہیں گندی، یعنی سب نہیں بعض، کوئی اچانک مہمان آ جائے پھر دیکھیں کس طرح دوڑتی ہیں وہ چادر ڈھونڈنے کے لئے غسل خانے میں جائیں گی وہ منہ پہ چھینٹے ماریں گی صاف ستھری ہو کر نکلنے کی کوشش کریں گی تو زینت کا دیکھنے سے تعلق ہے۔ خدا کے پاک بندے انبیاء بھی زینت کرتے ہیں مگر اللہ دیکھ رہا ہے اس لئے زینت کرتے ہیں اور اسی لئے اصل زینت تقویٰ بن گئی، فرمایا "خذوا زینتکم عند کل مسجد" ہر مسجد میں اپنی زینت لے کے جایا کرو اور زینت کی تعریف اس آیت میں دراصل تقویٰ کی تعریف ہے تو زینت کا تعلق ظاہری زینت سے بھی ہے وہ بھی خدا کی خاطر ہو سکتی ہے، باطنی زینت سے بھی ہے وہ بھی خدا کی خاطر ہو سکتی ہے اور یہاں زینت حرام نہیں بلکہ مغفرت اور رضا کا نتیجہ پیدا کرنے والی زینت ہے۔ لیکن وہ زینت جس کا دنیا کی آنکھ سے تعلق ہے وہ بھی دیکھنے کے نتیجے میں پیدا ہوگی اگر وہ پیدا ہوگی تو ضرور تفاخر میں تبدیل ہوگی اور جو تقویٰ کی سچی زینت ہے وہ تفاخر میں تبدیل نہیں ہو سکتی اس کے قدم وہیں رک جاتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ان غیر معمولی انعامات کا ذکر فرمایا جو آپ کی زینت تقویٰ کے نتیجے میں آپ کو حاصل ہوئے اور ہر بار جب ایک انعام کا ذکر فرماتے تھے تو فرماتے تھے "ولا فخر، ولا فخر"۔ مجھے خدا نے تم سب پر فضیلت دے دی ہے تمام انبیاء پر فضیلت دے دی ہے اولین پر دے دی ہے آخرین پر دے دی ہے "ولا فخر" لیکن کوئی فخر نہیں اس کے باوجود میں تم سے بڑا بننے کی تمنا ہی نہیں رکھتا نہ اس بات کو بیان کر کے تمہارے دل جلانا چاہتا ہوں۔ یہاں تک کہ یونس بن متی پر بھی جب کسی ان کے ماننے والے نے آنحضرتؐ کے فضیلت دیئے جانے کو پسند نہیں کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے صحابی کو روک دیا جس نے یہ کہا تھا۔ ایک صحابی نے یونسؑ بن متی کے مرید ان کے ماننے والوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی فضیلت کا ذکر فرمایا کہ تمہارے نبی سے ہمارا نبی زیادہ افضل ہے۔ اس کو تکلیف پہنچی۔ یہ جھگڑا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا "لا تفضلونی علیٰ یونس ابن متی"۔ مجھے یونس ابن متی پر کوئی فضیلت نہ دو۔ یہ مراد نہیں ہے کہ مجھے فضیلت نہیں ہے۔ فضیلت تو اللہ نے دے دی ہے۔ خود ذکر بھی فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں "ولا فخر" پس اس حدیث کا حل "لا فخر" کے اندر ہے کہ مجھے فخر کی عادت نہیں ہے۔ فخر سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے اور مومن کی زینت کا دوسرے کو تکلیف پہنچانے سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ پس تم مجھے فضیلت نہ دو وہاں جہاں یہ فخر کے طور پر دوسروں کو تکلیف دے رہی ہو۔ اور اگر گہری نظر سے مطالعہ کریں تو جب قومیں آپس میں اپنے اپنے انبیاء کے مقابلے کرتی ہیں تو بنیادی طور پر فخر کی خواہش ہی ہے جو ان مقابلوں پر انکو آمادہ کرتی ہے محض اپنے رسول کی محبت نہیں ہوتی۔ بسااوقات دوسرے کو نیچا دکھانا ہے یہ مضمون ہے جس کے نتیجے میں اپنوں کا ذکر مبالغہ آمیزی کے ساتھ اور دوسروں کی خوبیوں کو گھٹا کے دکھایا جاتا ہے۔

لھو و لعب ایسی چیز ہے جو عمر کے ساتھ ساتھ ازخود زردرو ہونے لگتی ہے یعنی لھو و لعب کی تمنا خود ڈھلنے لگتی ہے۔

پس زینت کا بھی تفاخر سے تعلق ہے اور وہ زینت جو دنیا کی زینت ہے اس کے پیٹ سے ضرور تفاخر کا بچہ پیدا ہوگا۔ اگر وہ ہوگا تو بڑی بڑی جہالتیں اس سے پیدا ہونگی۔ اب لہو و لعب میں بھی ایک تفاخر ہے روزمرہ کی زندگی کے ایسے کاموں میں جنکا ہر انسان سے تعلق ہے ان میں بھی تفاخر بےوجہ آکر زندگی کو کرکرا کر دیتا ہے۔ آپ دیکھیں ہمارے زمینداروں میں شادی کے موقع پر جو دکھاوے کا شوق ہے کتنی مصیبتیں ہیں اس کے نتیجے میں، کتنے گھر برباد ہوتے ہیں اور اتنے اس کے بداثرات ہیں ہر طرف کہ بعض دفعہ وہ اس بیٹی کا پیچھا ہی نہیں چھوڑتے جس کو بیاہا جاتا ہے۔ اگر اس کے ماں باپ نے۔ جہیز اتنا نہیں دیا جو خاوند کے گھر والوں کی توقع تھی تو وہ صرف یہ نہیں کہتے کہ ہمیں۔ جہیز کیوں کم دیا ہے وہ کہتے ہیں ہماری ناک کٹوادی۔ ہم ایسی گھر میں بیاہ کے لائے یہ فقیرنی کچھ بھی اس کے پاس نہیں تھا۔ جہیز کا کیا ساتھ آیا تھا جو ہماری عزت سوسائٹی میں ہوتی۔ اور جو اس ڈر کے مارے پھر بیٹیوں کو دیتے ہیں وہ اپنی عزتوں کے ناک کاٹ کر دیتے ہیں منتیں کرتے ہیں قرضے مانگتے ہیں ایسے قرضے لے لیتے ہیں جو واپس کر ہی نہیں سکتے اور ساری عمر ان قرضوں کے بوجھ کے نیچے خود بھی دبتے ہیں اور اپنی عزتیں بھی برباد کراتے ہیں۔ قرض خواہ تو پھر کوئی عزت نہیں کرتا کسی کی۔ عدالتوں میں گھسیٹے جاتے ہیں گھروں کی قرقیاں بھی ہو جاتی ہیں بعض لوگوں کی مگر تفاخر کے نتیجے میں جو اخراجات ہیں وہ تمام تر وہ ہیں جو بنیادی ضرورتوں سے بالکل بے تعلق ہیں مگر اس کا نمبر دوسرا ہے۔ پہلا جو تعلق ہے لعب و لہو ان کا ایک حصہ بنیادی ضرورتوں میں داخل ہے مگر تفاخر جو ہے اس کا کوئی جواز نہیں۔ تفاخر کی خاطر قرض اٹھانے، تفاخر کی خاطر اپنی حیثیت سے بڑھ کر چھلانگ لگانا یہ ایک ایسی مصیبت ہے جو انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی اور اس کے نتیجے میں گناہ بھی پیدا ہوتے ہیں اور معاشرہ دکھوں سے بھر جاتا ہے۔ ایسے خاندانوں کے جھگڑے، لڑائیاں، آگے ساس بہو کی آپس کی ایک دوسرے سے بدزبانیاں یہی نہیں بہت سے ایسے مسائل ہیں جو سوسائٹی کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور یہ نفس کے اندھیرے ہیں باہر سے کہیں سے نہیں آتے۔

تیسرا جو ہے ذکر وہ فرمایا ہے "و تکاثر فی الاموال والاولاد" لیکن چونکہ اب وقت ختم ہوگیا ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ خطبے میں یہاں سے پھر مضمون کو لوں گا۔ ابھی بہت سا ایسا مضمون ہے جس کا اندھیروں سے تعلق ہے اب ان کی نشاندہی کر کے آپ کو دکھانا ہے کہ یہ یہ اندھیرے ہیں جب تک یہ رہیں گے نور داخل نہیں ہوگا۔ اور ہر اندھیرے سے تعلق رکھنے والا ایک متقابل نور ہے وہ بدبخت اندھیرا دل سے نکالیں گے تو پھر نور وہاں قدم رکھے گا اور پھر جب قدم رکھے گا حقیقت میں اور وہ اندھیرا نہیں رہا ہوگا تو پھر وہ نور نہیں مٹ سکتا۔ میں نے آپ سے یہ بھی بات کی تھی کہ جب نور طاقت ور ہے تو اس کے آنے کے بعد اندھیرے واپس کیوں آتے ہیں وجہ یہ ہے کہ بسااوقات انسان کا ابھی اندھیرا نہیں مٹا ہوتا تو اللہ اپنی رحمت سے کچھ نور کا حصہ مزے کے طور پر دے دیتا ہے۔ نفس کا اندھیرا باقی رہتا ہے ابھی، پھر انسان اس کی پرورش شروع کر دیتا ہے اور نور کی ناقدری کرتا ہے تو نور ازخود نکلتا ہے اندھیرے سے ہٹتا نہیں ہے۔ وہ شخص جس کا ظرف اندھیرے رکھتا ہے وہ شخص ہار جاتا ہے۔ نور کو تو وہ خود پھر کہتا ہے کہ بھئی میرا پیچھا چھوڑو اب اور نور زبردستی نہیں ملتا نور تو عطاء ہے۔ اگر کوئی شخص مستحق ہے اور قدردان ہے تو اس کے پاس رہے گا ورنہ نہیں۔ اندھیرے کو فی ذاتہ نور کے اوپر غالب آنے کی توفیق نہیں ہے ہاں وہ مالک جس نے کچھ اندھیرے سے حصہ پایا ہے، کچھ روشنی سے حصہ پایا ہے اس کا اپنا رجحان، اس کا اپنا طرز عمل ہے جو یہ فیصلہ کرے گا کہ بالآخر نور باقی رہے گا یا ظلمت باقی رہ جائے گی۔ مگر یہ بھی ایک نسبتاً زیادہ تفصیل کا محتاج مضمون ہے۔ اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے اندھیروں سے ہمیں پاک و صاف کر دے اور ہر اندھیرے کے بدلے وہ نور عطا فرمائے جو آکر ٹھہر جانے والا، بس جانے والا ہو اور پھر ہمیں کبھی نہ چھوڑے۔

☆ بقیہ دنیائے مذاہب

کرنے کے لئے ہدایت نامہ جاری کیا ہوا ہے جس میں اس سال مائیکرو ویو چولہوں، ڈش واشرز اور دیگر چولہوں وغیرہ کو بھی شامل کیا ہوا ہے۔

کہتے ہیں یہ تہوار اس یاد میں منایا جاتا ہے جب بطور عذاب کے مصریوں کے پلوٹھے مرجاتے تھے اور ان پر طاعون کا عذاب آیا تھا جو اسرائیلیوں کے گھروں کو چھوڑ جاتا تھا گویا ان کے اوپر سے گزر جاتا تھا۔ یہ عید اس واقعہ کی یاد میں بھی ہے جب موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ اسرائیلیوں کو مصریوں سے نجات دی گئی تھی اور وہ اتنی جلدی میں اپنے گھروں سے بھاگے تھے کہ آٹے کو خمیر ہونے کی مہلت بھی نہ ملی تھی چنانچہ اب یہود اپنے گھروں کو اس روز تمام خمیری روٹی کے ٹکڑوں سے صاف کر دیتے ہیں۔ اس رسم کو کاشر (Kasher) کہتے ہیں۔

اسلام کی ہر عبادت اور تہوار میں گہری حکمتیں پوشیدہ ہیں جبکہ دوسرے مذاہب میں یہ محض رسمیں رہ گئی ہیں جن میں کوئی حکمت یا روحانی و اخلاقی فائدہ نظر نہیں آتا۔

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے خوشخبری

ضامن صحت

عمدہ کوالٹی

گائے کے گوشت سے تیارشدہ سلامی

اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

بازار سے بارعایت

ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ : ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں۔

اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری تشریف لائیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ
MAYBACH STR. 2
69214 EPPELHEIM (GEWERBEGEBIET)
BEI HEIDELBERG
FAX: 06221-7924-25
TEL: 06221-7924-0

سوال و جواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو ایم ٹی اے کے پروگرام "ملاقات" میں بعض عمومی سوالات کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز جوابات دیئے۔ ذیل میں ادارہ الفضل انٹرنیشنل اس مجلس کے بعض سوال و جواب اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ اسے مکرم یوسف سلیم ملک صاحب نے مرتب کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ [ادارہ]

و آخرین منھم لما یلحقوا بھم کی پر معارف تشریح

ایک دوست نے کہا کہ سورہ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر ہے۔ غیر احمدی کہتے ہیں کہ یہاں صرف ایک ہی بعثت کا ذکر ہے، دو کا نہیں۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے آیات زیر بحث کی نہایت پر معارف تشریح فرمائی اور سب امکانی سوالات کا بھی ایک ایک کر کے تفصیلی جواب دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر ایک ہی بعثت کا ذکر ہے تو "لما یلحقوا بھم" سے پھر وہ کیا مراد لیتے ہیں۔ "و آخرین منھم لما یلحقوا بھم" ایک دوسرے گروہ کی طرف بھی جو اس گروہ سے نہیں ملا ہوا، بیچ میں زمانہ یا جگہ یا وقت حائل ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت مسلسل قیامت تک کے لئے نہیں تھی؟ جب قیامت تک کے لئے تھی تو پھر یہ فاصلے والا گروہ کیسے بن گیا۔ جب تک بعثت ثانیہ کا اعادہ نہ ہو اس وقت تک یہ مضمون بنتا ہی نہیں ہے۔ "بعث فی الامیین رسولا" کا اگر مولوی یہ ترجمہ کریں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم صرف عربوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے، عربوں ہی میں مبعوث ہوئے تھے اور عربوں کے لئے دو معنے اکٹھے کریں تو کیا اس کے اعادہ کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے اس آیت کے امکانی سوالات اٹھاتے ہوئے فرمایا اس سے دو تین پہلو نکلیں گے۔ اگر ہم یہ ترجمہ کریں کہ عربوں میں مبعوث ہوئے، عربوں ہی کے لئے مبعوث ہوئے تو پھر "آخرین" پڑھیں تو اس کا مطلب یہ بنے گا کہ کچھ اور کے لئے مبعوث ہونگے۔ عربوں کے لئے ہوئے اور بیچ کے لوگوں کے لئے نہیں ہیں۔ یہ ایک پہلو ہے۔ مگر بعثت پہلی ہی ہے اور نہیں ہے۔ اس سے تو سارا مضمون فاسد ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت صرف ایک دفعہ ہوئی مگر عربوں کے لئے ہوئی اور بعض دوسروں کے لئے ہوئی، ان دوسروں کے لئے جو نہیں ملے اور باقی سب کہاں چلے گئے۔ بیچ کے زمانے والے سارے کہاں غائب ہو گئے؟ پھر اس آیت کی طرز بیان کو دیکھیں۔ بڑی کھل کے اپنے آپ کو ظاہر کر رہی ہیں۔ "بعث فی الامیین" میں "بعث" کے فعل کا ایک دفعہ ذکر ہوا ہے۔ "رسولا" اس کا مفعول بہ ہے۔ "ھوالذی بعث فی الامیین رسولا" اس نے رسول مبعوث فرمایا "فی الامیین" امیین میں۔ اور اس کے بعد آیت کے اگلے حصہ میں نہ فعل کا ذکر ہے اور نہ اس بات کا ذکر ہے کہ کون آئے گا۔ یہی "بعث" اور یہی "امیین" دہرایا جائے گا۔ یہ ذکر ہے کہ کن میں آئے گا "بعث رسولا" کے الفاظ دہرائے نہیں گئے۔ امیین کے ساتھ ان لوگوں کا تعلق ہوگا جن میں آئے گا۔ ایک دفعہ امیین میں آیا، پھر دوسروں میں آئے گا۔ اس لئے "آئے گا" کا مضمون تو اس کے ساتھ لازم ہے۔ اس کو آپ چھوڑ ہی نہیں سکتے۔ فرماتا ہے "ھوالذی بعث فی الامیین رسولا" وہی ذات ہے جس نے امیین میں رسول مبعوث فرمایا اور بیچ کی آیت چھوڑ رہا ہوں "و آخرین منھم" اور امیین ہی میں سے ایک اور گروہ بھی ہوگا "لما یلحقوا بھم" جو ان پہلے امیین سے نہیں ملا ہوا۔ سائل نے عرض کیا کیا زمانی لحاظ سے فاصلہ ہونے کی وجہ سے؟ حضور نے فرمایا کوئی فاصلہ بھی ہو، جس کی طرف بھی ہے، زمانی ماننا اس لئے ضروری ہے کہ اس وقت بھی آپ سب دنیا کی طرف رسول تھے۔ خدا یہ فرما رہا تھا کہ اے رسول! تو یہ اعلان کر دے "قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" (سورہ اعراف آیت ۱۵۹)۔ اے بنی نوع انسان! میں تم سب کی طرف رسول ہوں۔ اب اس اعلان عام کے بعد اس آیت کا کیا مطلب ہوگا، یہ دیکھنا پڑتا ہے۔ وہاں بعثت کا مضمون ہے کہ کن لوگوں میں سے اٹھایا گیا ہے ورنہ تو دنیا میں ہر ایک کے لئے رسول تھے۔ یہ لوگ ہیں جاہلین جن میں اس کو اٹھایا گیا "و آخرین منھم" اور ایسے ہی جاہلین اور بھی ہونگے جو ان جاہلوں سے نہیں ملے ہوئے۔ ان میں زمانی فرق بھی ہو سکتا ہے اور مکان کا فرق بھی ہو سکتا ہے، جسمانی فاصلے بھی ہو سکتے ہیں۔ جسمانی فاصلے اگر مانیں گے تو اس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ کی بعثت صرف عرب کے لئے اور کچھ اور لوگوں کے لئے ہے جو اس زمانہ میں کہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بالکل ایک لغویات بن جائے گی۔ اگر زمانی فاصلہ مانیں گے تو اس کے سوا ترجمہ بن نہیں سکتا کہ وہی ذات ہے جس نے جاہلوں میں رسول بھیجا جو انہی میں سے تھا لیکن اس میں ایک فرق پڑ گیا "یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ" وہ ان پر اس کی یعنی اللہ کی آیات کی تلاوت کرنے لگا "و یزکیھم" اور ان کا تزکیہ کرنے لگا "و یعلمھم" اور ان کو پڑھانے لگا دو چیزیں "الکتاب" یعنی تعلیم کتاب دینے لگا "والحکمۃ" اور حکمت سکھانے لگا۔ یہ چار صفات ہیں "وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین" (سورہ الجمعہ آیت ۳)۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ لوگ کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

حیرت انگیز انقلاب

یہ جو دور ہے گمراہیوں کو روشنیوں میں تبدیل کرنے کا اس کا آغاز ہوا اور یہ جو مضمون ہے یہ دراصل سب دنیا کے گمراہوں سے تعلق رکھتا ہے۔ آغاز امیین عرب سے ہوا تھا لیکن عرب کا لفظ یہاں استعمال نہیں ہوا۔ یہ ترجمہ کرنے والوں اور تشریح کرنے والوں نے اپنی طرف سے لگا لیا ہے اس لئے خطبہ میں میں نے اس کی وضاحت کی تھی کہ میرے نزدیک تمام دنیا اس وقت امی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت کے وقت سب امی تھے اور سارا زمانہ امی تھا۔ جب تک اللہ نہ پڑھاتا محمدؐ رسول اللہ بھی امی تھے یعنی ان تمام باتوں سے بے خبر اور معصوم تھے جو آسمان سے اترنے والی تھیں۔ اس دور میں جس کو لیلۃ القدر بھی کہا گیا ہے پورے اندھیرے تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر ایک جلوہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہ امیوں میں سے ہو کر معلم بن جاتا ہے۔ ایک حیرت انگیز انقلاب ہے۔ کہاں یہ کہ "منھم" امیوں میں آپ کو بھی شامل فرمایا جا رہا ہے اور اچانک یہ انقلاب رونما ہوا "یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین" اس سے پہلے وہ لوگ کھلی کھلی گمراہی میں تھے اور اس رسول کے آنے کے بعد ان کی گمراہیاں علم و حکمت اور روشنی میں بدلنے لگیں۔ یہ مضمون سب دنیا کے لئے برابر ہے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو محدود ماننا پڑے گا اور قرآن کریم کی دوسری آیات کو اس سے متضاد ماننا پڑے گا۔

آخرین کا دور

اب اگلی بات سنیں۔ اس کے بعد اگر یہ دور سارا اسی طرح چلنا تھا آخر تک کہ اندھیرے روشنیوں میں بدل گئے۔ اب دوبارہ اندھیروں میں نہیں بدلیں گے۔ علم و حکمت آگئے اور آکر ٹھہر گئے اب، دوبارہ ان کو نافذ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر یہ مضمون مانا جائے تو پھر آیت کے اس اگلے حصے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ فرماتا ہے "و آخرین منھم لما یلحقوا بھم" ایک اور دور بھی آنے والا ہے جب دوسرے اسی قسم کے امی پیدا ہو جائیں گے۔ اس وقت کوئی نیا رسول نہیں آئے گا "بعث فی الامیین رسولا" کا دور اسی طرح جاری ہوگا۔ اس کا ثبوت ایک تو یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود فرمایا ہے "سیاتی علی الناس زمان لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ" (مشکوٰۃ کتاب العلم)۔ یہ ہے وہ دور آخرین۔ وہاں عرب کی بحث نہیں اٹھائی ہے بلکہ سب دنیا میں جن کو اسلام ملا اور قرآن ملا۔ یہی تو ہے آیات کی تلاوت اور اس کے بعد علم و حکمت کے بیان۔ علم و حکمت کی باتیں موجود ہونگی، کتاب موجود ہوگی، دین موجود ہوگا لیکن اٹھ چکا ہوگا۔ پیچھے کیا رہ جائے گا۔ پیچھے ضلالت رہ جائے گی یا نہیں رہے گی؟ "من قبل لفی ضلال مبین" کا دور از سرنو آئے گا اور یہ وہ لوگ ہیں یعنی اس زمانے کے لوگ جو ابھی تک نہیں ملے۔ مگر کیسے مل سکتے ہیں۔ وہ جن کو خدا نے روشن کر دیا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے ان میں ایک انقلاب برپا کر دیا ان کا ان جاہلوں سے ملاپ کیسے ہو سکتا ہے۔ جب تک بعثت ثانیہ نہ ہو یہ ناممکن ہے۔ تبھی فرمایا "و آخرین منھم" آخرین سے پہلے فعل ہی کوئی نہیں ہے۔ اس کی تو گرائمر ہی غلط ہو جاتی ہے۔ کیا نعوذ باللہ خدا کو عربی نہیں آتی تھی۔ اس کی گرائمر اس کے سوا بن ہی نہیں سکتی کہ "بعث رسولاً" کو آخرین سے باندھا جائے۔ "و آخرین منھم" ای فی الآخرین منھم، ان آخرین میں بھی رسول کو خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ کیوں مبعوث فرمایا "لما یلحقوا بھم وھوالعزیز الحکیم" (سورہ الجمعہ آیت ۴)۔ وہ عزیز ہے، عزت والا ہے اور علم والا ہے۔ عزیز میں یہ دونوں معنے شامل ہیں۔ صاحب علم اور علم کے زور سے طاقت پکڑنے والا اور عزت والا اور حکیم، حکمت والا ہے۔ ان دو صفات کا تعلق ان چار صفات سے ہے جو قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بیان سے پہلے سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کی بیان ہوئی ہیں۔

ایک حسین اور پر حکمت توارد

یاد رکھیں چار صفات خدا تعالیٰ کی اور چار صفات رسول اللہ کی بیان ہوئی ہیں۔ وہ چار صفات کون سی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بیان ہوئی ہیں یعنی "الملک القدوس العزیز الحکیم"۔ اس کے بعد "ھوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم" میں "یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ" تعلیم کتاب، تعلیم حکمت اور اس سے پہلے تلاوت آیات اور تزکیہ، یہ چار صفات ہیں۔ کیا پہلی چار صفات کے ساتھ ان کا تعلق ظاہر ہے۔ صفات کیا ہیں۔ ملک، اس کے مقابل پر تلاوت آیات۔ دوسری صفت ہے "قدوس" اس کے مقابل پر کیا ہے "یزکی"۔ صاف نظر آ گیا کہ قدوس سے تزکیہ کا تعلق بالکل ظاہر و باہر ہے۔ پھر آیا ہے "یعلمھم الکتاب" اس کے مقابل پر عزیز آیا ہے۔ اور "حکمۃ" اور اس کے مقابل پر حکیم۔ تو حکیم کے ساتھ حکمت کا تعلق تو بالکل کھلا کھلا ہے یعلمھم الکتاب کا اور تزکیہ کے ساتھ خدا کی قدوسیت کا تعلق بالکل کھلا کھلا ہے۔ یہ دو کھلی باتیں بتا رہی ہیں کہ وہ دو صفات بھی گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے ڈوب کر دیکھو گے تو سمجھ آئے گی۔ یہ اتفاقاً نہیں ہیں۔ ایک صفت کے مقابل پر دوسری جڑ جاتی ہے دو جگہ پر۔ بیچ کی دو خالی نہیں رہ سکتیں۔ وہ جس طرح ان صفات پر غور کرو گے جو خدا تعالیٰ کی پہلی صفات ہیں اسی طرح تمہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صفات پر غور کرتے ہوئے سمجھ آ جائے گی کہ یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اب جس کی بادشاہت ہو اسی کا قانون چلتا ہے۔ جو بادشاہ ہو حقیقت میں وہی قانون ساز ہوتا ہے۔ وہی قانون دیتا ہے اور اسی کا نام پڑھا جاتا ہے، اسی کا حکم چلتا ہے۔ اس لئے پہلی دفعہ جو فرمایا کہ وہ "ملک" ہے تو آیات کی تلاوت "ملک" کی طرف سے ہوگی۔ یعنی صاحب شریعت نبی آیا ہے وہ کتاب پڑھے گا۔ ایسی آیات اس پر نازل ہو رہی ہیں جو تمہارے لئے قانون کا درجہ ہونگی کیونکہ وہ "ملک" کی طرف سے ہیں کسی عام عالم کی طرف سے نہیں ہیں۔ بادشاہ جب تلاوت کرتا ہے، بیان کرتا ہے، فرمان جاری کرتا ہے تو وہ قانون بن جاتا ہے تو "ملک" کے ساتھ تلاوت آیات کا مطلب سمجھ آ گیا۔ بہت گہرا پر حکمت مطلب ہے اور بڑا پر شوکت مطلب ہے کہ محمدؐ رسول اللہ یوں ہی عام باتیں کرنے والے نہیں تھے۔ ایک "ملک" کی طرف سے ایک نیا قانون لے کر آئے تھے اور "قدوس" کی طرف سے آئے اس لئے تزکیہ کر دیا۔ "عزیز" کی طرف سے آئے تو "یعلمھم الکتاب" آیات میں تو کتاب کی تلاوت کی ہے تعلیم کتاب کے لئے رسول ضروری ہے اور تعلیم کتاب وہی ہے جس کے ساتھ عزت پیدا ہو جس کے ساتھ طاقت پیدا ہو ورنہ اس تعلیم کتاب کا کوئی مطلب نہیں ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۷۰)

برائیٹاکارب اور کلکیریافلور کے استعمالات اور علامات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۴ مارچ ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: (۱۴ مارچ ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں برائیٹاکارب اور کلکیریا فلور پڑھائیں اور ان کے خواص اور استعمالات بیان فرمائے۔

برائیٹاکارب

(BARYTA CARB.)

حضور نے فرمایا برائیٹاکارب کی علامات کو ایک لفظ (DWARFISHNESS) چھوٹا قد میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ اکثر قابل ڈاکٹر یہ لکھتے ہیں جسمانی بونے پن کے علاوہ ذہنی لحاظ سے پست ہونا بھی برائیٹاکارب میں پایا جاتا ہے اور یہ دونوں کمزوریاں ساتھ ساتھ چلتی ہیں لیکن میں نے اپنے تجربہ میں ہمیشہ یہ دیکھا ہے کہ اگر صرف جسمانی لحاظ سے ہی بونا پن پایا جائے تو اس میں بھی برائیٹاکارب بہت اچھا کام کرتا ہے اس لئے اسے خوامخواہ ذہنی علامات سے ہی باندھ لینا درست نہیں ہے۔ میں نے اچھے سمجھدار بونوں اور بہت ذہین مگر چھوٹے قد والوں کو برائیٹاکارب استعمال کروائی ہے اللہ کے فضل سے بہت اچھا اثر دکھاتی ہے اس کے ساتھ عموماً سلیشیا ملا کر دینی چاہئے۔ ذہنی لحاظ سے پست لوگ جن کے قد بھی چھوٹے ہوں ان میں بھی برائیٹاکارب بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ پرانے فالج کو دور کرنے میں بھی اچھا کام کرتی ہے خصوصاً ٹائیفائیڈ اور پولیو کے چھوڑے ہوئے بداثرات میں جن کو دور کرنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اگر فالج کا اثر اعصاب پر ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ ٹائیفائیڈ کا فالج اعصاب کو مار دیتا ہے اور موت کا تو کوئی علاج نہیں لیکن باقی اکثر فالجوں میں اعصاب مرتے نہیں ہیں بلکہ کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں ان کو دور کرنے میں برائیٹاکارب اللہ کے فضل سے مفید ہے۔ اگر مختلف اعضاء اور ٹانگوں پر ٹائیفائیڈ اور پولیو کا اثر ہو تو وہ علاج سے ٹھیک ہوجاتا ہے اگر مکمل شفا نہ بھی ہو تو اتنا نمایاں فرق پڑ جاتا ہے کہ مریض پہچانا نہیں جاسکتا۔ سوکھتی ہوئی ٹانگ دوبارہ موٹی ہونے لگتی ہے ہاتھ سوکھ جائے تو دوبارہ اپنی اصل حالت پر آجاتا ہے۔ کوئی حتمی رائے قائم کرنے کی بجائے غور سے دیکھنا چاہئے کہ اس دوا کا کہاں تک اور کس کس عضو پر اثر ہے۔

حضور نے فرمایا برائیٹاکارب کی علامتیں رکھنے والے بچے عموماً بہت شرمیلے ہوتے ہیں۔ سکول میں پیچھے پیچھے رہتے ہیں اور کوئی اجنبی آ جائے تو فوراً چھپ جاتے ہیں۔ گھبرائے ہوئے اور پریشان نظر آنے والے بچوں میں برائیٹاکارب اچھا اثر کرتی ہے۔

بچوں کی ٹانگوں میں کمزوری کے لئے برائیٹاکارب اور کلکیریا کارب دونوں مشہور دوائیں ہیں لیکن ان میں ایک فرق بہت واضح ہے۔ کلکیریا کارب کے بچوں کی ٹانگیں کمزور ہوتی ہیں ان میں ہڈیوں کی صحیح نشو و نما نہیں ہوتی اس لئے صاف پتہ چلتا ہے کہ کمزور ٹانگوں والا بچہ ہے جو جلدی چل نہیں سکتا۔ برائیٹاکارب کی علامت میں بچے کی ٹانگیں بالکل ٹھیک ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ دیر میں چلنا سیکھتا ہے یہاں اس کے دماغ کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے اور وہ صلاحیتیں جو بچے کو چلانے کے لئے تیار کرتی ہیں ان میں کوئی نقص موجود ہوتا ہے۔

ٹانگوں کی کمزوری اور دیر سے چلنے کی علامت بوریکس اور نیٹرم میور میں بھی پائی جاتی ہے۔ نیٹرم میور میں دو کمزوریاں اکٹھی ہو جاتی ہیں، بچہ صرف چلنے میں ہی نہیں بلکہ بولنے میں بھی دیر کرتا ہے۔ اگر بچہ چلنے میں تو دیر نہ کرے لیکن بولنا دیر سے سیکھے اس میں کالی فاس بہت مفید دوا ہے۔ یہ بات مٹیریا میڈیکا میں تو موجود نہیں ہے لیکن میرا تجربہ ہے کہ کالی فاس 6X میں نیٹرم میور سے ملا کر دینا دیر سے چلنے اور بولنے والے بچوں کے لئے مفید نسخہ ہے۔

بعض بچیوں میں یہ علامت پائی جاتی ہے کہ ان میں بلوغت کے آثار بہت دیر سے ظاہر ہوتے ہیں اس میں برائیٹاکارب بہت مفید ہے۔

اس دوا کا سب سے زیادہ اثر گلینڈز پر ظاہر ہوتا ہے۔ گلینڈز میں سوزش ہو جاتی ہے جہاں جہاں بھی گلینڈز ہوں خصوصاً گلے کے اوپر والے حصہ میں وہاں مستقل سوجن ہوجاتی ہے۔ ہر دفعہ بیماری کا حملہ اس سوجن میں اضافہ کردیتا ہے۔ اسی طرح جسم کے اعصاب میں چربی کی وجہ سے ٹیومر سے بن جاتے ہیں۔ پیٹھ اور جسم کے دیگر حصوں پر موٹی موٹی گٹلیاں بن جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کے جسم پر بہت بھدے نظر آنے والے چھوٹے چھوٹے گول گول ابھار بن جاتے ہیں لیکن ان کا برائیٹاکارب سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ان کے لئے مزاج کو پرکھ کر زیادہ گہری دوا تلاش کرنی پڑتی ہے۔ برائیٹاکارب میں جو گلینڈ ایک دفعہ موٹا ہو جائے وہ کم نہیں ہوتا۔ جسم سوکھ بھی جائے لیکن پیٹ کم نہیں ہوتا اور گلینڈز نہیں سکڑتے ایسی صورت میں برائیٹاکارب اونچی طاقت میں بار بار دینا پڑتا ہے۔ برائیٹاکارب زیادہ لمبا عرصہ دینے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اس میں ایک رحجان ہے کہ اوپر کے بلڈ پریشر میں مفید ہوتا ہے اور نیچے کے بلڈ پریشر پر اثرانداز نہیں ہوتا۔ جو مریض لمبا عرصہ برائیٹاکارب استعمال کر رہا ہو اس کا بلڈ پریشر متواتر چیک کرتے رہنا چاہئے کہ کہیں توازن تو نہیں بگڑ گیا۔ اگر ایسا ہو تو برائیٹاکارب کے استعمال سے رک جانا چاہئے۔ کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ دی جاسکتی ہے۔ اس کا سب سے زیادہ لمبا اثر آرٹیرو سکروسس کی بیماری پر ہوتا ہے یعنی دماغ کو خون کی سپلائی معمول کے مطابق نہ ہو اور یادداشت پر اثر پڑے بڑھاپے کے اثرات جلد ظاہر ہونے لگیں۔ اس صورت میں بھی برائیٹاکارب فوری کرشمہ نہیں دکھاتا لیکن سال دو سال تک مناسب وقفوں کے ساتھ بہت احتیاط کے ساتھ اونچی طاقت میں استعمال کرنے سے بالعموم افاقہ ہوتا ہے اور اس کے استعمال میں کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ اس کے ساتھ کریٹیگس (CARATAGUS) بھی دینی چاہئے کیونکہ کریٹیگس موٹی ہوتی ہوئی خون کی نالیوں کی بہترین دوا ہے۔ دل کو بھی طاقت دیتی ہے اور دل کو ہر قسم کے خطرے سے محفوظ رکھنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر اچھی ہے۔ اگر برائیٹاکارب کے ساتھ کریٹیگس ملا کر دی جائے تو اچانک بلڈ پریشر گرنے سے پیدا ہونے والے خطرات سے بچا لیتی ہے۔ بوڑھے مریضوں کو میں لمبا عرصہ تک برائیٹاکارب کے ساتھ کریٹیگس دینا پسند کرتا ہوں، یہ بہت فائدہ مند نسخہ ہے۔

بعض دفعہ بیماریاں آکر گزر جاتی ہیں کہیں باقی رہ جانے والے اثرات چھوڑتی ہیں ان میں ملیریا اور ٹائیفائیڈ بھی شامل ہیں۔ برائیٹاکارب ٹائیفائیڈ وغیرہ قسم کی گہری بیماریوں کے بداثرات کو دور کرنے میں بہت مفید ہے لیکن ڈاکٹر کینٹ نے لکھا ہے کہ ملیریا کے لئے بھی بہت مفید ہے۔ اگر ملیریا آکر گزر جائے اور کچھ ایسے بداثر پیچھے چھوڑ دے جن کے لئے دوا تجویز کرنی مشکل ہو یا ایسی علامتیں موجود ہوں جن سے مطابقت رکھنے والی دوائیں کام نہ کریں ایسی صورت میں برائیٹاکارب کو استعمال کرنا چاہئے۔

کینٹ نے لکھا ہے کہ ہر قسم کے FATTY ٹیومر، INSISTED ٹیومر اور ٹوبر کولر کردار کے ٹیومر وغیرہ پر بھی اس کا مفید اثر ہوتا ہے۔ میرے خیال میں کینٹ کے اس بیان میں کچھ مبالغہ ہے جسم کی بیرونی سطح پر ابھرنے والے موٹے موٹے ٹیومر جو بہت بدزیب دکھائی دیتے ہیں اور تکلیف دہ ہوتے ہیں میں نے ان میں برائیٹاکارب کو کبھی کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ لیوپس کے لئے بھی میں نے اسے استعمال کیا ہے لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ لیوپس کے لئے اور قسم کی گہری دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کینٹ کی رائے کے مطابق اگر CONSITITUTIONAL علاج کرنا ہو تو برائیٹاکارب کی سب طاقتیں استعمال کرنی چاہئیں صرف ایک ہی پوٹینسی پر انحصار کرکے بیٹھ نہیں رہنا چاہئے کیونکہ بعض دفعہ بیماری بہت گہری ہوتی ہے، ۲۰۰ طاقت کافی نہیں رہتی کچھ عرصہ کے بعد ہزار اور پھر دس ہزار پھر پچاس ہزار اور پھر ایک لاکھ مناسب وقفے ڈال کر استعمال کرنا چاہئے دو دو دفعہ دہرا کر دیں۔ میرے خیال میں تین تین چار چار دفعہ بھی دہرائی جاسکتی ہیں۔ اس طرح وہ گہری بیماریاں جو برائیٹاکارب سے تعلق رکھتی ہیں دور ہو جاتی ہیں۔

بعض مریضوں میں ایک علامت یہ موجود ہوتی ہے کہ وہ انجانے خطروں سے خوفزدہ رہتے ہیں کہ کہیں کچھ ہو نہ جائے۔ برائیٹاکارب میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔

اگر سر ہلانے سے اندر دماغ ہلتا ہوا محسوس ہو تو برائیٹاکارب مفید دوا بتائی جاتی ہے۔ مرگی کے وہ مریض جن میں خون کی سپلائی رک جانے کی وجہ سے دماغ کو نقصان پہنچا ہو اس میں اعصاب کو دوبارہ تازگی بخشنے کے لئے برائیٹاکارب بہت اچھی ہے لیکن اگر اعصاب مر چکے ہوں تو پھر کوئی علاج نہیں لیکن اگر نیم مردہ حالت میں ہوں تو برائیٹاکارب استعمال کی جاسکتی ہے۔

اگر خون کی شریان پھٹ جائے اور سرخ رنگ کا خون بہنے لگے تو فاسفورس کے علاوہ برائیٹاکارب بھی بہت مفید دوا ہے اگر خون کا رنگ گہرا سیاہی مائل ہو تو آرنیکا یا لیکیسز کام آئے گا۔

برائیٹاکارب کی ایک علامت یہ ہے کہ جہاں ایک دفعہ کوئی چیز موٹی ہوجائے وہ دوبارہ اپنے عام حجم میں واپس نہیں آتی۔ آنکھوں کی بیماریوں میں آنکھوں کے پپوٹے موٹے ہوجائیں تو موٹے ہی رہ جاتے ہیں۔ خون کی نالیاں غدود یا جلد کے بعض حصے موٹے ہو رہے ہوں تو یہ برائیٹاکارب کی علامت ہے کیونکہ ان میں بعض مادے بیٹھنے لگتے ہیں جو مستقل صورت اختیار کرلیتے ہیں۔

برائیٹاکارب بالوں کے گرنے، خشکی اور گنجے پن کا بھی علاج ہے۔ خشکی اور ایگزیما کی علامت اور بھی دواؤں میں پائی جاتی ہے لیکن ممکن ہے کہ برائیٹاکارب کے مریضوں کے بالوں کی جڑوں میں مادے بیٹھنے لگیں اور بال جھڑنے کا باعث بنتے ہوں۔ نظر کی کمزوری میں بھی مفید ہے۔ ایک عمر کے بعد اگر آنکھوں میں نظر دھندلانے کا عمل شروع ہوجائے تو برائیٹاکارب معمول کے دستور کے مطابق کھائی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ بعض دفعہ کولیسٹرول لیول زیادہ ہونے کی وجہ سے آنکھوں پر اثر پڑتا ہے اس صورت میں کولیسٹرینم (CHOLESTERINUM) اور فائٹولاکا اور فاسفورس ملا کر دینے سے فائدہ ہوگا۔ فاسفورس ۳۰ کو زیادہ لمبا عرصہ نہیں دینا چاہئے۔ اگر کوئی فاسفورس کی بیماری ہو تو پھر کوئی خطرہ نہیں لیکن اگر کوئی معین فاسفورس کی بیماری نہ ہو اور فاسفورس دینا شروع کردیں تو وہ خون کو گاڑھا کردیتا ہے جو خطرناک ہے اس لئے اسے بلاوجہ اور اندھا دھند مسلسل دینے سے اجتناب کرنا چاہئے۔

آنکھ کے کورنیا کی تکلیفوں میں بھی برائیٹاکارب مفید ہے۔ بعض دفعہ آنکھوں میں گوہانجیاں نکلنے کا رحجان ہوتا ہے ان میں بھی برائیٹاکارب مفید دوا ہے۔ بعض دفعہ گلے کے گلینڈز میں سوزش ہوجاتی ہے اور غدود سوج کر موٹے ہوجاتے ہیں اور کن پیڑوں کا سبب بنتے ہیں ان میں برائیٹاکارب بہت مفید ہے۔ کن پیڑوں میں بھی برائیٹا کارب مفید ثابت ہوسکتی ہے۔ بوڑھے آدمیوں کے زبان کے فالج میں برائیٹاکارب اچھی دوا ہے اگر بوڑھوں کی چھاتی میں بلغم ہو اور ہر وقت اس کی وجہ سے سینہ کھڑکھڑاتا رہے اس میں اگر کوئی اور دوا فائدہ نہ دے تو برائیٹاکارب کے علاوہ سینی گا اور امونیکم (AMMONIACUM) بھی مفید ہیں۔

ایلیئم سیپا کی ایک علامت یہ ہے کہ ٹھنڈ لگ جائے تو کان میں شدید درد ہو جاتا ہے اس کان کے درد سے برائیٹاکارب کا بھی تعلق ہے۔ اگر یہ درد مزمن ہو جائے تو بعض دفعہ نزلے کے آثار نہیں بھی ہوتے لیکن پھر بھی کان میں درد ہوتا رہتا ہے۔ اگر کان میں بوجھل پن بھی محسوس ہو تو برائیٹاکارب بہت اچھی دوا ہے اکیلی ایلیئم سیپا کافی نہیں ہوگی۔

بعض لوگوں میں کھانا کھاتے ہوئے کھانا گلے میں پھنسنے کا رحجان ہوتا ہے اس کی وجہ بعض فالجی کمزوریاں ہیں۔ ایسے مریضوں کے لئے برائیٹاکارب بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ کالی کارب، گریفائٹس، مرک کور (MERC.COR.) بہت مفید دوائیں ہیں۔ یہ دوائیں اپنی علامات کے لحاظ سے الگ الگ دوائیں ہیں اور ان کی پہچان مشکل نہیں۔ برائیٹاکارب میں اجابت سخت ہوتی ہے اور گٹھلیاں ہوتی ہیں اور نکس وامیکا کی علامت کی طرح یہ احساس رہتا ہے کہ کھل کر اجابت نہیں ہوتی۔ پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے۔ مردانہ و زنانہ جنسی کمزوریوں میں بھی بہت مفید دوا ہے لیکن اگر بہت اونچی طاقت میں دے دی جائے تو برعکس نتائج ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے رفتہ رفتہ پوٹینسی کو بڑھانا چاہئے۔ عورتوں کی جنسی کمزوریوں میں ایک علامت یہ ہے کہ ان میں بانجھ پن بھی پایا جاتا ہے۔ اس میں اکثر غدود تو عموماً موٹے ہو جاتے ہیں لیکن

اوورِیز (بیضہ دانی) سکڑ کر چھوٹی ہوجاتی ہیں اس میں برائیٹاکارب فوراً استعمال کرنا چاہئے کیونکہ یہ علامت بعض اوقات کینسر میں بھی تبدیل ہوسکتی ہے۔

برائیٹاکارب میں فالج کی علامت بھی پائی جاتی ہے گلے اور ٹانگوں کا فالج نمایاں ہے لیکن اگر جسم کے صرف ایک طرف فالج کا حملہ ہو تو میں نے زیادہ تر سلفر، کاسٹیکم، رسٹاکس، جلسیمیئم اور کیڈمیم سلف کو مفید دیکھا ہے۔ اوپر اور نیچے دھڑ کے فرق میں برائیٹاکارب مفید ہے مثلاً نیچے کے دھڑ کے فالج میں بہت اچھی دوا ہے۔ اس کے علاوہ کاکولس بھی اونچی طاقت میں دینا مفید ہے حالانکہ کاکولس چکروں کی دوا ہے۔

اس کی کھانسی کا ایک عجیب نشان ہے کہ جب تک مریض پیٹ کے بل لیٹا رہے تو کھانسی میں افاقہ رہتا ہے، ہر دوسری کروٹ پر کھانسی عروج پر ہوتی ہے۔ اس میں ہر قسم کے موکے پائے جاتے ہیں پاؤں کی بدبو بھی پائی جاتی ہے۔ اگر نیچے کے دھڑ میں شدید درد ہو جو عموماً فالج کا پیش خیمہ بن جاتا ہے اس میں برائیٹاکارب مفید ہے۔ ایک بچے کی ٹانگیں پولیو کے حملہ کی وجہ سے ٹیڑھی ہوگئی تھیں اسے سلفر اور برائیٹاکارب دی تھی جس سے اتنا نمایاں فائدہ ہوا کہ وہ اب نارمل زندگی گزار رہا ہے چلتا پھرتا ہے اگرچہ مکمل صحت نہیں ہے جبکہ ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ عمر گزرنے کے ساتھ یہ تکلیف بڑھتی جائے گی۔ ہومیو پیتھک دیکھنے میں تو میٹھی گولیاں لگتی ہیں مگر بہت گہرے اثرات کی حامل ہیں۔

کلکیریا فلور

(CALCAREA FLUORICA)

حضور نے فرمایا کلکیریا کارب کی طرح کلکیریا فلور بھی INDURATION یعنی خلیوں اور عضو میں پیدا ہونے والی سختی کو دور کرنے کے لئے بہترین دوا ہے۔ بہت گہرا اثر رکھنے والی دوا ہے۔ دانتوں سے بھی اس کا گہرا تعلق ہے کیونکہ یہ دانتوں کا جزو ہے۔ کلکیریا فلور میں INDURATION کا اثر جسم کے ہر حصہ سے ہے خصوصاً ہڈیوں کی نشو و نما سے اس کا تعلق ہے۔ TENDENS میں اور PERIOSTEUM میں گومڑے بن جاتے ہیں۔ ایک مریض کی کلائی میں ٹیومر تھا جس کو میں نے روٹا وغیرہ دی لیکن فائدہ نہیں ہوا لیکن بعد میں کلکیریا فلور دینے سے بہت نمایاں فائدہ ہوا۔ بعض دفعہ گھٹنوں کے خم میں گلٹیاں بن جاتی ہیں ان میں کلکیریا فلور بہت مفید دوا ہے۔ میں رحم کے ٹیومر کے نسخوں میں کلکیریا فلور کو ضرور شامل کرتا ہوں کیونکہ کلکیریا فلور اکیلا بھی بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ ہر قسم کی گٹھلیاں جن میں کینسر کا بھی رجحان ہو ان میں کلکیریا فلور کو استعمال کرنا چاہئے۔

کورنیا (CORNEA) کے زخموں میں بہت مفید ہے خصوصاً اگر کنارے بہت سخت ہوگئے ہوں۔ اسی طرح ناک کے پچھلے حصے میں گلے کے جوڑ پر جو غدود بڑھ جاتے ہیں ان میں بھی بہت اچھی دوا ہے۔ ایسے ٹانسلز جو آہستہ آہستہ مزمن ہو کر پتھر کی طرح سخت ہو جائیں اور برائیٹا کارب بھی مفید ثابت نہ ہو وہاں کلکیریا فلور غیر معمولی اثر دکھاتی ہے۔ مردوں اور عورتوں کے جنسی اعضاء میں بھی اس قسم کی تکلیفوں کا بہترین علاج ہے۔ بعض اوقات اعضائے رئیسہ میں خون کی نیلی رگ بن جاتی ہے اور اس میں سے خون نکلنے لگتا ہے اس کے لئے بھی بہت اچھی دوا ہے۔ عورتوں کے سینے کی گلٹیوں میں اور رحم کے منہ کے خطرناک کینسر میں بھی بہت اچھا اثر دکھاتی ہے اور اپنے اثر کے لحاظ سے سلیشیا سے ملتی ہے۔ یہ وہی دوا ہے جو میں نے ایک دفعہ ایک مریض کو بواسیر کے موہکوں کے لئے دی تھی ان کے ایک بہت بڑا گلھڑ بھی تھا، دوا کے استعمال سے انہیں پہلے شدید بخار ہوا جس کے ایک ہفتہ کے اندر اندر گلھڑ غائب ہوگیا صرف اس کی تھیلی باقی رہ گئی جو بعد میں آہستہ آہستہ سکڑ گئی۔ کلکیریا فلور بہت گہرے اثر والی دوا ہے۔ ایک ۹۰ سالہ مریض کو موتیا کے لئے میں نے کلکیریا فلور ایک لاکھ طاقت میں اور زنکم سلف کی اونچی طاقت دی اللہ کے فضل سے ان کی آنکھ شیشے کی طرح صاف ہوگئی اس عمر میں ان کا آپریشن ناممکن تھا۔ اس کے بعد وفات تک ان کو موتیا کی تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی۔

ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ کالے موتیا میں مفید نہیں ہے کیونکہ اس کی وجوہات اور ہیں اس میں اعصابی تکالیف یا خون کی نالیوں سے تعلق رکھنے والی دوائیں زیادہ مفید ہیں مثلاً جلسیمیم اور کلکیریا فاس بہت اچھا کام کرتی ہیں۔ کلکیریا فلور کی ایک علامت یہ ہے کہ گالوں پر سوجن ہوجاتی ہے جس میں درد بھی ہوتا ہے جبڑے کی ہڈی پر سخت سوجن ہوتی ہے زبان بھی سوج کر سخت ہوجاتی ہے بعض دفعہ درد بھی ہوتا ہے دانت ہلنے لگتے ہیں اور کھانا کھاتے ہوئے سخت درد ہوتا ہے۔

کلکیریا فلور میں متلی کی علامت پائی جاتی ہے، چھوٹے بچوں میں یہ شکایت زیادہ ہوتی ہے اور کھانا بغیر ہضم ہوئے باہر آ جاتا ہے۔ جو بچے پڑھائی کا بوجھ محسوس کرتے ہوں وہ عموماً کھانے کے بعد متلی اور قے کا رجحان رکھتے ہیں ان کے لئے کلکیریا فلور اچھی دوا ہے۔

بقیہ:

پاکستان کا "دینی" جغرافیہ

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(دوست محمد شاہد)

گلے ہوئے، ان کی شریعت ہی جدا۔ اور ان کا نصب العین ہی الگ ہے۔ آپ انہیں ٹوک ہی نہیں سکتے۔ وہاں صبح و شام ملنگوں اور ملنگنیوں کی ایک فوج رہتی ہے۔ دھوئیں اڑاتی، آگ تاپتی، روٹی سے بیزار، چرس سے پیار..... ایلی ایلی پکارتی، یاصابر اور یا داتا کا نعرہ لگاتی..... کبھی سخی سرور کو یاد کرتی، کبھی صابر پیا کو بلاتی کبھی آنکھوں کی ایک جھپکی میں نشے کے اڑن کھٹولے میں ــــ خواجہ اجمیر ــــ کی نگری پہنچ جاتی ہے۔ ان کی شریعت میں ڈھولک کی تھاپ پر ناچنا معرفت کا علم ہے۔ اور ننگے بدن پر خاک مل کر لباس کی گرفت سے بے نیاز رہنا ــــ قرب الٰہی۔

ان کا عقیدہ ہے یہ داتا کی نگری ہے۔ یہاں کسی کے لئے دروازہ بند نہیں ــــ گنہگار بھی آتے ہیں ــــ بے گناہ بھی ــــ اور پھر فقیروں کی ٹولیاں ــــ یعنی جوان عورتیں، بوڑھے مرد اور البیلے بچے آپ کے آگے پیچھے ہاتھ کی جنبش کے منتظر ہیں"۔

شاہ بری امام کے مزار کی نسبت لکھا ہے:

"ادھر راولپنڈی میں شاہ بری امام کا مزار ہے جہاں مسلسل چودہ دن تک میلے کی گہما گہمی رہتی ہے۔ بری کی خانقاہ پر سرحد کے لوگ جوق در جوق جمع ہوتے ہیں۔ اپنے اپنے ڈیرے لگاتے اور روز و شب لہو و لعب سے شاد کام ہوتے ہیں ــــ یہاں حیا ننگا ناچتی ہے ــــ اس میلے کو ہم ایک بڑے قمار خانے سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ تمام ملک کی چیدہ چیدہ رنڈیاں اپنا ساز و سامان لے کر یہاں پہنچتی ہیں اور بڑی سے بڑی قیمت دے کر ڈیرے حاصل کرتی ہیں ــــ ان ڈیروں میں کھلے مجرے ہوتے ہیں۔ خواتین بڑی بڑی چارپائیوں پر تن و توش سمیت نیم ہوتے، اور پازیب کی جھنکار کے ساتھ نسوار کی چسکی سے ناک کو سہلاتے اور بڑے بڑے حقوں کے کش کا دھواں پھینکتے ہیں ــــ دن کو جوا ہوتا ہے ــــ رات کو مجرا۔ یہاں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام مونہہ چھپائے پھرتا ہے ــــ قرآن کی آیات حیا سے منہ ڈھانپے رہتی ــــ اذان کو رخصت مل جاتی، اور سجدوں کو سجدوں سے بے نیاز کر دیا جاتا ہے ــــ یہاں خانوں کی شریعت چلتی، یہاں بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر بٹیر اور تیتر اور دائیں بغلے یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں؟۔

پھر گردو پیش ناچ ہی ناچ ــــ اس بازار کی متاع بیش بہا کا ناچ ــــ نسوانی گوشت کا ناچ ــــ ریشم کا ناچ ــــ اور گبھروں کا ناچ ــــ ناچو بری امام کا آستانہ ہے ــــ گاؤ بری امام کا دربار ہے ــــ پیو کہ بری امام کوثر لٹاتے ہیں۔

جس نے خدا کی نافرمانی کی اور مر گیا وہ قیامت کو ایک دفعہ پھر اٹھے گا ــــ لیکن جس نے پیر کا کہنہ مانا وہ ہمیشہ کی موت مر گیا، اور اسے قیامت بھی نہ اٹھا سکے گی ..... قلندر نے ملنگ سے کہا ــــ اور ملنگ نے ہو حق کا نعرہ لگایا بری ــــ بری ــــ بری ــــ"۔

سندھ میں حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی کی خانقاہ کو بہت شہرت حاصل ہے۔ اس خانقاہ کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ شورش صاحب لکھتے ہیں:-

"سندھ میں خانقاہ پرستی ــــ بالفاظ دیگر پیر پرستی لوگوں کے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے۔ یہ زندہ اور مردہ پیروں کو خدا سے زیادہ مانتے ہیں ــــ یہ بات ان کے عقیدے میں شامل ہے کہ پیران کی معصیت کے پردہ دار ــــ اور بہشت کے دروازے کی کنجی ہیں ــــ سندھ میں پیروں کے حجرے اور وڈیروں کے ڈیرے عوام کی پرستش گاہ ہیں، جہاں خانقاہ نہیں وہاں برکت نہیں۔

اب کچھ عرصہ سے سندھیوں میں شاہ عبداللطیف کے لئے مرکزی عقیدت پیدا ہوگئی۔ ان کے مزار کے باہر زن و مرد بے حجابانہ بیٹھے رہتے ہیں اور مخصوص سندھی ساز پر شاہ عبداللطیف کی کافیاں گاتے ہیں۔ سندھ میں پنجاب کی طرح سماع کی محفلیں بیٹھ کر نہیں ہوتیں بلکہ ــــ سلامی کے وقت یا دروازہ کھلنے کی تقریب پر قوال مزار کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور بے خود ہو کر اپنے ساز بجاتے، کافیاں پڑھتے اور حال و قال کی منزلیں طے کرتے ہیں ــــ مزار کے دالان میں ایک ہجوم ہوتا ہے اس میں مرد و عورت بھی شریک ہوتے ہیں اور کافیوں کو بمنزلہ عبادت کے سنتے ہیں۔ ان مزاروں پر سب ہی جگہ خرافات کا سلسلہ یکساں ہے۔ ضعیف الاعتقاد بلکہ اعتقاد سے خالی لوگ چند بوسیدہ رسموں اور پرانے رواجوں کو عقیدوں کا حصہ بنا کر عرس کے ایام میں داد عیش دیتے ہیں۔ پھر سید زادوں کے پاؤں پر سجدے، اس پر ماؤف عقلوں کی عقیدت مندی کا جذباتی ہجوم ــــ الغرض ایک نئی دنیا نظر آتی ہے جو "آباد" کم اور "برباد" زیادہ ہے"۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ وہ دین حق جس کی برکتوں سے پوری دنیا میں توحید پھیلی اور جس کے جلوہ گر ہونے سے وہم و گمان میں بھی شرک نہ رہ سکا پاکستان میں آ کے بدل چکا ہے۔ وہ دولت جس پر اسلام ہمیشہ نازاں تھا اسے اس خطہ کے مسلمان کھو بیٹھے ہیں۔ علامہ الطاف حسین حالی اگر آج دوبارہ پیدا ہو جائیں تو انہیں ایک نیا مرثیہ اسلام لکھنا پڑے گا ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

(مسدس حالی)

☆ بقیہ مسیحیت

خدا کی صفت رحم پر موت وارد ہوئی یا خود خدائے رحیم و کریم کی اپنی ذات پر۔

اس دعویٰ کو درست تسلیم کرنے سے کہ ایک اکیلی شخصیت کے مختلف پہلو عارضی طور پر یا مستقل طور پر مٹ کر محو ہو سکتے ہیں بہت سی پیچیدگیوں کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ اس منظر نامہ کو انسانی تجربہ پر منطبق کر کے ہی سمجھا جاسکتا ہے۔ ایک آدمی اپنی بینائی یا سماعت سے عارضی یا مستقل طور پر محروم ہو سکتا ہے۔ اس محرومی یا نقص کے باوجود وہ رہے گا پہلے ہی کی طرح ایک زندہ اور جان دار انسان۔ سو گویا ایک صلاحیت یا استعداد کی موت اس انسان کی ایک جزوی موت ہوتی ہے۔ آخری تجزیہ کی رو سے کسی ایک صلاحیت سے محروم ہو جانے والا شخص اپنی اسی واحد ہستی کا مالک رہتا ہے۔

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Ring : 0181-265-6000

پاکستان کا "دینی" جغرافیہ

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(دوست محمد شاہد)

کاروان پاکستان کے ۴۹ سال

جناب نعیم اختر عدنان کے قلم سے مملکت خداداد پاکستان کی ۴۹ سالہ تاریخ کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"نصف صدی قبل دنیا کے نقشے پر پاکستان کے نام سے سب سے بڑی اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔ اس وقت تشکیل پاکستان کا واحد مقصد یہ بتایا گیا تھا کہ یہاں اسلام کا عادلانہ نظام رائج کیا جائے گا تاکہ دنیا کے سامنے عصر حاضر میں اسلام کے اصول حریت و اخوت و مساوات کا عملی نمونہ قائم کر کے دکھا دیا جائے۔ بانی پاکستان کو اسلامی اصولوں پر مبنی جدید تجربہ گاہ کی شکل دی جاسکے۔ قوم پاکستان کے قیام کے پچاس سال پورے ہونے پر "گولڈن جوبلی تقریبات" منا رہی ہے۔ یہ رمضان المبارک کی ہی ایک بابرکت و مقدس رات تھی جس میں پاکستان قائم ہوا۔ چنانچہ اس ماہ مبارک میں پاکستان کے قیام کو نصف صدی کا عرصہ مکمل ہو چکا ہے۔ بقول شاعر نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں۔ ایک نیا ملک ابھرا، ایک نئی طاقت نے جنم لیا۔ امت مسلمہ کے قافلے کا مسافر رواں دواں ہوا۔ نظام خلافت کے قیام کا بار اس کے توانا اور مضبوط کندھوں پر تھا مگر۔

وائے ناکامی کہ متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

رفتم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل گشتم و صد سالہ راہ ہم دور شد

کے مصداق امت مسلمہ کے کاروان کا یہ جلیل القدر مسافر اب ایک درماندہ مسافر بن کر کاروان اسلام سے بچھڑتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ کئی سو سالہ تجدیدی مساعی کا امین یہ خطہ ارضی عیار کی سازشوں کی آماجگاہ اور دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کا مرکز بن چکا ہے۔ ملک کی داخلی صورت حال "سب ہی برا" کی عکاسی کر رہی ہے۔ پاک وطن کا ہر شعبہ اسلامی سانچے میں ڈھلنے کی بجائے غیروں کے اشاروں کا غلام بن کر رہ گیا ہے۔ ترقی و فلاح کی بجائے ملک کا ہر شعبہ "ترقی معکوس" کا عکاس نظر آتا ہے۔ پاکستان کے قیام کو پچاس سال کا عرصہ بیت چکا ہے مگر بحیثیت قوم ہم ابھی تک اپنی منزل کا تعین بھی نہیں کر سکے۔ اس کی جانب پیش قدمی تو بڑی دور کی بات ہے۔ زندہ اور خود مختار قوموں میں ہمارا مقام اور مرتبہ نہیں جب کہ پسماندہ اقوام میں ہمیں "بڑا نام" اور "اونچا مقام" حاصل ہے۔ آدھا ملک گنوا کر بھی اپنے انفرادی اور اجتماعی کردار کو درست کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہیں۔ دینی زعماء ہوں یا سیاسی پنڈت سب کے سب قوم کی لٹیا ڈبونے میں یکساں طور پر شریک ہیں۔ اسلامی تصورات پر مبنی نظام عدل اجتماعی کو قائم کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف بن چکا ہے۔ قوم کی عظیم اکثریت بے بسی اور لاچارگی و افلاس کے ہاتھوں پریشان حال ہے جب کہ حکمران اور "بڑے لوگ" نیرو کی بانسری بجانے میں مصروف ہیں۔ تخت حکومت پر براجمان ملکہ عالیہ کو غیر ملکی سیاحت کے شوق سے فرصت نہیں ملتی۔ جب کہ اپوزیشن کے قائد، عوام کو حکومت مخالف تحریک کی "کال" کا انتظار کرنے کا مژدہ جانفزا سناتے رہتے ہیں۔ رہے مذہبی رہنما اور دینی سیاسی جماعتوں کے زعماء تو وہ اپنی شناخت اور بقا اور سیاسی میدان میں اپنی موجودگی کا احساس دلانے کی "ناکام" اور "نیم دلانہ" کوششوں اور کاوشوں میں مصروف ہیں"۔

(ندائے خلافت" لاہور، ۱۳ مارچ ۱۹۹۶ء صفحہ ۱۲)

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

پاکستان اور اکیسویں صدی میں داخل ہونے کی تیاری؟

پاکستان کے معروف دانشور، مئورخ اور بیوروکریٹ ڈاکٹر صفدر محمود کا چونکا دینے والا مضمون

"دیال سنگھ کالج لائبریری میں بم پھٹا چنانچہ کسی علم دشمن دہشت گرد کی کارستانی کے نتیجے کے طور پر بہت سے طلبہ زخمی ہو گئے اور کروڑوں روپے کی نادر کتابیں لمحوں میں جل کر راکھ ہو گئیں۔ میں نے یہ خبر سنی تو مجھے تاتاریوں کے حملوں کی داستانیں یاد آگئیں جن کے کارناموں سے تاریخ کے صفحات آج بھی انسانی خون سے آلودہ نظر آتے ہیں۔ بغداد پر حملہ کیا گیا تو انسانی کھوپڑیوں کے مینار تعمیر کرنے کے علاوہ قیمتی کتابوں اور نایاب قلمی نسخوں کے قیمتی خزانے دریا میں بہا دئے گئے۔ یوں دنیائے اسلام کے علاوہ بنی نوع انسان کی سطح پر پھیلتی ہوئی علم کی روشنی مدھم کر دی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کتابوں میں سائنسی اور طبی کتب کا نایاب ذخیرہ موجود تھا جن کے ضائع ہونے سے انسان سائنسی اور علمی میدان میں کئی صدیاں پیچھے چلا گیا۔ دیال سنگھ لائبریری پاکستان کی بہترین لائبریریوں میں شمار ہوتی تھی اس کی تباہی سے علم کا ایک ایسا خزانہ تباہ ہو گیا جو صدیوں کی محنت سے معرض وجود میں آتا ہے۔

ہر روز اخبارات میں قتل، عورتوں سے زیادتی اور ڈاکہ زنی کی خبریں پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ گویا انسان ہی انسان کا دشمن ہے اور خود انسان نے بنی نوع آدم کو جتنا نقصان پہنچایا ہے اس قدر نقصان حیوانوں اور آسمانی آفات نے نہیں پہنچایا۔ یوں تو ہم سب آدم کی اولاد ہیں اور اس حوالے سے خون کے رشتے میں منسلک ہیں لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ انسان ہی انسان کے خون کا پیاسا ہوتا ہے اور وہ جب انسانی خون سے پیاس بجھانے پر اترتا ہے تو حیوانوں کو بھی پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ سانپ اور بچھو سے زیادہ زہریلا اور بھیڑئے سے زیادہ خونخوار بن جاتا ہے۔ ایک فلاسفر کے بقول کہ جانور کے رویے کے بارے میں تو پیش گوئی کی جا سکتی ہے یعنی کہا جاسکتا ہے کہ سانپ کاٹے گا، بچھو ڈنگ مارے گا، شیر حملہ آور ہوگا اور لومڑی دم دبا کر بھاگ جائے گی لیکن انسانی فطرت میں ان جانوروں کی تمام صفات بیک وقت موجود ہیں اس لئے یہ اندازہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ وہ کس وقت سانپ کی مانند کاٹے گا، کب کتے کی طرح بھونکے گا اور کب لومڑی بن کر بھاگ جائے گا۔

مشکل یہ ہے کہ انسان ان حیوانی صفات پر قابو پاتا ہے علم و تربیت سے اور علم صرف سکولوں اور کالجوں میں حاصل نہیں ہوتا کیونکہ تعلیمی اداروں کی چار دیواری میں دی جانے والی تعلیم محض انسان کی معلومات میں اضافہ کرتی ہے، اسے نوکری کے قابل بناتی ہے اور مزید علم کے حصول کے لئے زمین ہموار کرتی ہے۔ بدقسمتی سے انسان کو انسان بنانے والے علم اور تربیت کے اسباب اور مواقع گھٹتے جا رہے ہیں۔ انسان میں غور و خوض کرنے اور اپنی تربیت پر توجہ دینے کا رجحان ماند پڑ رہا ہے۔ چنانچہ ہم شاید صنعتی اور سائنسی میدان میں تو آگے بڑھ رہے ہیں لیکن اخلاقی میدان میں .... انسانیت کے میدان میں ...... زوال کا شکار ہیں۔

کراچی میں انسانی خون پانی کی مانند بہہ رہا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے قوم کرکٹ کی رنزوں کی مانند لاشوں کا سکور گننے میں مصروف ہے۔ ملک کے دوسرے حصوں میں بم دھماکوں، لوٹ مار، ڈاکے، قتل و غارت اور خواتین سے زیادتی کا سلسلہ خطرناک حد تک بڑھتا جا رہا ہے۔ صبح صبح اخبار پڑھنا گویا آگ اور خون کے دریا سے گزرنا ہوتا ہے۔ پولیس تو شہریوں پر یوں جھپٹتی ہے جیسے کئی روز کا بھوکا پیاسا انسان کھانے پر حملہ آور ہوتا ہے"۔

(رسالہ "ندائے خلافت" ۲۸ فروری ۹۶ء صہ ۱۴)

پاکستان کا خانقاہی نظام

لباس خضر میں یاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں

جناب شورش کاشمیری نے مندرجہ ذیل تبصرہ ۱۹۵۵ء کے رسالہ "چٹان" میں سپرد قلم کیا تھا جس کے بعض اہم اور مفید اقتباسات ہفت روزہ "تنظیم اہل حدیث" یکم مارچ ۱۹۹۶ء کے شکریہ کے ساتھ ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں:-

"پاکستان میں خانقاہوں کا ایک جال پھیلا ہوا ہے اور یہ خانقاہیں اصلاً ان بزرگوں کے مزار ہیں جن کا وجود اپنے کمالات ظاہری و باطنی کے اعتبار سے اسلام کے لئے فخر و ناز کی پونجی تھا۔ اب ان کے جانشینوں میں سب کے سب اصل کی نقل تو ایک طرف رہی — کسی درجے میں ان کی کاربن کاپی کہلانے کے بھی مستحق نہیں ...... انہوں نے خانقاہی کی تعبیر بدل ڈالی اور اپنے اسلاف کے عقیدوں میں ایسے ایسے پیوند لگاتے ہیں کہ بسا اوقات بلکہ ہمہ اوقات ناطقہ سر بگریباں اور خامہ انگشت بدنداں ہوتا ہے .... ان میں سے کسی خانقاہ پر انگشت نمائی کرنا ایک شدید خطرہ مول لینا ہے ...... جو اعداد و شمار پیش نظر ہیں وہ ادھورے ہیں۔ لیکن سرسری اندازہ یہ ہے کہ اس قسم کے مزارات جن سے پاکستان کی ایک تن آسان جمعیت اپنے پورے لاؤ لشکر سمیت پلتی ہے کسی طرح بھی ڈیڑھ دو ہزار سے کم نہیں ..... اس کے علاوہ محلوں اور کوچوں کی قبریں جن میں حقیقی اور مصنوعی پیر ہوتے ہیں دس بیس ہزار سے کیا کم ہونگے۔ یہ درویشی ایک پیشہ ہو گئی ہے۔ ہمارے ملک میں ایک کروڑ سے زائد لوگ ایسے ہیں جو ان قبروں کی آمدنی سے پلتے اور موٹے ہوتے ہیں۔ اور اب تو بعض شہسواران گدائی نے اس کو ایک فن بنالیا ہے۔ زمین کی پشت پر مٹی کا ایک ڈھیر جمایا۔ اس کے اوپر پختہ اینٹیں لگا دیں، سبز غلاف چڑھایا، مٹی کا چراغ رکھا۔ اور قریب ہی خس پوش کی ایک جھونپڑی کھڑی کر کے بیٹھ گئے۔ ایک کپڑے سے بانس پر سبز پرچم لہرا رہا ہے۔ مٹی کے ڈھیر پر چراغ روشن ہے اور جیب تراش دھڑا دھڑ پوچھ رہے ہیں اور کہیں بابا کے ملنگ گھونگھرو باندھے ناچ رہے ہیں

دمادم مست قلندر دھڑ رگڑا"

شورش صاحب نے مزار حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کے ماحول کا نقشہ بایں الفاظ کھینچا ہے:

"آج اس عظیم انسان کے مزار کی پیٹھ پر فقیرانہ ڈربوں میں ایک نیا تصوف آباد ہے۔ کچھ ڈیرے ہیں جن میں بھنگ گھٹتی، سلفہ اڑتا، چانڈو ہمکتا ہے اور پھر دنیا و مافیہا سے غافل جواتیاں نعرہ استخیز بلند کرتی ہیں، انا الحق کی خرابی — اور پھر — عین الحق کون ہے۔ منصور کی محبوبہ جس کے لئے اسے پھانسی کے رسے کو چومنا پڑا تھا، اور اسی قسم کی کہانیاں ان کی گفتار کا زیور اور جسم کے عیش کا جواز ہیں۔ اور پھر فقیر بھی قسم قسم کے — درویش، ملنگ، گدا، لولے، لنگڑے، اپاہج، اندھے، کوڑھی، موٹے تازے، مرلی، پلے ہوئے اور

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب مشرقی بنگال میں پیدا ہوئے۔ ۱۵ سال کی عمر میں احمدیت قبول کی تو والد نے گھر سے نکال دیا۔ پھر قادیان آگئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر اسلامیہ کالج لاہور میں تعلیم حاصل کرنی شروع کی۔ بعد میں والد بھی احمدی ہوئے اور قادیان آگئے۔ BA. کرنے کے بعد صوفی صاحب گھٹیالیاں میں ہیڈماسٹر مقرر ہوئے۔ اسی دوران M.A. بھی کرلیا اور زندگی خدمت دین کے لئے وقف کردی۔ ۲۸ء میں امریکہ میں بطور مربی تقرر ہوا جہاں ۴۸ء تک خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران چند کتب بھی تصنیف کیں۔ بطور مدیر ریویو آف ریلجنز ربوہ بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپکا ذکر محترم مجیب الرحمٰن بنگالی صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۲۷ فروری میں ایک گذشتہ اشاعت سے منقول ہے۔

— ★ ★ ★ —

محترم بشیر احمد آرچرڈ صاحب ۲۶ اپریل ۱۹۲۰ء کو ٹورکی (انگلستان) میں پیدا ہوئے۔ انکے والد اور دادا ڈاکٹر تھے اور نانا ایڈمرل۔ ایک خالہ ۴۰ سال تک چین میں بطور مشنری کام کرتی رہی تھیں۔ عدم دلچسپی کے باعث آپ ۱۶ سال کی عمر میں تعلیم کو خیرباد کہہ کر فوج میں عارضی بھرتی ہوگئے۔ ۴۱ء میں فوج میں باقاعدہ کمیشن حاصل کیا۔ ۴۲ء میں آپکو ہندوستان بھجوایا گیا جہاں آسام اور برما کے محاذ پر سیکنڈ لیفٹیننٹ رہے۔ ایک موقعہ پر جب اپنے افسر کے بلانے پر آپ خندق سے باہر نکلے ہی تھے تو ایک گولہ خندق پر گرا اور آپکے تمام ساتھی آپکے سامنے لقمہ اجل بن گئے۔

اسلام کا پیغام ایک احمدی حوالدار کلرک (محترم عبدالرحمٰن دہلوی صاحب) کے ذریعہ آپکو پہنچا اور "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے مطالعہ اور قادیان میں دو روز قیام کے بعد آپ نے قبول احمدیت کا فیصلہ کرلیا۔ حضرت مصلح موعودؓ سے اپنی پہلی ملاقات کے متعلق آپ کہتے ہیں کہ گویا آپ کسی اور دنیا میں تھے۔ حضورؓ کے نورانی وجود کے علاوہ جس چیز نے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ اہل قادیان کا حسن اخلاق تھا۔ احمدی ہونے کے بعد آپکی سگریٹ، شراب، جوا اور سینما بینی وغیرہ ساری بدعادات ترک ہوگئیں اور نہ صرف آپ تمام تحریکات میں شامل ہوگئے بلکہ جلد ہی تیسرے حصہ کی وصیت بھی کرنے کی توفیق پائی۔

جنگ عظیم کے اختتام پر آپ نے زندگی وقف کردی اور پہلے انگریز واقف زندگی احمدی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ حضورؓ نے ایک خط میں آپکو لکھا "بے شک آج تمہیں کوئی نہیں جانتا اور کسی نے تمہارا نام نہیں سنا لیکن یاد رکھو ایک زمانہ آئے گا کہ قومیں تم پر فخر کریں گی اور تمہاری تعریف کے گیت گائیں گی اس لئے تم اپنے کردار اور گفتار پر نظر رکھو....." بطور مبلغ آپکا پہلا تقرر گلاسٹر میں ۴۸ء میں ہوا۔ ۴۹ء میں گلاسگو کے پہلے مشنری بنے۔ ۵۲ء میں ویسٹ انڈیز متعین ہوئے اور ۶۶ء میں دوبارہ گلاسگو اور پھر ۸۳ء میں آکسفورڈ میں تقرر ہوا۔ ۸۷ء میں اسلام آباد میں رہائش اختیار کی۔ ۸۳ء سے ۹۴ء تک ریویو آف ریلجنز کے مدیر رہے۔ ۹۳ء سے آپکی تقرری بطور مشنری آکسفورڈ ہوگئی۔ آپکے بے شمار مضامین شائع ہوتے رہے LIFE SUPREME کے نام سے چند مضامین یکجا شکل میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ یہ مضمون محمود احمد ملک کے قلم سے خدام الاحمدیہ برطانیہ کے رسالہ "طارق" فروری ۹۶ء کی زینت ہے۔

★★اسی شمارہ کے انگریزی حصہ میں ۹۳ء میں یونان میں منعقدہ مارشل آرٹس کے عالمی مقابلوں میں کانسی کا تمغہ حاصل کرنے والے خاوم افتخار احمد چوہدری کی خود نوشت شائع ہوئی ہے۔ حال ہی میں انہوں نے عالمی کوچنگ لیول ۳ اور بلیک بیلٹ میں دوسری ڈگری حاصل کی ہے۔ اس وقت وہ سڈنی میں ہونے والی آئندہ عالمی چیمپئن شپ میں حصہ لینے کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔

— ★ ★ ★ —

ہنگری ایسا ملک ہے جسے کوئی سمندر میسر نہیں۔ روسی گھڑسوار خانہ بدوش قوم Magyars نے ۸۹۶ء میں اسکے کچھ علاقہ پر قبضہ کرکے ہنگری حکومت کی بنیاد ڈالی۔ سولہویں صدی میں ترکوں اور ۱۶۹۹ء میں آسٹرین نے اس ملک پر قبضہ کرلیا لیکن کچھ عرصہ بعد مقامی لوگوں نے روس کی مدد سے حکومت حاصل کرلی البتہ سیاسی مصلحت کے ماتحت ہنگری اور آسٹریا کی مخلوط حکومت قائم ہوئی۔ پہلی عالمی جنگ کے بعد ہنگری کے پاس اصلی ملک کا تیسرا حصہ رہ گیا اور باقی تقسیم ہوکر چیکوسلواکیہ، رومانیہ اور یوگوسلاویہ بن گیا۔ ۱۹۴۰ء میں ہنگری جرمنی کے زیر اثر آگیا اور جنگ عظیم دوم میں جرمنی کا ساتھ دیا۔ جنگ کے بعد روس کے زیر اثر آگیا۔ ۵۶ء میں آزادی کی کوشش کو روسی فوجوں نے کچل دیا لیکن کیمونزم کے خاتمہ کے بعد اب ہنگری آزاد ہے موجودہ آبادی تقریباً ۱۰۴۲۰۰۰۰ ہے جس میں ۷۷.۷٪ عیسائی ہے۔ تحریک جدید کے تحت پہلا احمدیہ مشن بوڈاپسٹ میں چوہدری احمد خان صاحب ایاز نے فروری ۳۶ء میں قائم کیا تھا۔ ۳۷ء میں محترم محمد ابراہیم ناصر صاحب نے ان سے چارج لیا اور محترم ایاز صاحب پولینڈ چلے گئے۔

محترم محمد ابراہیم ناصر صاحب ۱۲ نومبر ۱۹۱۲ء کو گھوگھیاٹ ضلع بھیرہ میں پیدا ہوئے۔ تحریک جدید کے تحت ابتداء میں وقف کیا اور ہنگری بھیجے گئے۔ نومبر ۳۸ء میں واپس تشریف لائے اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر BEd کرکے ٹی۔آئی ہائی سکول میں مدرس ہوئے۔ ۵۳ء میں ریاضی میں MA. کیا تو ٹی۔آئی کالج میں تقرری ہوئی۔ ۸ جولائی ۶۸ء کو وفات پائی۔ محترم نذیر احمد ڈار صاحب کا مضمون "۱۹۳۷ء کا ہنگری" روزنامہ "الفضل" ۲ مارچ میں شامل اشاعت ہے۔

★★اسی پرچہ میں حضرت میاں خیرالدین صاحب سکھوانیؓ کا ذکر خیر بھی ہوا ہے۔ آپؓ اندازاً ۱۸۶۹ء میں پیدا ہوئے اور ۲۳ نومبر ۱۸۸۹ء کو بیعت کی سعادت پائی۔ اولین صحابہؓ میں سے تھے جن کو بیعت اولیٰ سے بھی قبل حضورؑ سے تعلق عقیدت تھا۔ حضورؑ نے آپکا نام "آئینہ کمالات اسلام" میں ۱۹۸ نمبر پر اور "ضمیمہ انجام آتھم" میں نمبر ۳۲ پر درج فرمایا ہے۔ ۱۸۹۹ء میں حضورؑ نے جو سہ رکنی وفد نصیبین کے آثار قدیمہ کی چھان بین اور سفر مسیح کی تحقیقات کے لئے تیار کیا تھا اس میں آپؓ بھی شامل تھے۔ حضورؑ نے مالی قربانیوں میں سکھوانی برادران کا معاملہ قابل رشک قرار دیا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں آپکی وفات ہوئی۔

— ★ ★ ★ —

محترم سید ولایت حسین شاہ صاحب یوپی کے رہنے والے تھے۔ آبائی پیشہ تعزیہ سازی تھا اور نواب صاحب لکھنؤ کا تعزیہ بنایا کرتے تھے۔ ایک مجلس میں آپکی ملاقات حضرت سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری سے ہوئی اور انہی کے ذریعہ جلد ہی احمدی ہوگئے لیکن نواب صاحب کی مخالفت کی تاب نہ لاکر اور رشتہ داروں حتی کہ بیوی بچوں کے بھی ترک تعلق کرنے پر بمبئی چلے گئے جہاں کچھ عرصہ بحری جہازوں میں کوئلہ جھونکنے کا کام کیا۔ پھر امرتسر آکر چھاپہ خانہ میں ملازم ہوگئے۔ اگرچہ قادیان اکثر جایا کرتے لیکن اتنی دوری بھی برداشت نہ کی اور جلد ہی قادیان آبسے۔ نئے ماحول میں عجیب بے بسی کے عالم میں تھے کہ حضرت مصلح موعودؓ کو انکے حالات کا علم ہوا تو آپؓ نے انکی شادی کرادی۔ اللہ تعالیٰ نے دس بچوں سے نوازا لیکن سوائے دو بیٹوں کے باقی سب بچے اللہ کو پیارے ہوگئے۔ آپ نے ۷۳ء میں کراچی میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔ انکے بیٹے محترم ہدایت اللہ ہادی صاحب نائب مدیر "احمدیہ گزٹ" کینیڈا کی زبانی مرحوم کا ذکر خیر محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۳ مارچ کی زینت ہے۔

مکتوب آسٹریلیا — دلچسپ خبریں

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

اندھوں اور بہروں کے فائدہ کی ایجادات

آسٹریلیا میں کچھ عرصہ قبل الیکٹرانک کان ایجاد کیا گیا تھا جو شدید بہرے لوگوں کے کانوں کو تقویت دے کر ان کو سننے کے اہل بناتا تھا یعنی جسے BIONIC EAR کہتے ہیں۔ اب سڈنی کی کمپنی QUANTUM TECHNOLOGY نے ایک ایسی مشین بنائی ہے جس میں اندھے اور سوجاکھے ایک دوسرے سے تحریری طور پر رابطہ قائم کرسکیں گے۔ یہ مشین جس کا نام Mountbatten Brailler رکھا گیا ہے۔ یہ مشین عام تحریر کو بریل میں اور بریل کو عام تحریر میں فوراً تبدیل کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ پرنٹر، ٹرانسلیٹر اور ریڈر کا کام بھی کرسکے گی یعنی تحریر کو پڑھا بھی جاسکے گا۔ ترجمہ بھی کیا جاسکے گا اور چھپی ہوئی تحریر بھی مہیا کرسکے گا۔ وزیر ٹیکنالوجی نے ایجاد کو متعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ حقیقی فنی پیش رفت ہے۔

چین کے ایک غار میں بیس لاکھ سال پرانا انسانی ڈھانچہ

رسالہ (Nature) کی رپورٹ کے مطابق سائنس دانوں نے انکشاف کیا ہے کہ کوئی دو ملین سال پہلے ایشیا میں انسان کے آباؤاجداد (Homo Erectus) پہنچ چکے تھے جن سے ارتقاء کے نتیجہ میں نسل انسانی (Homo Sapiens) وجود میں آئی۔ یہ تقریباً وہی زمانہ بنتا ہے جب افریقہ میں نوع انسانی کا آغاز ہوا تھا۔ گویا یا تو بنی نوع انسان اپنی پیدائش کے آغاز ہی میں افریقہ سے ایشیا پہنچ گئی تھی۔ اور یا پھر اس کا آغاز ہی دراصل (افریقہ کی بجائے) ایشیا میں ہوا تھا اور یہاں سے یہ افریقہ پہنچا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آغاز افریقہ سے ہوا ہو جہاں سے ایشیا میں پہنچا اور کافی ارتقائی سفر طے کر کے واپس افریقہ چلا گیا ہو۔ بہرحال جو کچھ بھی ہوا ہو اس نئی تحقیق نے ایشیا میں نوع انسانی کے وجود کے اندازہ کو ایک ملین سال پیچھے دھکیل دیا ہے۔ اس تحقیق کی بنا ۱۹۸۸ء میں چین کے صوبہ Sichuan میں Longgupo Cave سے دو ملین سال پرانے دو دانت، جبڑے کا ایک حصہ اور اکھڑ قسم کے پتھر کے ہتھیار ملنے پر رکھی گئی ہے۔

کار چوروں کو دیکھنے والی آسمانی آنکھ

امریکی محکمہ دفاع کی وہ ایجاد جس نے کروز میزائل (Cruise Missiles) کو اس قابل بنایا ہے کہ وہ اتنے صحیح نشانہ پر جا لگے کہ عمارت کی چمنی میں سے اندر جا گرے اب عنقریب آسٹریلیا میں کار چوروں کا تعاقب کرنے کے لئے استعمال کی جائے گی۔ آسٹریلیا کی کمپنی (Mobile Track) نے ایک ایسا آلہ ایجاد کر لیا ہے جو مرکز میں نقشہ پر کار کی ہر لحہ کی صحیح پوزیشن بتائے گا۔ کمپنی نے اپنے نظام کو امریکی محکمہ دفاع کے Nav Star Global Positioning System کے ساتھ منسلک کر لیا ہے۔ جونہی کار چوری ہوگی اس کی صحیح پوزیشن ایک کمپیوٹر کے نقشہ پر ساتھ ساتھ آنی شروع ہو جائے گی خواہ کار ہزاروں میل دور کیوں نہ ہو۔ غلطی کا امکان صرف پانچ میٹر کی حد تک ہے۔ نیز مرکز سے ریموٹ کنٹرول کے ذریعہ کار کو روکا بھی جاسکے گا یعنی انجن بند کیا جاسکے گا۔ کار میں ایک خفیہ فون بھی نصب ہوگا۔ اس آلہ کی قیمت ۲۶۰۰ ڈالر ہوگی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ چور اس ایجاد سے ڈر کر چوریوں میں کتنی کمی کریں گے۔ چوریوں کو روکنے والا اصل نگران تو انسان کے اپنے دل میں بیٹھا ہوتا ہے لیکن اس سے اتنی غفلت برتی گئی ہے کہ وہ بیکار ہو گیا ہے۔ قادیان میں ہماری عربی کی کتاب میں ایک کہانی ہوتی تھی کہ ایک باپ اپنے بیٹے کو کہتا ہے کہ درخت سے پھل توڑتا ہوں جب کوئی دیکھے مجھے بتا دینا۔ جب وہ پھل توڑنے لگا تو بیٹے نے کہا کہ ابا ہمیں کوئی دیکھ رہا ہے۔ باپ نے پوچھا کون ہے کہاں ہے تو بیٹے نے جواب میں کہا "ھواللّٰہ فی السماء" وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے اور باپ شرمندہ ہو کر درخت سے نیچے اتر آیا۔ جب انسان کے اپنے اندر کا آلہ کام کر رہا ہوتا ہے تو پھر کسی بیرونی آلہ کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

06/05/1996 - 15/05/1996

Monday 6th May 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Tarteel-Ul- Quran Lesson No 18 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No 21 (R)
- 02.00 A Letter From London (R)
- 03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 119 (R)
- 04.00 Norwegian Programme - Learning Norwegian Lesson No 9 (R)
- 05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends Rec. 05.05.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 18 (R)
- 07.00 Around The Globe - Documentary 'Sankofa' with courtesy of W.H.O. (R)
- 08.00 Sindhi Programme - Friday Sermon Rec.06.05.94
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab No 21 (R)
- 10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
- 11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 119 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 18 (R)
- 13.00 Indonesian Programme - Interview of Indonesian Delegates Rec. 27.09.95
- 14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec06.05.96(New)
- 15.00 MTA Sports - Games Nasirat -Ul-Ahmadiyya. Pakistan
- 15.30 Kabaddi Semi Final
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No 22 (New)
- 17.00 Turkish Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 18 (New)
- 19.00 German Programme
- 20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 120 (New)
- 21.00 Islamic Teachings - History of Ahmadiyyat by B.A.Rafiq Sahib
- 22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 06.05.95 (R)
- 23.00 French Programme - Learning French Lesson No 7

Tuesday 7th May 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 18 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No 22 (R)
- 02.00 Islamic Teachings - History of Ahmadiyyat by B.A.Rafiq Sahib (R)
- 03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 120 (R)
- 04.00 French Programme - Learning French Lesson No 7 (R)
- 05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec.06.05.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 18 (R)
- 07.00 M.T.A.Sports
- 08.00 Pushto Programme - Friday Sermon Rec. 28.01.94
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab Lesson No 22 (R)
- 10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
- 11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 120 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 18 (R)
- 13.00 From The Archives - Interview of Basit Ahmad Khan Sahib
- 14.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec07.05.96(New)
- 15.00 Medical Matters - Health Care
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No 23 (New)
- 17.00 Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No. 2
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 19 (New)
- 19.00 German Programme
- 20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 121 (New)
- 21.00 Around The Globe-Hamari Kaenat No22
- 22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec.07.05.96 (R)
- 23.00 Chinese Programme - Learning Chinese Lesson N0 8
- 23.30 Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers. Philosophy of the Teachings of Islam

Wednesday 8th May 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 19 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No 23 (R)
- 02.00 Around The Globe-Hamari Kaenat No. 22 (R)
- 03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 121 (R)
- 04.00 Chinese Programme - Learning Chinese Lesson No 8 (R)
- 04.30 Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers. Philisophy of the Teachings of Islam
- 05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 07.05.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 19 (R)
- 07.00 Medical Matters - Typhoid
- 08.00 Russian Programme - Huzur's Interview with two Russian's.
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab No 23 (R)
- 10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
- 11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 121 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Tarteel-Ul-Quran Lesson No 19 (R)
- 13.00 Indonesian Programme - Bedah Buku
- 14.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec.08.05.96 (New)
- 15.00 M.T.A. Variety -Dilbar Mera Yahi Hain
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No 24 (New)
- 17.00 French Programme - Huzur's Trip to France Part 1 21/23/24.05/89
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 19 (New)
- 19.00 German Programme
- 20.00 Learning Languages With Huzur Lesson NO 122 (New)
- 21.00 M.T.A Life Style - Karachi Kitchen
- 21.30 Sewing Lesson - Perahan
- 22.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 08.05.94 (R)
- 23.00 Arabic Programme - Learning Arabic Lesson No 6
- 23.30 Arabic Programme - Tafseer-Ul-Quran

Thursday 9th May 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 19 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No.24 (R)
- 02.00 MTA Life Style - Karachi Kitchen (R)
- 02.30 Perahan - Sewing Lesson
- 03.00 Learning Languages With Huzur - Lesson No 122(R)
- 04.00 Arabic Programme - Learning Arabic Lesson No 6 (R)
- 04.30 Arabic Programme - Tafseer - Ul -Quran (R)
- 05.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Massih IV. Rec. 08.05.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No. 19. (R)
- 07.00 MTA Variety - Dilbar Mera Yehi Hain
- 08.00 Sindhi Programme - Friday Sermon Rec. 25.03.94
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab No 24 (R)
- 10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
- 11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 122 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No 19 (R)
- 13.00 From The Archives
- 14.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 09.05.96 (New)
- 15.00 Quiz Programme-Aisha Deeniat Academy No.2
- 15.30 Quiz Programe - Lajna No. 2
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 25 (New)
- 17.00 Bosnian Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner - Tarteel -Ul - Quran Lesson No 20 (New)
- 19.00 German Programme
- 20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 123. (New)
- 21.00 M.T.A. Entertainment
- 21.30 Mehfil - e - Shair - o -Adab
- 22.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 09.05.96 (R)
- 23.00 Norwegian Programme - Learning Norwegian Lesson No. 10

Friday 10th May 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 20 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No 25 (R)
- 02.00 MTA Entertainment(R).
- 02.30 Mehfil - e - Shair - o - Adab(R)
- 03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 123 (R)
- 04.00 Norwegian Programme - Learning Norwegian Lesson No. 10.
- 05.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 09.05.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 20 (R)
- 07.00 Quiz Programme - Aisha Deeniat Academy No. 2. (R)
- 07.30 Quiz Programme - Lajna No. 2(R)
- 08.00 Pushto Programme
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 25 (R)
- 10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
- 11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 123 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corne - Tarteel - Ul - Quran Lesson No 20 (R)
- 13.00 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live From Fazhal Mosque London.
- 15.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV- With Urdu Speaking Friends. Rec. 10.05.96
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 26. (R)
- 17.00 Turkish Programme - Blessings of Khalafat
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No. 20
- 19.00 German Programme
- 20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 124 (New).
- 21.00 Medical Matters
- 21.30 First Aid by Mujeeb-Ul-Haq-Khan Sahib
- 22.00 Friday Sermon. Rec. 10.05.96 (R)
- 23.00 French Programme - Learning French Lesson No 8.

Saturday 11th May 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- Lesson No. 20
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 26 (R)
- 02.00 Medical Matters.
- 02.30 First Aid by Mujeeb-Ul-Haq-Khan Sahib
- 03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 124. (R)
- 04.00 French Programme - Learning French Lesson No. 8 (R)
- 05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV. With Urdu Speaking Friends Rec. 10.06.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Let's Learn Salat Lesson No. 20
- 07.00 MTA Variety
- 08.00 Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 10.05.96 (R)
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab No. 26 (R)
- 10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
- 11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 124 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 21
- 13.00 Indonesian Programme
- 14.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Children. Rec.11.05.96
- 15.00 Meet Our Friends
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 27. (New)
- 17.00 Arabic Programme - Tafseer - Ul -Quran
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 21 (New)
- 19.00 German Programme
- 20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 125. (New)
- 21.00 Islamic Teachings - Islami Akhlaq by Laiq Ahmad Tahir Sahib
- 21.30 Questions & Answers - With Hadhrat Khalifatul Masih IV in Belgium.
- 23.00 Chinese Programme - Learning Chinese

Sunday 12th May 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 21 (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 27 (R)
- 02.00 Islamic Teachings - Islami Akhlaq by Laiq Ahmad Tahir Sahib (R)
- 02.30 Question & Answers (R)
- 03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 125 (R)
- 04.00 Chinese Programme - Learning Chinese
- 05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Children. Rec. 11.05.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Tarteel -Ul - Quran Lesson No. 21 (R)
- 07.00 Meet Our Friends (R)
- 08.00 Sindhi Programme - Friday Sermon Rec 11.04.96
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 27 (R)
- 10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
- 11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 125 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 21 (R)
- 13.00 From The Archives
- 14.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (New)
- 15.00 Around The Globe - Documentary A Walk Through Rabwah
- 15.30 Around The Globe - You Can's See The Wood.
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 28 (New)
- 17.00 Albanian Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Programme - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
- 19.00 German Programme
- 20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 126 (New)
- 21.00 Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV Jalsa Qadian Mautitius Rec. 26.12.93
- 22.30 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. Rec. 12.05.96 (R)
- 23.30 Norwegian Programme - Learning Norwegian Lesson No. 11

Monday 13th May 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab . No. 28 (R)
- 02.00 A Letter From London (R)
- 03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 126 (R)
- 04.00 Norwegian Programme - Learning Norwegian Lesson No.11 (R)
- 05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. Rec. 12.05.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
- 07.00 Around The Globe - Documentary A Walk Through Rabwah
- 07.30 Around The Globe - You Can't See The Woods
- 08.00 Siraiky Programme - Friday Sermon Rec. 13.05.96
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 28 (R)
- 10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
- 11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 126 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat
- 13.00 Chinese Programme.
- 14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 13.05.96 (New)
- 15.00 MTA Sports - Kabaddi Semi Final Rabwah Vs Lahhore
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 29 (New)
- 17.00 Turkish Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 22 (New)
- 19.00 German Programme
- 20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 127 (New)
- 21.00 Islamic Teachings - History of Ahmadiyyat By B.A.Rafiq Sahib
- 22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 13.05.96 (R)
- 23.00 French Programme - Learning French Lesson No. 9

Tuesday 14th May 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 22. (R)
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 29 (R)
- 02.00 Islamic Teachings - History of Ahmadiyyat by B.A.Rafiq Sahib (R)
- 03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 127 (R)
- 04.00 French Programme - Learning French Lesson No. 9 (R)
- 05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 13.05.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner - Tarteel -Ul - Quran Lesson No. 22 (R)
- 07.00 MTA Sports - Kabaddi Semi - Final Rabwah VS. Lahore (R)
- 08.00 Pushto Programme
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 29 (R)
- 10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
- 11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 127 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 22 (R)
- 13.00 From The Archives
- 14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 14.05.96 (New)
- 15.00 Medical Matters - Jaundice
- 15.30 First Aid - by Mujjeb-Ul-Haq-Khan Sahib
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 30 (New)
- 17.00 Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No. 3
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
- 19.00 German Programme
- 20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 128 (New)
- 21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat No.23
- 22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 14.05.96 (R)
- 23.00 Chinese Programme - Learning Chinese Lesson No.
- 23.30 Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers.

Wednesday 15th May 1996

- 00.00 Tilawat, Hadith, News
- 00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
- 01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 30 (R)
- 02.00 Around The Globe - Hamari Kaenat No.23 (R)
- 03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 128 (R)
- 04.00 Learning Chinese - Lesson No(R)
- 04.30 Chinese Progmmme - Book Reading With Love To Chinese Brothers (R).
- 05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec.14.05.96 (R)
- 06.00 Tilawat, Hadith, News
- 06.30 Children's Corner
- 07.00 Medical Matters - Jaundice (R)
- 07.30 First Aid by Mujeeb-Ul-Haq-Khan Sahib (R)
- 08.00 Russain Programme
- 09.00 Liqaa Ma'al Arab No. 30 (R)
- 10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
- 11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 128 (R)
- 12.00 Tilawat, Hadith, News
- 12.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
- 13.00 Indonesian Programme
- 13.30 Question And Answers
- 14.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 15.05.96 (New)
- 15.00 MTA Variety - Dilbar Mera Yehi Hain
- 16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 31 (New)
- 17.00 French Programme
- 18.00 Tilawat, Hadith, News
- 18.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 23 (New)
- 19.00 German Programme
- 20.00 Learning Lasnguages With Huzur Lesson No. 129 (New)
- 21.00 MTA Life Style - Karachi Kitchen
- 21.30 MTA Life Style - Perahan, Sewing Lesson
- 22.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 15.05.96 (R)
- 23.00 Arabic Programme - Learning Arabic Lesson No. 7
- 23.30 Arabic Programme - Tafseer - Ul - Quran

Programmes and timings may change without prior notice.

For more information's please phone or fax.

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, May 3, 1996 No. 18

برمنگھم (انگلستان) میں
سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا ورود مسعود

لندن [نمائندہ الفضل]: ۳۱ مارچ ۱۹۹۶ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، جماعت احمدیہ برمنگھم کی دعوت پر تاریخی دورہ پر تشریف لائے۔ اس موقع پر حضور انور نے برمنگھم کے نواح میں جماعت احمدیہ کے ایک شاندار مرکز کے لئے حاصل کردہ پونے دو ایکڑ رقبہ پر مشتمل اس جگہ کا معائنہ فرمایا جہاں ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر کا منصوبہ ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

حضور انور ایدہ اللہ اپنے قافلہ کے ساتھ بعد دوپہر تین بجے مسجد فضل لندن سے روانہ ہوئے اور قریباً پانچ بجے کے بعد برمنگھم میں ورود فرما ہوئے تھے۔ اس وسیع و عریض خطہ کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Sutton Coldfield کے ٹاؤن ہال میں سوال و جواب کی مجلس کے لئے تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق سب سے پہلے حضور انور مقامی جماعت کی مستورات کے ایک اجتماع میں کچھ دیر کے لئے رونق افروز ہوئے۔

اس دوران ٹاؤن ہال میں مجلس سوال وجواب کی تعارفی کارروائی کا آغاز مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کی صدارت میں شروع ہوا۔ حضور انور کی تشریف آوری پر مکرم مظفر احمد صاحب کلارک نے دوستوں کو سوالات کے لئے دعوت دی۔ سوالات میں انسانی پیدائش، سکولوں میں مذہبی تعلیم، بائبل اور قرآن کے بیان کردہ مسائل، ایسٹر کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا تصور، جماعت احمدیہ پر ہونے والے ظلم واستبداد کی وجوہات، دوزخ کا تصور اور خود کشی کے مسائل جیسے اہم موضوعات شامل تھے۔

سوال و جواب کا یہ پرمعارف سلسلہ شام نو بجے تک جاری رہا۔ جس میں ہر مکتبہ فکر کے حضرات شامل تھے۔ حضور انور نے اس کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں جس کے بعد ۲۸ نئے دوستوں نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں حضور انور نے سب حاضر احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور پھر مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب، چیئرمین ایم ٹی اے کی درخواست پر ازراہ شفقت کھانے کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے اور قریباً ۱۱ بجے وہاں سے لندن کے لئے واپس روانہ ہوئے۔

مختصر عالمی خبریں
(مرتبہ ابوالسرور چوہدری)

دنیا میں بڑے پیمانے پر مسلسل سمندری طوفانوں کا خطرہ

(لندن) ماہرین موسمیات نے متنبہ کیا ہے کہ کرہ ارض کے موسمیاتی حالات میں تغیر کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر مسلسل سمندری طوفان آسکتے ہیں۔ گزشتہ برس ۱۱ سمندری طوفان اور ۸ بڑے طوفان باد و باراں آئے جبکہ سمندری طوفان کا سالانہ اوسط ۴ یا ۵ ہے۔ کیری عمانویل نے بتایا کہ دنیا بھر میں سمندری طوفانوں میں اضافہ ہو جائے گا۔

مزید شراب نہ دینے پر سعودی شہزادی نے ایئرہوسٹس کا گلا پکڑ لیا

(لندن) سعودی عرب کی ایک شہزادی کو جس نے مبینہ طور پر فضائی عملہ کی ایک رکن کا گلا گھوٹنے کی کوشش کی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سلوا قوبتی کے خلاف فضائی عملہ پر حملہ کرنے کا الزام اس وقت عائد کیا گیا جب وہ بوسٹن کی سوگن ایئرپورٹ پر اتریں۔ عملہ کے ارکان نے کہا ہے کہ شہزادی سارا راستہ شراب پیتی رہی۔ شہزادی اور عملہ کے درمیان تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب پرواز پیرس سے بوسٹن کے لئے روانہ ہوئی اور سلوا نے مزید شراب مانگی۔ سلوا کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

(جنگ لندن ۲۴ جنوری ۹۶ء)

اسلام اور اونچی ایڑی

(سعودی عرب) سعودی عرب کے مفتی اعظم اور سپریم مذہبی کونسل کے سربراہ عبدالعزیز بن باز نے اونچی ایڑی کے جوتے استعمال کرنے والی خواتین کو متنبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسلام ایسے جوتوں کے استعمال کی اجازت نہیں دیتا جنہیں پہن کر خواتین اپنے اصلی قد سے بڑی نظر آئیں۔ یہ انکشاف سعودی عرب کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ میں کیا گیا۔

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر انتظام
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ
مجلس سوال وجواب

لندن (نمائندہ الفضل): مجلس انصاراللہ برطانیہ کے زیر اہتمام ۲۰ اپریل ۱۹۹۶ء کو محمود ہال، مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اردو زبان جاننے والے غیر از جماعت احباب کے ساتھ ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے قبل مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن کی صدارت میں تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ایوب ندیم صاحب نے کی اور مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ نے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا تعارف پیش کیا۔

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس مجلس میں رونق افروز ہوئے اور حاضرین کے مختلف سوالات کے نہایت بصیرت افروز جوابات عطا فرمائے۔ یہ نہایت دلچسپ مجلس قریباً دو گھنٹے جاری رہی۔ تقریب کے اختتام پر بعض دوستوں نے حضور انور ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

امریکہ کے مختلف مقامات میں
تبلیغی مجالس کا انعقاد

گذشتہ چند ہفتوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتہائے مغربی ساحل امریکہ اور آسٹن (ٹکساس) میں تین مقامات پر بین المذاہب سمپوزیم منعقد ہوئے۔ شمالی کیلیفورنیا میں پیشوایان مذاہب کے اجلاس میں ۱۵۰ افراد شامل ہوئے جس میں ۵۲ غیر از جماعت تھے۔ یہ تقریب ۱۰ مارچ کو ایک معمر افراد کے مرکز میں کرائے پر لئے گئے ہال میں منعقد ہوئی۔ اسلام کے علاوہ بدھ، ہندو، سکھ، یہودی اور عیسائی مذاہب کے نمائندگان نے تقاریر پیش کیں۔ اسلام کی نمائندگی مکرم انعام الحق کوثر صاحب مشنری مغربی ساحل امریکہ نے کی۔ آپ نے نہایت عمدگی سے اسلام کی پیاری تعلیمات اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے ولولہ انگیز واقعات پیش فرمائے۔ بدھ مذہب کی نمائندگی یونیورسٹی آف کیلیفورنیا برکلے کے شعبہ مذہبیات کے پروفیسر نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اسلام کی تعلیمات کو سراہا اور جماعت کو دعوت دی کہ یونیورسٹی میں اسلام کا تعارف پیش کریں۔ تمام مہمانوں کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ جلسہ بہت کامیاب رہا اور حاضرین جلسہ نے جماعت کو مبارکباد پیش کی۔

"مذہب اور موجودہ معاشرتی مسائل کا حل" کے عنوان پر لجنہ اماء اللہ لاس اینجلس شرقی نے ۹ مارچ کو مسجد بیت الحمید میں ایک سمپوزیم منعقد کیا جس میں مندرجہ ذیل عناوین پر چار احمدی اور چار غیر از جماعت خواتین نے تقاریر کیں۔

۱۔ سوسائٹی میں عورت کا کردار۔
۲۔ دہشت گردی۔ معاشرہ کا ایک غیر مذہبی سانحہ۔
۳۔ شراب اور منشیات کے صحت پر مہلک اثرات۔
۴۔ مذہب اور میاں بیوی کے تعلقات۔

جلسہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ ۱۵۰ شامل خواتین میں سے نصف غیر از جماعت تھیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹن نے یونیورسٹی آف ٹیکسس میں قائم احمدی انجمن طلباء کے زیر اہتمام بڑے پیمانہ پر یونیورسٹی کے آڈیٹوریم میں ایک بین المذاہب سمپوزیم منعقد کیا۔ اس تقریب میں تمام بڑے مذاہب کے نمائندگان موجود تھے۔ ۱۸ اپریل کو شام ۷ تا ۱۰ بجے تک یہ تقریب جاری رہی اور ۲۰۵ طلباء نے اس میں شمولیت کی۔ جلسہ کی صدارت محترم سید شمشاد احمد ناصر صاحب ریجنل مشنری نے فرمائی اور اسلام کی نمائندگی محترم انور محمود خان نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے کی۔ تقاریر کے بعد ۵۰ منٹ تک محفل سوال و جواب جاری رہی۔

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد